

گفتار دلنشین

اقوال

چہارہ معصومین

اس کتاب میں چودہ معصوموں کی
۵۶۰ احادیث جمع ہیں ہر معصوم
کی چالیس حدیثیں ہیں

www.sirrat-e-mustaqeem.net

گفتار دلنشین اقوال چہارہ معصومینؑ

اس کتاب میں چودہ معصوموں کی
۵۶۰ احادیث جمع ہیں ہر معصوم
کی چالیس حدیثیں ہیں

مترجم
استاد الاساتذہ الحاج مولانا روشن علی نجفی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی... ۷۴۰۰۰

فون ۲۴۳۱۵۷۷

فہرست مطالب

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۴	پیغمبر اسلامؐ کی چالیس حدیثیں	۱
۲۲	جناب فاطمہ زہراؑ کی چالیس حدیثیں	۲
۳۶	حضرت علیؑ کی چالیس حدیثیں	۳
۶۶	امام حسنؑ کی چالیس حدیثیں	۴
۸۲	امام حسینؑ کی چالیس حدیثیں	۵
۹۸	امام زین العابدینؑ کی چالیس حدیثیں	۶
۱۱۸	امام محمد باقرؑ کی چالیس حدیثیں	۷
۱۳۶	امام جعفر صادقؑ کی چالیس حدیثیں	۸
۱۵۶	امام موسیٰ کاظمؑ کی چالیس حدیثیں	۹
۱۷۴	امام علی رضاؑ کی چالیس حدیثیں	۱۰
۱۹۴	امام محمد تقیؑ کی چالیس حدیثیں	۱۱
۲۰۸	امام علی نقیؑ کی چالیس حدیثیں	۱۲
۲۲۴	امام حسن عسکریؑ کی چالیس حدیثیں	۱۳
۲۳۸	حضرت امام مہدیؑ کی چالیس حدیثیں	۱۴

تقدیم

میں اپنی اس بضاعت مزاجہ کو
بے شل خدا کے "الامثال العلیا"
کی بارگاہوں میں لیکر عابزانہ طریقہ
سے حاضر ہوا ہوں کہ کاش
اس کو شرف قبولیت عطا
ہو جائے

عاصی پر معاصی
روشن علیؑ

پہلے موصوم

موصوم اول
پنجمبر اسلام، ص،

نام ----- محمد، احمد صلی اللہ علیہ وآلہ
شہور لقب ----- رسول اللہ، خاتم النبیین،
کنیت ----- ابوالقاسم
ماں، باپ ----- آمنہ، عبد اللہ
وقت و جائے پیدائش: ----- طلوع فجر، روز جمعہ، ۱۲ ربیع الاول، سن ۶۱۰
(بہشت سے چالیس سال پہلے) مگر نہیں پیدا ہوئے۔
زمانہ نبوت: ----- ۲۳ سال، ۲۰ سال سے لیکر ۳ سال تک، ۱۳
سال مکہ میں، ۱۰ سال مدینہ میں، نبوت کا آغاز ۲۷ رجب سے۔
وقت و جائے شہادت و رقد منور: ----- روز و ثنہ ۱۸ صفر سن ۱۱ ہجری، مدینہ میں ۶۲
سال کی عمر میں شہید ہوئے، قبر مطہر مدینہ میں مسجد نبوی کے کنارے۔
تفصیل عمر: ----- تین حصے ۱۔ نبوت سے پہلے (۴۰ سال) ۲۔
نبوت کے بعد مکہ میں (۳ سال) ۳۔ مکہ سے ہجرت کے بعد مدینہ میں اور حکومت اسلامی کیل دینے میں (تقریباً
دس سال)

رسول خدا۔ پنجمبر اسلام، ص،

اور آپ کے چالیس اقوال

پینمبر اسلام کی چالیس حدیث

۱۔ اے خدا کے بندو!

تم سیدہ ما کی طرح ہو اور خداوند عالم طیب کی طرح ہے پس مرضیوں کی صلاح (یعنی تمہاری صلاح) اسی میں ہے کہ جسکو طیب جانتا ہے اور اس کے لئے دستور دیتا ہے (اسکی صلاح) اس میں نہیں ہے جو مرضی چاہتا ہے اور جو کرتا ہے (لہذا) خدا کے احکام کی پابندی کرو تاکہ کامیاب رہو۔

”مجموعہ ورام، ج ۲، ص ۱۱۷“

۲۔ جو اس عالم میں صحیح کرے کہ مسلمانوں کے امور کی (فکر اور اسکا) اہتمام نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہے (اسی طرح) جو مسلمانوں کی سیدہ کو پکارے پوچھو تو یہی اس کی آواز پر لبیک نہ کہے وہ (بھی) مسلمان نہیں ہے۔

”بخاری، ج ۲، ص ۳۳۹“

۳۔ رسول خداؐ نے ایک جھوٹے شکر کو (دشمنوں سے جنگ کیلئے) بھیجا جب وہ لوگ واپس آئے تو رسولؐ نے فرمایا: ان لوگوں کیلئے جہاد ہے جو جھوٹے جہاد سے آگے اور ان کے اوپر بڑا جہاد باقی ہے، پوچھا: اے خدا کے رسولؐ جہاد کہاں ہے؟ فرمایا: نفس سے جہاد کرنا۔

”وسائل الشیعہ، ج ۱، ص ۱۲۲“

۴۔ جب میری امت میں بدیہ پڑے تو عالم کی ذمہ داری ہے اپنے علم کو ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

”اصول کافی، ج ۱، ص ۵۲“

اربعون حدیثاً

عن النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وآلہ

۱۔ یا عباد اللہ انتم کالمَرْضَى وَرَبُّ الْعَالَمِينَ کَالطَّيِّبِ، فَصْلَحُ الْمَرْضَى فِيمَا يَغْلُمُهُ الطَّيِّبُ وَتَذَيُّرُهُ بِهِ، لَا فِيمَا يَشْتَهِيهِ الْمَرْضَى وَتَقْتَرِحُهُ، اَلَا فَسَلِّمُوا لِلَّهِ اَمْرَهُ تَكُونُوا مِنَ الْفَائِزِينَ.

(مجموعہ ورام، ج ۲، ص ۱۱۷)

۲۔ مَنْ اَصْبَحَ لَا يَهْتَمُّ بِاُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ وَمَنْ يَسْمَعُ رَجُلًا يَنْادِي يَا لِلْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ.

(بخاری، ج ۷، ص ۳۳۹)

۳۔ اِنَّ النَّبِيَّ بَعَثَ سَرِيَّةً، فَلَمَّا رَجَعُوا قَالَ: مَرَجَبًا يَقُومُ قَضَا الْجِهَادِ اَلَا ضَعُفَ وَتَقَيَّ عَلَيْهِمُ الْجِهَادُ اَلَا كَبُرَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْجِهَادُ اَلَا كَبُرَ؟ قَالَ: جِهَادُ النَّفْسِ.

(وسائل الشیعة، ج ۱، ص ۱۲۲)

۴۔ اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدْعُ فِي اُمَّتِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَقْعَلْ فَقَدْ لَغِيَ لِقْنَهُ اللّٰهِ.

(اصول کافی، ج ۱، ص ۵۱)

۵- اَلْفَقَهَاءُ اَمَنَاءُ الرُّسُلِ مَا لَمْ يَدْخُلُوا فِي الدُّنْيَا، قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَمَا دُخُوْلُهُمْ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: اَتَسَاغُ السُّلْطَانُ فَاِذَا قَعَلُوا ذٰلِكَ فَاَخَذُوْهُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ. کنز العمال، الحدیث ۲۸۹۵۲ (اصول الکافی ج ۱ ص ۴۶)

۶- اِنِّیْ لَا اَتَخَوُّ عَلٰی اَمْنِیْ مُؤْمِنًا وَلَا مُشْرِكًا، فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَبِحُجْرَةٍ اِیْمَانِهِ وَاَمَّا الْمُشْرِكُ فَبِقَعْمَةِ کُفْرِهِ، وَلٰکِنْ اَتَخَوُّ عَلَیْکُمْ مُنَافِقًا عَلِیْمَ اللِّسَانِ یَقُوْلُ مَا تَعْرِفُوْنَ وَتَعْمَلُ مَا تُسْکُرُوْنَ. (بخاری الانوار ج ۲ ص ۱۱۰)

۷- اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ نَادٰی مُنَادٍ اَبْنَیَ الظَّلَمَةِ وَاَعْوَانَهُمْ؟ مَنْ لَاقَ لَهُمْ دَوَاةً، اَوْ رَیَظَ لَهُمْ کِیْسًا، اَوْ مَدَّ لَهُمْ مَدَّةَ قَلَمٍ، فَاخْشَرُوْهُمْ مَعَهُمْ. (بخاری الانوار ج ۷۵ ص ۳۷۲)

۸- فَوْقَ كُلِّ بِرٍّ رَّحْمَتٌ یُقْتَلُ الرَّجُلُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِذَا قُتِلَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَنْ یَسُوْغَ فَوْقَهُ بِرٌّ. (بخاری الانوار ج ۱۰۰ ص ۱۰)

۹- سَرُّ النَّاسِ مَنْ بَاعَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَاہُ، وَسَرُّ مِنْ ذٰلِكَ مَنْ بَاعَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَیْرِہ. (بخاری الانوار ج ۷۷ ص ۴۶)

۱۰- مَنْ اَرْضٰی سُلْطَانًا بِمَا یُسَخِّطُ اللّٰہُ خَرَجَ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ. (تحف العیون ص ۵۷)

۱۱- مَنْ اَتٰی غَیْبًا فَتَضَمَّعَ لَہُ ذَهَبٌ ثَلَاثًا دِیْنِہ. (تحف العیون ص ۸)

۵- فقہار رسولوں اور پیغمبروں کے اس وقت تک اس میں ہیں۔ یعنی پیغمبروں کے ایمان نامائے اور سودا طینان ہیں۔ جب تک امور دنیا میں داخل نہ ہوں۔ پھر گھبراہٹ کے رسول اور دنیا میں داخل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ رسول خدا نے جواب دیا: دنیا میں داخل ہونے کا مطلب بادشاہ (حاکم طاغوت) کی پیروی کرنے لگنا۔ جب یہ ظالم سلطان کی پیروی کرنے لگیں تو اپنے دین کی حفاظت میں ان سے پرہیز کرو۔ (کنز العمال - حدیث ۲۸۹۵۲ (اصول الکافی ج ۱ ص ۸۶))

۶- میں اپنی امت کے سلسلے میں کسی مسلمان سے خوف کھاتا ہوں نہ کسی مشرک سے۔ اسلئے کہ مسلمان کا ایمان امت کو گزند پہنچانے سے روکے گا اور مشرک کا کفر خود اس کی ذلت و رسوائی کا سبب ہوگا۔ ہاں اس منافق کے گزند پہنچانے سے ڈرنا ہوں۔ جو تہرب زبان ہو اور زبان دراز ہو (کیونکہ وہ) جن چیزوں کی خوبی کو تم جانتے ہو اس کو زبان سے کہے گا اور جن سے تم کو نفرت ہے عملی کو انجام دیگا۔ (بخاری الانوار ج ۲ ص ۱۰)

۷- قیامت کے دن خدا کی طرف سے ایک منہوی نڈی کرے گا: ستمگار کہاں ہیں؟ ستمگاروں کے ستمگار کہاں ہیں؟ جو لوگ ستمگاروں کی دوات میں کپڑا ڈالتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جو ان کی تحصیل کو باندھتے تھے وہ کہاں ہیں؟ جو ان کا قلم بناتے تھے وہ کہاں ہیں؟ ان تمام ستمگاروں کو ایک جگہ محسوس کرو! (بخاری الانوار ج ۵ ص ۲۴۲)

۸- ہر نیکی کے اوپر ایک نیکی ہے یہاں تک کہ کوئی راہ خدا میں شہید ہو جائے جب وہ راہ خدا میں قتل کر دیا جائے تو (یہ ایسی نیکی ہے کہ) اس کے اوپر کوئی نیکی نہیں ہے۔ (بخاری الانوار ج ۱۰ ص ۱۰)

۹- سب سے بدتر وہ شخص ہے جو اپنی آخرت اپنی دنیا کیلئے بیچ دے اور اس سے بھی بدتر وہ شخص ہے جو اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کے بدلے بیچ دے۔ (بخاری الانوار ج ۷ ص ۱۴)

۱۰- جو شخص کسی چیز میں اپنے کو غلام کر لے، اس کو غلام کر لے گا۔ وہ دین خدا سے غافل ہے۔ (تحف العیون ص ۸۵)

۱۲- اَمَّا عَلَامَةُ الْبَارِ فَعَشْرَةٌ: يُحِبُّ فِي اللَّهِ وَيُبْغِضُ فِي اللَّهِ وَيُبْصِرُ فِي اللَّهِ وَيُفَارِقُ فِي اللَّهِ وَيَغْضَبُ فِي اللَّهِ. وَيَرْضَى فِي اللَّهِ وَيَتَعَلَّلُ فِي اللَّهِ. وَيَتَضَلَّلُ إِلَيْهِ وَيَخْشَعُ لِلَّهِ خَائِفًا، مَخُوفًا، طَاهِرًا، مُخْلِصًا، مُسْتَحْيَا، مُرَاقِبًا، وَنَحِيزًا فِي اللَّهِ.
(تحف العقول ص ۲۱)

۱۳- سَبَّاحِي زَمَانٍ عَلَى أَمْنِي لَا يَغْرِفُونَ الْعُلَمَاءَ إِلَّا بِتَوْبِ حَسَنٍ، وَلَا يَغْرِفُونَ الْقُرْآنَ إِلَّا بِصَوْتِ حَسَنٍ، وَلَا يَغْبُذُونَ اللَّهَ إِلَّا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا لَا يَعْلَمُ لَهُ وَلَا حِلْمَ لَهُ وَلَا رَحْمَ لَهُ.
(بحار الانوار ج ۲۲ ص ۴۵۴)

۱۴- إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَزِنَ مِذَاذُ الْعُلَمَاءِ بِدِمَائِ الشُّهَدَاءِ فَيَرْجُحُ مِذَاذُ الْعُلَمَاءِ عَلَى دِمَائِ الشُّهَدَاءِ.
(الکافی الاخبار ج ۲ ص ۲۷۲)

۱۵- مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.
(جامع الصغير ج ۲ ص ۵۳۳ حدیث ۸۱۶۲)

۱۶- مَلْفُوفُونَ مَنْ أَلْقَى كَلِمَةً عَلَى النَّاسِ.

(تحف العقول ص ۳۷)

۱۷- إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ لَمْ تَزَلْ قَدَمًا عِنْدَ حَتَّى يُشَانَ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنْ عُمْرِهِ فِيمَ الْفَنَاءِ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ الْبُلَاةِ، وَعَمَّا اكْتَسَبَهُ مِنْ آثِنٍ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ انْتَفَقَهُ. وَعَنْ حُبِّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.
(تحف العقول / ص ۵۶)

۱۱- جو کسی دولت مند کے پاس اگر اس کی دولت کی وجہ سے اس کا احترام کرے اس کا ہر دین چلا جاتا ہے۔
(تحف العقول ص ۸)

۱۲- نیکو کار کی علامتیں دس ہیں:

۱- خدا کیلئے دوستی کرتا ہے۔ ۲- خدا کیلئے دشمنی کرتا ہے۔ ۳- خدا کیلئے رفاقت کرتا ہے۔ ۴- خدا کیلئے جدا ہوتا ہے۔ ۵- خدا کیلئے غصہ کرتا ہے۔ ۶- خدا کیلئے خوش ہوتا ہے۔ ۷- خدا کیلئے عمل کرتا ہے۔ ۸- خدا کے سامنے دست سوال دراز کرتا ہے۔ ۹- خدا کیلئے انضوع و خشوع کرتا ہے۔ ۱۰- خدا کیلئے نیکوئی کرتا ہے۔
(تحف العقول ص ۱۲)

۱۳- میری امت پر ایک زادے کا جب علماء کی پہچان اچھے لباس سے ہوگی تو ان کی پہچان خوش الحانی سے ہوگی خدا کی عبادت صرف رمضان میں ہوگی اور جب ایسا ہوگا تو اس وقت خدا میری امت پر ایسے بادشاہ کو مسلط کر دے گا جس کے پاس نہ علم ہوگا نہ حلم نہ رحم ہوگا۔
(بحار الانوار ج ۲۲ ص ۴۵۴)

۱۴- قیامت کے دن علماء کی روشنائی کو شہداء کے خون سے تو لاجلے گا اس وقت علماء کے قلم کی روشنائی کا وزن شہداء کے خون سے زیادہ ہوگا۔
(الکافی الاخبار ج ۲ ص ۲۷۲)

۱۵- میرے اہلبیت کی مثال سفینہ نوح کی طرح ہے کہ جو اس پر سوار ہوگا نجات پائے گا اور جو اس سے الگ رہے گا وہ دوزخ جائیگا۔
(جامع الصغير ج ۲ ص ۵۳۳ حدیث ۸۱۶۲)

۱۶- جو شخص اپنا بوجھ لوگوں پر ڈال دے وہ ملعون ہے۔
(تحف العقول ص ۳۷)

۱۷- قیامت کے دن جب کس لوگوں سے چار چیزوں کا سوال نہ کرنا چاہا گیا کہ انکی جگر سے اٹھنے نہ پڑا جائیگا۔
۱- نظر کے بارشیں کس میں صرف کیا ہے؟ ۲- جوانی کے بارشیں کس میں اس کو کب کیا ہے؟ ۳- مال و دولت کے بارشیں کس میں سے اٹھایا اور کہاں خرچ کیا؟ ۴- ہم خاندان رسالت کی محبت کے بارے میں۔
(تحف العقول ص ۷۵)

۱۸۔ قَالَ شَعْنُونُ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَعْلَامِ الْجَاهِلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ صَحْبَتَهُ عَمَّاكَ، وَإِنْ اغْتَرَلَتْهُ شَتَمَكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَ مَنْ عَمَلِكَ، وَإِنْ أَعْظَمَتْهُ كَفَرَتْكَ، وَإِنْ أَسْرَزَتْ إِلَيْهِ خَائِكَ، وَإِنْ أَسْرَأَ إِلَيْكَ أَلْهَمَكَ، وَإِنْ اسْتَفْنَى بَطَرَ، وَكَانَ قَطْعًا غَلِيظًا، وَإِنْ افْتَقَرَ حَجَّةَ نِعْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يَسْتَحْرِجْ، وَإِنْ فَرِحَ أَشْرَفَ وَطَغَى، وَإِنْ حَزَنَ أَيْسَ، وَإِنْ ضَجَّكَ فَهَقَ، وَإِنْ بَكَى خَارَ، بَقَعَ فِي الْأَنْبَارِ، وَلَا يُحِبُّ اللَّهُ وَلَا يُرَاقِبُهُ، وَلَا يَسْتَخْبِي مِنْ اللَّهِ وَلَا يَتَذَكَّرُهُ، إِنْ أَرْضَيْتَهُ مَدَحَكَ، وَقَالَ فَبِكَ مِنَ الْحَسَنَةِ مَا لَيْسَ بِكَ، وَإِنْ سَخِطَ غَلَبَكَ دَهَبَتْ مِذْحَتُهُ، وَوَقَعَ فَبِكَ مِنَ الشُّوْءِ مَا لَيْسَ بِكَ، فَهَذَا مَجْرَى الْجَاهِلِ.

(تحف العقول ص ۱۸-۱۹)

۱۹۔ قَالَ النَّبِيُّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ) يَا عَلِيُّ ثُرَيْدٌ سِتُّ مِئَةِ أَلْفٍ شَاةٍ أَوْ سِتُّ مِئَةِ أَلْفٍ دِينَارٍ أَوْ سِتُّ مِئَةِ أَلْفٍ كَلِمَةٍ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سِتُّ مِئَةِ أَلْفٍ كَلِمَةٍ فَقَالَ: أَجْمَعُ سِتُّ مِئَةِ أَلْفٍ كَلِمَةٍ فِي سِتِّ كَلِمَاتٍ يَا عَلِيُّ: إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِالْقَضَائِلِ فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِإِتْمَامِ الْفَرَائِضِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِعَمَلِ الدُّنْيَا فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِمُتُوبِ النَّاسِ فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِمُتُوبِ نَفْسِكَ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِتَرْبِيعِ الدُّنْيَا فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِتَرْبِيعِ الْآخِرَةِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَشْتَغِلُونَ بِكَثْرَةِ الْعَمَلِ فَاشْتَغِلْ أَنْتَ بِصَفْوَةِ الْعَمَلِ، وَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَتَوَسَّلُونَ بِالْخَلْقِ فَتَوَسَّلْ أَنْتَ بِالْخَالِقِ.

(المواعظ العددية، الباب ۶ الفصل ۴ الحديث ۱)

۱۸۔ شیعوں :- یہودی کا پوتا اور جناب علی کا حواری۔ نے رسول خدا سے سوال کیا: مجھے جہاں کی باتیں بیان فرمادیں: آنحضرت نے فرمایا: ۱۔ اگر اس کے ہمنشین بنو گے تو تم کو رنج بہرہ بخائے گا ۲۔ اگر اس سے ملکر رہو گے تو تم کو برا بھلا کہے گا ۳۔ اگر کوئی چیز تم کو دیکھو تو احسان جتائے گا ۴۔ اور تم کو اسکو کچھ رو گے تو اسکو شکری کہے گا ۵۔ اگر اس سے کوئی راز کی بات کہو گے تو اسکو فاش کر کے تمہارے ساتھ خیانت کرے گا ۶۔ اور اگر اس سے تم سے کوئی راز کی بات کہی تو (افشائے راز کا) الزام تم پر رکھے گا ۷۔ اگر بے نیاز و مالدار ہو جائیگا تو مغرور و کبریا ہو جائیگا اور حق سے پیش آئیگا ۸۔ اگر فقیر ہوگا تو غفلت کی نعمتوں کا انکار کریگا اور گناہ کی پروا نہیں کریگا ۹۔ اگر خوش ہوگا تو طغیان و زیادہ روی کریگا ۱۰۔ اگر غمگین ہوگا تو ناامید ہو جائیگا ۱۱۔ اگر روئے گا تو نالہ و فریاد کریگا ۱۲۔ نیکوں کی غیبت کریگا ۱۳۔ اور اگر کہنے کا تو اس کی ہنسی قبول فرمائیگی ۱۴۔ خدا کو دوست نہیں رکھے گا اور قانون الہی کا احترام نہیں کریگا ۱۵۔ خدا سے شرم نہیں کریگا ۱۶۔ خدا کی یاد نہیں کریگا ۱۷۔ اگر تم اسکو خوش کر دو تو تمہاری تعریف کریگا اور تعریف میں لاف و کراڑ سے کام لے لے گا جو باتیں تمہارے یہاں نہیں ہیں تمہاری نیکیوں کے عنوان سے تم میں بگوانے کا ۱۸۔ اگر تم نے ناراض ہو جائے تو سردی تو سرغیوں کو ختم کر دیکھا اور تمہاری طرف ناروا چیزوں کی نسبت دیکھا جہاں کی باتیں ہیں۔

(تحف العقول ص ۱۸-۱۹)

۱۹۔ رسول خدا نے حضرت علی سے فرمایا: تم چھ لاکھ کو سفید چٹا ہو یا چھ لاکھ دینار یا چھ لاکھ کلمہ؟ (یعنی نصیحت) حضرت علی نے فرمایا: چھ لاکھ کلمات! رسول خدا نے فرمایا: میں چھ لاکھ لکھوں گا جو کلموں میں ہو کہ میرا کلمہ دینا ہوں (اور وہ ہیں) اے علی! (۱) جب تم دیکھو کہ لوگ شجاعت (اور فیروانہ) کی نیکیوں میں مشغول ہیں تو تم فیاضی کی نیکیوں میں مل جاؤ (۲) جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کے کاموں میں مشغول ہیں تو تم آخرت کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ (۳) جب تم لوگوں کو دیکھو کہ برائیاں بیان کرنے میں لگے ہیں تو تم اپنے محبوب (کے بارے) میں مشغول ہو جاؤ (۴) جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کو زینت دینے میں مشغول ہیں تو تم آخرت کو زینت دینے میں مشغول ہو جاؤ (۵) جب تم دیکھو کہ لوگ زیارتی عمل (اور نظر کیست) کی طرف متوجہ ہیں تو تم خلوص عمل (اور کیفیت عمل) کی طرف توجہ دو (۶) اور جب تم دیکھو کہ لوگ غلو کی طرف متوجہ ہیں تو تم غلو کی طرف دست سوال دراز کر رہے ہیں تو تم خدا پر ہمت کرو اور اسی کی طرف دست سوال دراز کرو (المواعظ العددية الباب ۶ الفصل ۳ الحديث ۱)

۲۰۔ مَا لِي أَرَى حُبَّ الدُّنْيَا قَدْ غَلَبَ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ، حَتَّى كَانُوا
الْمَوْتَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا عَلَى غَيْرِهِمْ كُنْتُ، وَكَانَ الْحَقُّ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا
عَلَى غَيْرِهِمْ وَحَبَّ... هَيَّاهُ قَبِيحَاتُ أَمَا تَبْتَغِي آخِرَهُمْ يَا وَلِيَّهُمْ؟

(تحف العقول ص ۲۹)

۲۱۔ اَوْضَانِي رَسِيحَ: اَوْضَانِي بِالْاُ خِلَاصٍ فِي السَّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْعَذْلِ
فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَالْقَضِيَةِ فِي الْفَقْرِ وَالْيَقِينِ، وَآذَنْ اَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمْنِي
وَاعْطِي مَنْ حَرَمَنِي وَاصِلٌ مَنْ قَطَعَنِي، وَآذَنْ يَكُونُ صَنِي فِكْرًا وَمُنَظِقًا
ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرًا.

(تحف العقول ص ۳۶)

۲۲۔ يَا عَلِيُّ لَا تَغْضَبْ، فَإِذَا غَضِبْتَ فَافْعُدْ، وَتَفَكَّرْ فِي قُدْرَةِ الرَّبِّ عَلَى
الْعِبَادِ، وَجَلِيلِهِ عَنْهُمْ.

(تحف العقول ص ۱۴)

۲۳۔ مَا مِنْ عَبْدٍ يُغْلِصُ الْعَمَلَ لِلَّهِ تَعَالَى أَوْ تَعَمَّنَ يَوْمًا إِلَّا ظَهَرَتْ بَنَائِعُ
الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ.

(جامع السعادات ج ۲ ص ۴۰۴)

۲۴۔ يَا عَلِيُّ كُلُّ عَيْنٍ بِأَكْبَرَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا ثَلَاثَ أَغْنِي: عَيْنٌ سَهَرَتْ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ فَاضَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ.

(تحف العقول ص ۸)

۲۵۔ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ أَبُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

(جامع الصغير ج ۱ ص ۴۱۵ حدیث ۲۷۰۵)

۲۰۔ (آخر کیوں) میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کی محبت لوگوں پر اس طرح غالب آگئی ہے کہ جیسے موت
دنیا میں کسی اور کیلئے (دیکھی گئی) ہے اور جیسے حق کی رعایت دوسروں پر واجب ہے... (افسوس) افسوس
افسوس اترانے والے گزشتہ لوگوں کے کیوں عبرت نہیں حاصل کرتے؟ (عن العقول ص ۱۳)
۲۱۔ میرے خدا نے مجھے نوجیزوں کی بہت تاکید فرمائی ہے۔

۱۔ ظاہر و باطن میں اخلاص ۲۔ خوشی و مسرت، رنج و غم ہر حالت میں انصاف و عدالت سے
کام لینا ۳۔ فقیری و اندر کی دونوں کی حالت میں سیانہ رو کی اختیار کرنا ۴۔ جس نے زیادتی کی ہے اسکو
معاف کر دینا ۵۔ جس نے محروم کیا ہے اسکو عطا و بخش کرنا ۶۔ جس نے قطع تعلق کر لیا ہے اسکو
رابطہ قائم کرنا ۷۔ خاموشی کے وقت غور و فکر کرنا ۸۔ گفتگو کے وقت یاد خدا رکھنا اور ذکر خدا کرنا ۹۔ اور کچھ
وقت عبرت حاصل کرنا۔ (تحف العقول ص ۱۳)

۲۲۔ اے علی! (پہلی بات یہی ہے کہ) غصہ نہ کرو۔ اور (اگر) غصہ آجائے تو غصہ کے وقت بیٹھ جاؤ
اور خدا کی اپنے بندوں کے متعلق علم و برداری کے بارے میں غور کرو۔ (تحف العقول ص ۱۳)
۲۳۔ جو شخص اپنے عمل کو خلوص کے ساتھ پے درپے چالیس دن تک اپنے خدا کیلئے کرے تو خدا کے
قلب سے حکمت و معرفت کے چشمے اسکی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔ (جامع السعادات ج ۲ ص ۴۰۴)
۲۴۔ اے علی! قیامت کے دن تین آنکھوں کے علاوہ ہر آنکھ گریاں ہوگی۔
۱۔ وہ آنکھ جو رات سے صبح تک راہ خدا میں جاگتی رہے۔ ۲۔ وہ آنکھ جو حرام سے
بندر ہے۔ ۳۔ وہ آنکھ جو خون خدا سے آنسو بہاتی رہے۔

(تحف العقول ص ۸)

۲۵۔ میں شہر علم ہوں اور علی! اس کے دروازہ میں پس جو شخص تحصیل علم کرنا چاہتا ہے اسکو
دروازہ سے آنا چاہیئے۔

(جامع الصغير ج ۱ ص ۴۱۵ حدیث ۲۷۰۵)

۲۶۔ يَا أَبَادَرُ، اِغْنِنِي خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَيْئًا قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغَنَّاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۷۰)

۲۷۔ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَلَا إِلَى أَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ.

(بحار الانوار، ج ۷۷ ص ۸۸)

۲۸۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فَيْبَكُمْ مِنْ [مَا] إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَنْصَلُوا: كِتَابَ اللَّهِ وَعِزِّي أَهْلَ بَيْتِي..

(سنن الترمذی، الحديث: ۴۰۳۶)

۲۹۔ قَالَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ): قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ لِنَحْوَارَيْنِ: [جَالِسُوا] مَنْ بُدِّئَ كَرُّكُمْ إِلَهُ رُؤُوسُهُ، وَزَيْدٌ فِي عِلْمِكُمْ مَنَظِقُهُ، وَتُرْعِبُكُمْ فِي الْآخِرَةِ عَمَلُهُ.

(تحف العقول ص ۴۴)

۳۰۔ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ، وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خِطْلَةٌ مِنَ التَّفَاقُحِ حَتَّى يَدَّعِيَهَا: مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذِبًا، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

(خصال صدوق ج ۱ ص ۲۰۴)

۳۱۔ أَلَا إِنَّ شَرَّ أَتَمِّ الدِّينِ يُكْرَمُونَ مَخَافَةَ شَرِّهِمْ، أَلَا وَمَنْ أَكْرَمَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ فَلَيْسَ بِتَمِّ.

(تحف العقول ص ۵۸)

۳۲۔ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ خُبْرٍ مَرْنَيْنِ.

(مسند احمد ابن حنبل ج ۲ ص ۱۱۰)

۳۱۔ اے ابوذر پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ ۱۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو ۲۔ بیماری سے پہلے صحت کو ۳۔ فقری سے پہلے مالدار کی کو ۴۔ مشغولیت سے پہلے فرصت کو ۵۔ موت سے پہلے زندگی کو۔

(بحار ج ۷۷ ص ۸۵)

۳۲۔ خدا نے تمہاری صورت کو دیکھے گا نہ مال کو بلکہ وہ تمہارے دل اور کردار کو دیکھے گا۔

(بحار انوار ج ۷۷ ص ۸۸)

۳۳۔ لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم نے اکی پیروی کی تو گناہ نہ ہو گے (اور بعض نسخوں میں ہے) ایسوں کو چھوڑ دے۔ درود قرآن اور میری عترت ہے۔ (سنن ترمذی ج ۱ ص ۱۴۳۶)

۳۴۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ: حضرت علیؑ نے اپنے حواریوں سے کہا: ایسے شخص کی ہم نشینی اختیار کرو جس کا دیدار تمکو خدا کی یاد میں مبتلا کر دے۔ اور جس کی گفتار تمہارے علم و دانش میں اضافہ کرے، اور جس کا کردار تمکو آخرت کا مشتاق بنا دے۔

(تحف العقول ص ۴۲)

۳۵۔ جس شخص کے اندر درج ذیل چار خصلتیں ہوں وہ منافق ہے۔ اور اگر صرف کوئی ایک خصلت ہو تو پھر بھی منافق کی ایک صفت ہے یہاں تک کہ اس کو اپنے سے دور کر دے (اور وہ چار خصلتیں یہ ہیں) ۱۔ گفتگو کرتے وقت جھوٹ بولے۔ ۲۔ وعدہ خالی کرے ۳۔ معاہدے کی خلاف ورزی کرے ۴۔ جو اپنی دشمنی میں منسوq و خیرات کو اپنا پیشہ بنائے۔

(خصال صدوق ج ۱ ص ۲۰۴)

۳۶۔ آگاہ ہو جاؤ میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جنکے شر سے ان کا احترام کیا جائے۔ آگاہ ہو جاؤ۔ لوگ جس کے شر اور گزند سے بچنے کے لئے اس کا اتنا ہی گم کریں وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(تحف العقول ص ۵۸)

۳۷۔ مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں دساجاتا۔

(مسند احمد ابن حنبل ج ۲ ص ۱۱۵)

۳۳۔ [بَا] مَغْشَرُ الْمُسْلِمِينَ إِيَّاكُمْ وَالزَّانَا فَإِنَّ فِيهِ سِتًّا خِصَالًا، ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ، فَأَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا: فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِالْبَهَاءِ، وَيُورِثُ الْفَقْرَ، وَيَنْقُصُ الْعُمْرَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ يُوجِبُ سَحَطَ الرَّبِّ وَسُوءَ الْحِسَابِ وَالْخُلُودَ فِي النَّارِ.

(کتاب الخصال للصدوق ج ۱ ص ۳۲۰)

۳۴۔ بَا عَلِيٍّ: ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ لَمْ يَقُمْ لَهُ عَمَلٌ. وَرَجُلٌ يَخْجُرُهُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمٌ يَرُدُّ بِهِ جَهْلَ السَّفِيهِ وَعَقْلٌ يُدَارِي بِهِ النَّاسَ.

(تحف العقول ص ۷)

۳۵۔ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. (مسند احمد ابن حنبل ج ۳ ص ۴۱)

۳۶۔ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيدًا أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُغْفُورًا لَهُ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ نَائِبًا أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِنًا مُتَّكِمًا الْإِيمَانِ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ يُرِثُ إِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُرِثُ الْعَرُوسُ إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا.

(تفسير الكشاف ج ۴ ص ۲۲۰)

۳۲۔ اے مسلمانو! خبردار زنا سے بچو کیونکہ اس میں چھ حقیقی تین تین دنیا کے اندر تین آخرت کے اندر تین دنیاوی برائیاں یہ ہیں ۱۔ بے عزتی۔ ۲۔ فقری۔ ۳۔ کوتاہی زندگی۔ اور تین آخرت والی یہ ہیں۔ اخذ آگے ناراضگی۔ ۲۔ سختی (یوم) حساب۔ ۳۔ دائمی دوزخ۔

(خصال صدوق ج ۱ ص ۲۲۰)

۳۳۔ اے علی تین باتیں جس کے اندر نہ ہوں اس کا کوئی عمل درست نہیں ہوگا۔ ۱۔ ایسا تقویٰ جو کہ خدا کی معصیتوں سے روکے۔ ۲۔ ایسا علم جس سے بیوقوفوں کی جہالت کو رد کر سکے۔ ۳۔ ایسا عقل جس سے لوگوں سے مدلات کے ساتھ پیش آئے۔

(تحف العقول ص ۷)

۳۵۔ تم میں سے جو شخص (معاشرے کے اندر) برائی دیکھے اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے اگر یہ ممکن نہ ہو تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے ناپسند کرے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

(مسند احمد ابن حنبل ج ۳ ص ۴۱)

۳۶۔ آگاہ ہو جاؤ جو محبت آل بیت پر مرے وہ شہید ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت آل بیت پر مگر مرے وہ بخشا ہوا مرنے والا ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت آل بیت پر مرنے والا ہے اس حالت پر ہوتا ہے کہ وہ توبہ کیا ہوا مرنے والا ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت آل بیت پر مرنے والا ہے وہ کامل ایمان مرنے والا ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت آل محمد پر مرنے والا ہے ملک الموت اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہے، اور قبر میں دو فرشتے منکر و نکیر اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں، آگاہ ہو جاؤ جو محبت آل بیت پر مرنے والا ہے وہ جس طرح دو من شوہر کے گھر بھی جاتی ہے اسکو بہشت کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

(تفسیر کشاف ج ۴ ص ۲۲۰)

۳۷۔ شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدٍ وَتَبِيٍّ بِأَعْلَى شَارِبِ الْخَمْرِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاتَهُ أَوْ تَعِينُ يَوْمًا، فَإِنْ مَاتَ فِي الْأَرْبَعِينَ مَاتَ كَافِرًا.
(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۴۷)

۳۸۔ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَكُنْ عَلَيْنَا الرُّهْبَانِيَّةَ، إِنَّمَا رُهْبَانِيَّةُ أَقْنِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ....
(بحار الانوار ج ۷۰ ص ۱۱۵ / ج ۸۲ ص ۱۱۴)

۳۹۔ مَنْ سَوَّفَ الْحَجَّ حَتَّى يَمُوتَ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا.
(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۵۸)

۴۰۔ النَّظَرُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ، فَمَنْ تَرَكَهَا خَوْفًا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيْمَانًا يَجِدُ خَلَاوَنَهُ فِي قَلْبِهِ.
(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۲)

۳۴۔ شراب خوار بت پرست کے مانند ہے، اسے مٹی خداوند عالم چالیس روز تک شراب بخوار کی نماز قبول نہیں کرتا۔ اور اگر شراب پینے کے چالیسویں دن یا چالیس دن کے اندر مر جائے تو کافر مرنے والا ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۴۷)

۳۸۔ خداوند عالم نے رهبانیت کے قانون کو ہمارے لئے مقرر نہیں کیا ہے۔ ہماری امت کی رهبانیت راہ خدا میں جہاد کرتا ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۰ ص ۱۱۵ / ج ۸۲ ص ۱۱۴)

۳۹۔ جو شخص (استقامت کے باوجود) حج کو ملتاتا رہے یہاں تک کہ مر جائے۔ قیامت میں خدا اسکو یہودی یا نصرانی مبعوث کرے گا۔

(بحار الانوار ج ۷۷ ص ۵۸)

۴۰۔ (نامحرم کی طرف) نظر کرنا شیطان کا ایک زہریلا تیر ہے، لہذا جو شخص خدا کے خوف کی وجہ سے نامحرم پر نگاہ نہ کرے تو خدا اسکو ایسا ایمان عطا کرتا ہے جس کی شیرینی وہ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔

(جامع السعادات ج ۲ ص ۱۲)

حضرت فاطمہ زہراؑ معصومہ کبریٰ (س)

نام: --- فاطمہ۔ علیہا السلام
لقب: --- مشہور لقب، زہرا، صدیقہ، کبریٰ، طاہرہ، راضیہ، مرضیہ، انیسہ، بتول،
زہرا، حور، محدثہ و ...
کنیت: --- ام الحسن، ام ابیہا، ام الائمہ،
پد: --- محمد مصطفیٰ رسول اللہ (ص)
مادر: --- خدیجہ الکبریٰ (س)
مکان ولادت: --- مکہ مکرمہ۔

نہاں ولادت: --- روز جمعہ ۲۰ جمادی الاخریٰ سال ۵ بعثت۔

وقت ولادت: --- طلوع فجر،

وقت ہجرت: --- تقریباً آٹھ سال کی عمر میں حضرت علیؑ کے ہمراہ مدینہ ہجرت فرمائی۔

شادی: --- ہجرت کے دو سال، ۱۰ ذی الحجہ کے آغاز میں حضرت علیؑ کے ساتھ عقد نکاح ہوا۔

اولاد: --- امام حسنؑ، امام حسینؑ، حضرت زینبؑ، حضرت ام کلثومؑ، جناب حسنؑ جو بطن مادر میں شہید ہو گئے۔

وقت شہادت: --- نماز مغرب و عشاء کدر میان۔

تاریخ شہادت: --- ۳ جمادی الاخریٰ، دوسرے قول، ۱۵ جمادی الاولیٰ، تیسرے قول، ۱۳ جمادی الاولیٰ۔

سبب شہادت: --- گیارہواں سال ہجری،

عمر: --- ۱۸ سال۔ محل دفن: مدینہ منورہ۔

معصوم دوم

حضرت فاطمہ زہراؑ صلوات اللہ وسلامہ علیہا

آپ کی چالیس حدیثیں

اربعون حدیثاً

عن فاطمة الزهراء عليها السلام

۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَنْعَمَ ، وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰی مَا اَلْهَمَ ، وَالتَّوَكُّلُ بِمَا قَدَّمَ ، مِنْ غُلُومٍ يَنْتَدِئُهَا وَشُبُوحُ اَلَاةٍ اَسْدَاهَا ، وَتَمَامُ نِعَمٍ وَالَاةَا ، جَمَّ عَنْ الْاِخْطَاءِ عَدْدُهَا ، وَنَأَى عَنِ الْخِزَاءِ اَمْدُهَا ، وَتَفَاوَتْ عَنِ الْاِدْرَاكِ اَبْدُهَا ، وَلَنْدَبَتْهُمْ لَاسِيزَاتُهَا بِالشُّكْرِ لَا تَصَالِيهَا ، وَاسْتَعْمَدَتْ اِلَى الْخَلَائِقِ بِاَجْزَالِهَا وَتَنَسَّى بِالنَّدْبِ اِلَى اَفْئَالِهَا .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۵)

۲- اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، كَلِمَةً جَمِلَ الْاِخْلَاصُ نَاوِلَهَا ، وَضَمَّنَ الْقُلُوبُ مَوْضُوعَهَا ، وَانَاَزَفِي التَّفَكِيرِ مَقْضُوعَهَا ، الْمُنْتَبِعُ مِنَ الْاَبْصَارِ رُؤْيَاهَا ، وَمِنَ الْاَلْسِنِ صِفَتُهَا ، وَمِنَ الْاَوْهَامِ كَيْفِيَّتُهَا .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۵)

جناب فاطمہ زہرا کی چالیس حدیث

۱- ساری تعریفیں خدا کیلئے ہیں اس کی نعمتوں پر، اور سکر و سپاس ہے ان چیزوں پر جو اس نے الہام کیا، اور حمد و ثنا ہے ان کثیر مواہب اور بے شمار عطایا پر جو اس نے اپنے بندوں کو بے سوال کے دیا، اور ان کامل نعمتوں پر جو سب کو عطا کیا اور پے در پے ہر کوئی تیار رہا، اسی نعمتیں جو عدد و قابل شمار نہیں ہیں، اور ان کی زیادتی جبران ناپزیر ہیں۔ ان کے اتہا کا تصور اور اک بشر سے خارج ہے اس نے اپنے بندوں کو پے در پے نعمتوں کو دینے کے لئے ان کو شکر کی دعوت دی۔ اور حمد و ستائش کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے تاکہ وہ لوگ اس کے ذریعہ اپنی نعمتوں کو بڑی اور زیادہ کر سکیں۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۵)

۲- اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ : اِيك ايسا لکھ ہے جسکی حقيقت خدا نے اعلان کو قرار دیا ہے اور دلوں کو اس کے لئے مرکز اتصال قرار دیا ہے۔ اور مقام توحید واس کی خصوصیات کو نور تفکر کے پر تو میں آشکارا قرار دیا ہے اس خدا کی صفت یہ ہے کہ اس کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جاسکتا، زبانیں اس کی صفت بیان کرنے سے عاجز ہیں بشری ادراک اس کے تصور کو چھوڑنے سے عاجز ہے۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید، ج ۱، ص ۳۱۵)

۳۔ اِنشَاء (اللہ) الْاَشْيَاءَ لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهَا، وَانْشَاءَهَا بِلَا اخْتِذَاءٍ اَمِيَّاسَةٍ اَمْتَلَهَا، وَكَوْنَهَا بِقُدْرَتِهِ، وَذَرَاهَا بِمَشِيئَتِهِ، مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ اِلَى تَكْوِينِهَا وَلَا فَائِدَةٍ لَهُ فِي تَصْوِيرِهَا، اِلَّا تَنْشِيئًا لِحُكْمَتِهِ، وَتَنْشِيئًا عَلَى طَاعَتِهِ، وَظَهَارًا لِقُدْرَتِهِ، وَتَعَبُّدًا لِبَرِّيَّتِهِ، وَاعْزَازًا لِدَعْوَتِهِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۵-۳۱۶)

۴۔ جَعَلَ (اللہ) الشَّرَابَ عَلَى طَاعَتِهِ وَوَضَعَ الْعِقَابَ عَلَى مَعْصِيَتِهِ، زِيَادَةً لِعِبَادِهِ عَنْ نَفْسَتِهِ، وَحَيَاةً لَهُمْ اِلَى جَنَّتِهِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

هو واشهد ان ابي محمد (ص) عبده ورسوله، اختاره وانتخبه قبل ان ارسله، وسماه قبل ان اجتبله، واضطفاه قبل ان ابتعنه، إذ الجلائق بالغيب مكنونة، ويستر الاهاويل مصونة، وبهاية القدم مقرونة، علماً من الله تعالى بمآل الأمور، واحاطة بخوارق آله ورسوله بمواقف المفرد. ابتعنه الله تعالى إتماماً لأمره، وعزيمته على إقصاء حكميه، وإفغاداً لتقادير خفيه.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۔ خداوند عالم نے تمام چیزوں کو کسی ایسی شئی کے بغیر جو پہلے سے وہی ہو، پیدا کیا۔ کسی کے مشاؤون کی اقتدار پیروی کے بغیر اپنی قدرت کاملہ سے تمام اشیاء کو لباس وجود پہنایا اور ان کو اپنی قدرت سے خلق فرمایا اور ان کی تخلیق کی احتیاج نہ رکھتے ہوئے اپنی مشیت سے ان کو کتم عدم سے نکال کر منصفہ ہو دہرایا، نیز ان کی صورت نگاری میں بھی اس کو کوئی فائدہ نہیں تھا وہ خوف اپنی حکمت کے اثبات کے لئے اور اپنی اطاعت پر مشتبہ کرنے کے لئے اور اپنی قدرت کا اظہار کرنے کے لئے اور اپنی مخلوق کو اپنی عبادت کی دعوت دینے کے لئے اور اپنی دعوت کو پُر شکوہ بنانے کے لئے (اشیاء کو خلق فرمایا)

(أعيان الشيعة، طبع جدید، ج ۱ ص ۳۱۵/۳۱۶)

۴۔ خداوند عالم نے اپنی طاعت پر ثواب، اور معصیت پر عذاب (اس لئے) مقرر کیا ہے تاکہ اپنے بندوں کو عذاب و بلا سے باز رکھے اور بہشت کی طرف لے جائے۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید، ج ۱ ص ۳۱۶)

۵۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے باپ محمد خدا کے بندہ اور رسول ہیں، اور خداوند عالم نے ان کو سبعوت برسات کرنے سے پہلے منتخب کیا اور اختیار کیا اور ان کو مقبلی بنانے سے پہلے ان کا نام رکھا اور (رسول بنا کر) بھیجنے سے پہلے ان کو مصطفیٰ بنایا جب کہ تلم مخلوق پر رہائے غیب کے نیچے، اور بیم و ہراس کے نہاں خالوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اور عدم کے آخری حد سے مقرر تھی، اس لئے کہ خدا امور کے انجام سے ازمانہ کے حوادث، و جریان امور سے مطلع تھا اور محمد کو اپنے لئے نبی کیس کے لئے سبعوت فرمایا تاکہ اس کے امر کا اجرا کریں اور اس کے قسمی تقادیر کو جائزہ عمل پہنایا کریں

(أعيان الشيعة، طبع جدید، ج ۱ ص ۳۱۶)

۶۔ فَرَأَى (اللہ) الْأُمَمَ فَرَقَا فِي أَدْبَانِهِنَّ، مَغْكَفًا عَلَى نَبَاتِهِنَّ، عَابِدَةً لِأَوْثَانِهِنَّ، مُنْكَرَةً لِلَّهِ مَعَ عِزْفَانِهِنَّ، فَأَنَارَ اللَّهُ نَبَاتِي بِأَبِي مُحَمَّدٍ (ص) ظَلَمَتْهَا، وَكَشَفَ عَنِ الْقُلُوبِ بُهْمَهَا، وَجَلَّى عَنِ الْأَبْصَارِ عَمَّتَهَا.
(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۷۔ قَامَ (أَبِي مُحَمَّدٍ) فِي النَّاسِ بِالْهُدَايَةِ، وَأَنْقَذَهُمْ مِنَ الْغَوَايَةِ، وَتَضَرَّعَهُمْ مِنَ الْعَمَايَةِ، وَهَدَاهُمْ إِلَى الدِّينِ الْقَوِيمِ، وَدَعَاهُمْ إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ.
(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۸۔ أَنْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ تُصِيبُ أَمْرَهُ وَتَنْهِيهِ، وَتَحْمِلُ دِينَهُ وَوَحْيِهِ، وَأَتَمُّاءُ اللَّهِ عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَتُلْفَاؤُهُ إِلَى الْأُمَمِ.
(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۹۔ أَنْتُمْ عِبَادَ اللَّهِ... زَعِيمٌ حَقٌّ لَهُ فَيْكُمُ، وَعَهْدٌ قَدَمُهُ إِلَيْكُمْ، وَنَفِيقَةٌ اسْتَخْلَفَهَا عَلَيْكُمْ، كِتَابُ اللَّهِ التَّاطِقُ، وَالْقُرْآنُ الصَّادِقُ وَالْثَوْرُ السَّاطِعُ، وَالضَّبَاءُ السَّامِعُ، بَيِّنَةٌ بِصَارِئِهِ، مُنْكَشِفَةٌ سَرَائِرَهُ، مُتَجَلِّبَةٌ ظَوَاهِرَهُ، مُغْتَبِطَةٌ بِهَ أَشْيَاغُهُ.
(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۴۔ خداوند عالم نے امتوں کو مختلف دینوں میں (اور فرقوں میں) بنے ہوئے آتش پرستی کرتے ہوئے، بت پرستی کرے ہوئے (و جو خدا کی دلیلوں کو دیکھتے ہوئے) خدا کا منکر دیکھا تو میرے باپ محمدؐ کے ذریعہ تاریکیوں کو دور کیا دلوں کے (پر دہائے) تاریکی کو چمک کر دیا آنکھوں سے ان کے اندھے پن کو ختم کر دیا۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)
۵۔ لوگوں کے درمیان میرے باپ محمدؐ ہدایت کیلئے کھڑے ہوئے اور ان کو گمراہی سے نجات دی اور اندھے پن سے روشنی کی طرف رہنمائی کی مضبوط دین کی طرف ہدایت فرمائی صراطِ مستقیم کی طرف دعوت دی۔
(أعيان الشيعة، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۸۔ اے خدا کے بندو! تم ہی خدا کے امر و نہی کو برپا کرنے والے ہو اور خدا کے دین و وحی کے حامل ہو، اپنے نفسوں پر خدا کے امین ہو، امتوں کی طرف اس کے دین کو پہنچانے والے ہو۔
(أعيان الشيعة، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۹۔ اے خدا کے بندو! متوجہ ہو!۔ خدا کی طرف سے حقیقی لیڈر تمہارے درمیان ہے اور اس سے پہلے تم سے محدود پیمانہ باندھ چکا ہے، اور باقی ماندہ نبوت بے جوتہاری رہبری کے لئے تم پر مہین کیا گیا ہے اور (وہ رہبر) خدا کی بوتلی کتاب، قرآنِ صادق، نورِ سامع اور ضیاءِ سامع ہے، اس کے حقائق واضح، اس کے اسرار منکشف، اس کے ظواہر روشن، اس کے پیرو قال غبطہ ہیں۔

(أعيان الشيعة، طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۰۔ كِتَابُ اللَّهِ ... قَائِدٌ إِلَى الرِّضْوَانِ اِتِّبَاعُهُ، مُوَدَّةٌ إِلَى التَّجَاةِ اسْتِمَاعُهُ. بِهِ تُنَالُ حُجُجُ اللَّهِ الْمُنَوَّرَةُ، وَغَرَائِمُ الْمَفْسُورَةِ، وَمَحَارِمُ الْمُحَذَّرَةِ، وَتَبَيَّنَتِ الْجَالِيَّةُ، وَتَرَاهِبَةُ الْكَافِيَّةِ، وَقَضَائِلُ الْمُنْذَوَّةِ، وَرُخْطَةُ الْمُؤَهَّوَّةِ، وَشَرَائِنُ الْمَكْتُوَّةِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۱۔ فَجَعَلَ اللَّهُ الْإِيمَانَ تَطْهِيراً لَكُمْ مِنَ الشِّرْكِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۲۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الصَّلَاةَ تَنْزِيهاً لَكُمْ عَنِ الْكِبَرِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۳۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الرِّكَاعَ تَرْكِيبَةً لِلنَّفْسِ وَنَمَاءً فِيهِ الرِّزْقُ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۴۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الصِّيَامَ تَفْهِيماً لِلْإِخْلَاصِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۰۔ کتاب خدا اپنے پیروکاروں کو رضائے الہی کی طرف لے جانے والی ہے، اس کو کان دھ کر کے مستانجات تک پہنچانے والا ہے، اسی قرآن کے ذریعہ خدا کی روشن دلیلوں کو حاصل کیا جاسکتا ہے نیز اس کے غزل مفسر و درانے والے محرمات، واضح (الذات) والی (الذات) براہین، مندوب فضائل، مخصص عطایا، واجب شرائع بھی حاصل ملتے ہیں۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۱۔ خداوند عالم نے ایمان کو تمہارے لئے شرب سے (اور کفر سے) پاکیزگی قرار دی۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۲۔ خداوند عالم نے نماز کو تمہارے لئے تکبر سے دوری قرار دی۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۳۔ خداوند عالم نے تمہاری روح کی پاکیزگی اور رزق کی نیادتی کے لئے رکعات قرار دی۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۴۔ خداوند عالم نے تمہارے اخلاص کی استوازی و برقراری کے لئے روزہ قرار دیا۔

(أعيان الشيعة طبع جدید ج ۱، ص ۳۱۶)

۱۵۔ [جَعَلَ اللَّهُ] أَلْحَجَّ تَشِيداً لِلدِّينِ .

(اعیان الشیعة - الطبع الجدید - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۶۔ [جَعَلَ اللَّهُ] أَلْعَذْلَ تَنْسِيفاً لِلْقُلُوبِ .

(اعیان الشیعة - الطبع الجدید - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۷۔ [جَعَلَ اللَّهُ] طَاعَتَنَا نِظَاماً لِلْعِلَّةِ وَإِمَامَتَنَا أَمَاناً مِنَ الْفِرْقَةِ .

(اعیان الشیعة - الطبع الجدید - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۸۔ [جَعَلَ اللَّهُ] أَلْجِهَادَ عِزّاً لِلْإِسْلَامِ وَذُلّاً لِأَهْلِ الْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ .

(اعیان الشیعة - الطبع الجدید - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۹۔ [جَعَلَ اللَّهُ] الصَّبْرَ مَغْنَمَةً عَلَى اسْتِجَابِ الْآخِرِ .

(اعیان الشیعة - الطبع الجدید - ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۵۔ خداوند عالم نے دین کو مضبوط کرنے کے لئے حج قرار دیا۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۶۔ خداوند عالم نے دلوں کو نزدیک کرنے کے لئے عدالت قرار دیا۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۷۔ خداوند عالم نے (خاندان رسالت کی) اطاعت کو معاشرے کے نظم کی حفاظت کے لئے اور امامت (امہ معصومین) کو اختلاف سے بچانے کے لئے قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۸۔ خداوند عالم نے جہاد و استقامت کو جہنم حاصل کرنے کے لئے قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۱۹۔ خداوند عالم نے جہاد کو اسلام کیلئے سبب عزت و شکوہ اور کافروں و منافقوں کیلئے سبب ذلت و رسوائی قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۰۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مُضْلَعَةً لِلْعَاقِبَةِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۱۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] بِرِ آلِ الْوَالِدَيْنِ وَفَاتَةً مِنَ السَّخِطِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۲۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] صَلَةَ الْأَزْحَامِ مِثْنَةً فِي الْعُمَرِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۳۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الْفِصَاصَ جِفْنًا لِلدَّمَاءِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۴۔ وَ [جَعَلَ اللَّهُ] الْوَفَاءَ بِالنَّذْرِ تَغْرِيبًا لِلْمَغْفِرَةِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۰۔ خداوند عالم نے امر بمعروف و نہی از منکر کو معاشرے کی اصلاح کے لئے قرار دیا ہے

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۱۔ پروردگار عالم نے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کو اپنی ناراضگی کے لئے ڈھال بنایا

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۲۔ خداوند عالم نے صلا رحم کو سبب بندی و طول عمر قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۳۔ خداوند عالم نے قصاص کو حفاظت خون کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۴۔ خداوند عالم نے وفائے نذر کو مغفرت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(اعیان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۵- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] تَوْفِيقَ الْمَكَايِلِ وَالْمُرَازِقِ تَفْسِيراً لِلتَّخْلِيسِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

مکتبہ مصوم دوم حضرت نذیر

۲۵- ہر وزن و پیمانہ کو صحیح ناپ تول سے استعمال کو خدا نے کم نشوئی سے روکنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

(ایمان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۶- خدانہ عالم نے جس (کٹافتوں) سے دوی کے لئے شرابواری سے روکا ہے۔

(ایمان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۷- خدانہ عالم نے کسی پر عیب لگانے سے ممانعت کو لغت کا حجاب قرار دیا ہے۔

(ایمان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۶- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] التَّهْنِ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ تَنْزِيهاً عَنِ الرَّجْسِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۷- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] اجْتِنَابَ الْقَذْفِ حِجَاباً عَنِ اللَّعْنَةِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۸- خدانہ عالم نے ترک چوری کو عفت و پاکیزگی کے لئے معین کیا ہے۔

(ایمان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۸- وَ [جَعَلَ اللَّهُ] تَرْكَ السَّرِقَةِ إِجَاباً لِلْعَقَةِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۹- خدانہ عالم نے روک دیا کہ سب لوگ نہایت غلو سے عبارت کر سکیں۔

(ایمان الشیعہ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۲۹- وَ حَرَّمَ اللَّهُ الشُّرْكَ إِخْلَاصاً لَهُ بِالْأَوْثَانَةِ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۰.... "لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ".

فَإِنْ تُعِزُّوهُ وَتُعْرِضُوهُ نَجِدُوهُ أَيْ بِذَوْنِ بَنَانِكُمْ وَأَخَا ابْنِ عَمِي، ذَوْنِ رَجَالِكُمْ، وَلَنْفَعَمُ الْمُعْزِي إِلَيْهِ قَبْلَ الْرَّسَالَةِ، صَادِعًا بِالنَّدَاةِ، مَا نَدَى عَنْ مَذَرَجَةٍ الْمُشِيرِ كَيْفَ ضَارِبًا تَبْعَهُمْ أَحَدًا يَكْظِمُهُمْ دُاعِيًا إِلَى تَسِيلِ رَتْبِهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، يُكْثِرُ الْأَضَامَ، وَنَكَتِ الْهَامَ حَتَّى انْهَزَمَ الْجَنْعُ وَوَلَّتِ الدُّبُرَ حَتَّى تَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ ضَنْجِهِ وَانْقَرَعَ الْحَقُّ عَنْ مَخْضِهِ، وَنَطَقَ زَعِيمُ الدِّينِ، وَخَرَسَتْ شَفَائِقُ الشَّيَاطِينِ، وَطَاحَ وَشِبْطُ النِّفَاقِ وَانْعَلَتْ عُقْدَةُ الْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَفَهَمَ بِكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، فِي تَقْرِيرِ مِنَ الْبَيْضِ الْخَمَاصِ.

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۱- وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ مَذَقَّةَ النَّارِ وَنُفُورَةَ الطَّامِعِ، وَفُتْنَةَ الْعَجَلَانِ، وَمُؤْطِئَةِ الْأَفْدَامِ تُشْرِبُونَ الطَّرِيقَ، وَتَفْتَنُتُونَ الْقَدِيزَةَ خَائِبِينَ تَعَاوُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ مِنْ خَوْلِكُمْ فَإِنْقَضَتْ أَلْفُ بَارَكَةِ وَتَعَالَى بِأَبِي مُحَمَّدٍ (ص) تَقْدِ الثَّنَاءِ وَالْتِمَاسِ وَتَعَدُّ أَنْ مَنِي بِهِمُ الرِّجَالِ وَذُؤْلَانِ الْقَرْبِ وَقَرْدَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ "كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْعَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ"....

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۲- کوکراتم ہی میں سے (حالاً ایک رسول تمہارے پاس آچکا ہے جسکی شفقت کی یہ حالت ہے کہ اس پر شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ اور اسے تمہاری بہبودی کا بہت خیال ہے۔ ایمان داروں پر یہ شفقت و مہربان ہے۔ (پٹ سورۃ توبہ آیت ۳۸)

اگر تم اس کی نسبت رکھو اور پہچانو تو یہ رسول میرا پ ہے نہ کہ تم عورتوں میں سے کسی کا داپ ہے اور یہ رسول میرے چچا زاد بھائی کا بھائی ہے نہ کہ تم لوگوں میں سے کسی مرد کا بھائی ہے اور اس کی طرف میری کتنی اچھی نسبت ہے۔ میرا پ کھل کر ڈرانے والا، مشرکوں سے امراض کرنے والا، انکے بڑوں کو قتل کرنے والا، غم و غصہ کو پی جانے والا، لوگوں کو حکمت اور اچھے مواعظ سے خدا کی طرف لانے والا، بتوں کو توڑنے والا، مشرکوں کے شیرازے کو کھیرنے والا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ شکست کھا گئے اور مذہب کو بھانکے اور شب نے ایسا تیرا بندھا، صبح کا چہرہ نور و مہر یوں کا لینڈ بولنے لگا، شیطانوں کی زبانیں لگ چکیں، نفاق کے گمڑے اڑا دیے، کفر و شقاق کی گڑھیں کھول دیں، نورانی چہرے والوں اور بھوکوں کو کھانا خالص سمجھا دیا۔

(ایمان الشیخ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۱- تم سب جہنم کے کنارے تھے، ہر شرابی کی شراب پینے کی جگہ تھی، ہر حریص (دلا بچی) کے لئے نعمت تھی، ہر (متلاشی) آتش کیلئے چنگاری تھی، ہر ایک کے پیروں تلے رگندے جاتے تھے عورتوں میں جمع ہوا (گندہ) پانی تم پیتے تھے، درختوں کے پتے بیا بانوں کی گھاس تمہاری غذا تھی تم اتنے ذلیل و خوار تھے کہ اپنے اس پاس کے کوکوں سے ڈرتے تھے کہ کبیں تم کو اچک نہ رہ جائیں پس خدا نے میرے باپ محمد کے ذریعہ کوان دلتوں سے نجات دی حالانکہ آنحضرت ہمیشہ مہیاک اور بھیڑیوں کی طرح بھوکے عربوں اور مشرکوں پر دو نہارائی سے مسلسل نیر و آزار پا کرتے تھے یہ لوگ جب بھی آتش جنگ بھڑکاتے تھے خدا اسکو بجھا دیتا تھا۔

(ایمان الشیخ طبع جدید ج ۱ ص ۳۱۶)

۳۲- قَالَ الْخَشَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَأَيْتُ أُمِّي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ قَامَتْ فِي مَخْرَابِهَا لَيْلَةً جَمَعَتْهَا فَلَمْ تَزَلْ رَاكِعَةً سَاجِدَةً حَتَّى انْتَضَحَ غَمُودُ الضَّبَجِ، وَسَمِعْتُهَا تَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَتَسْتَمِيهِنَّ وَتُكْثِرُ الدُّعَاءَ لَهُنَّ، وَلَا تَدْعُو لِنَفْسِهَا بِشَيْءٍ فَلَنْتُ لَهَا: يَا أُمَاهُ لِمَ لَا تَدْعِينَ لِنَفْسِكَ كَمَا تَدْعِينَ لِبَنِيكَ؟ فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّ، أَلْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ.

(بیت الاحزان - ص ۲۲)

۳۳- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَهَا: أَيُّ شَيْءٍ خَيْرٌ لِلْمَرْأَةِ؟ قَالَتْ: «أَنْ لَا تَرَى رَجُلًا وَلَا يَرَاهَا رَجُلٌ».

(بیت الاحزان - ص ۲۲)

۳۴- خَضِرَتْ إِفْرَاءً عِنْدَ الصَّدِيقَةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَقَالَتْ: إِنَّ لِي وَآلِدَةً ضَعِيفَةً وَقَدْ لَيْسَ عَلَيْهَا فِي أَمْرِ صَلَاتِهَا شَيْءٌ، وَقَدْ بَعَثْتُكَ إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ، فَأَجَابَتْهَا فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ عَنْ ذَلِكَ، فَتَنَّتْ فَأَجَابَتْ ثُمَّ تَلَّيَتْ إِلَى أَنْ عَشَرَتْ فَأَجَابَتْ ثُمَّ خَجَلَتْ مِنْ الْكُثْرَةِ فَقَالَتْ: لَا أَشُقُّ عَلَيْكَ يَا ابْنَتَ رَسُولِ اللَّهِ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: هَاتِي وَتَلِي عَمَّا يَدُكَ، أَرَأَيْتَ مَنْ أَكْثَرِي بِزُومًا بَضْعًا إِلَى سَطْحٍ بِخَمَلٍ ثَقِيلٍ وَكَرَاهٍ مِنْهُ أَلْفَ دِينَارٍ يَنْقُلُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَتْ: لَا. فَقَالَتْ: أَكْثَرْتُ أَنَا لِكُلِّ مَثَالَةٍ يَأْتِي مِنْ مِلٍّ مَا يَبِينُ الشَّرَّ إِلَى الْعَرْشِ لَوْلَوْ أَنَّ فَاحِرِي أَنْ لَا يَنْقُلُ عَلَيَّ.

(بحار الأنوار - ج ۲ ص ۳)

۳۲۔ امام سنی فرماتے ہیں: میں نے اپنی ماں فاطمہ زہرا کو شب جمعہ - رات بھر سفید و سحر نمودار ہونے تک نماز پڑھتے دیکھا اور - پوری رات - صرف مؤمنین و مومنات کا نام بیکر کثرت سے دعا کرتے ہوئے سنا، اور - اس درمیان - اپنے لئے کوئی دعا نہیں فرمائی۔ میں نے عرض کیا: مادر گرامی جس طرح آپ دوسروں کے لئے دعا کر رہی ہیں اپنے لئے کیوں نہیں کرتیں؟ فرمایا: بیٹا پہلے پڑوس والے پھر گھر والے!

(بیت الاحزان، ص ۲۲)

۳۳۔ رسول خداؐ نے جناب فاطمہ سے پوچھا: عورت کے لئے سب سے بہتر کیا ہے؟ معصومہ نے جواب دیا: نہ وہ کسی نامیہ مرد کو دیکھے اور نہ کوئی نامیہ مرد اس کو دیکھے۔ (بیت الاحزان، ص ۲۲)۔

۳۴۔ ایک مرتبہ ایک عورت حضرت فاطمہ زہراؑ کے پاس آکر بولی: میری ماں بہت بوڑھی ہے کچھ نماز کے مسائل انکو نہیں معلوم انہیں معلوم کرنے کے لئے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے جناب فاطمہ نے فرمایا: ہاں ہاں پوچھیے! اسے سوال کیا حضرت فاطمہ نے جواب دیا۔ اس نے پھر دوسرا سوال کیا۔ جناب فاطمہ نے اسکا (بھی) جواب دیا پھر اس نے تیسرا سوال کیا حضرت زہرا نے اسکا بھی جواب دیا۔ یہاں تک کہ اس نے دس سوالات کئے اور جناب فاطمہ نے دسوں کے جوابات دیئے پھر کثرت سوال سے اس عورت کو شرم و اس گیر ہوئی اور کہنے لگی: دختر رسول! میں آپ کو زیادہ تر نہیں دینا چاہتی۔ حضرت فاطمہ نے فرمایا: (نہیں نہیں) تم کو جو چھڑا ہو چھو تیار کیا خیال ہے اگر کسی کو ایک بھاری بوجھ کوٹھے پر لے جانے کیلئے کر لیا جائے اور کر لیا ایک لاکھ دینار ہو تو کیا یہ بوجھ یہاں آنا اسکو گراں گزرے گا؟ عورت نے کہا: گہر نہیں! جناب فاطمہ نے فرمایا: میں نے اپنی ذات کو کر لیا پر دیکھئے کہ ایک مسئلہ کے جواب میں مجھے زمین سے لیکر آسمان تک بھرے ہوئے موتی دیئے جائیں اس نے ظاہر ہے کہ مسئلہ کا جواب دینا مجھے گراں نہ گزرے گا۔ (کارۃ المفیدۃ، ص ۱۳)

۳۵۔ اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ نَفْسِي فِي نَفْسِي وَعَظِّمْ شَانَكَ فِي نَفْسِي وَالْهِنِّي طَاعَتَكَ وَالْقَتْلُ بِمَا يُرْضِيكَ وَالشَّجْبُ لِمَا يُسْخِطُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۶۔ اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَاشْرِنِي وَعَافِنِي الْبَدَأَ مَا أَنْقَيْتَنِي وَاعْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي إِذَا تَوَقَّيْتَنِي اَللّٰهُمَّ لَا تَعْنِي فِي طَلَبِ مَا لَمْ تُقَدِّرْ لِي ، وَمَا قَدَّرْتَهُ عَلَيَّ فَاجْعَلْهُ مَيْسَرًا مَسْهُلًا .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۷۔ اَللّٰهُمَّ كَافْ عَنِّي وَالِدَيَّ وَكُلَّ مَنْ لَهٗ نِعْمَةٌ عَلَيَّ خَيْرٌ مُّكَافَاةً ، اَللّٰهُمَّ قَرِّعْنِي لِمَا خَلَقْتَنِي لَهٗ وَلَا تُغْنِنِي بِمَا تَكْفُلْتَنِي بِهِ وَلَا تُعَذِّبْنِي وَاَنَا اَسْتَغْفِرُكَ وَلَا تَحْرِمْنِي وَاَنَا اَسْأَلُكَ .

(أعيان الشيعة - الطبع الجديد - ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۸۔ مَا اُنْشَدْتُهُ (ع) فِي رِثَاءِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ :

مَاذَا عَلَيَّ مِنْ شَمِّ ثُرَيَّةَ اَخْتِمْ

اَنْ لَا يَشُمَّ قَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

صُبْتُ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوَائِيَا

صُبْتُ عَلَيَّ الْاَبْيَامَ صِرْنَ لَبَائِيَا

(اعلام النساء - ج ۴ ص ۱۱۳)

۳۵۔ خدایا مجھے میری نظر میں ذلیل کر دے، اور اپنی شان کو میری نظر میں عظیم کر دے، مجھے اپنی عطا کا اور وہ عمل جو تجھ کو راضی کرے اسکا اہام کر دے اے ارحم الراحمین اس بات کو بتا دے جو تیری نڈاگی سے بچا سکے۔

(ایمان الشیعہ طبع جدید، ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۶۔ میرے معبود جو تو نے مجھے روزی دی ہے اس پر مجھے قناعت (مجبی) عطا فرما، اور جب تک مجھے باقی رکھ، مجھے (اپنے) دامن رحمت میں اچھپائے رکھ اور عافیت عطا کر، اور جب مجھے موت دے تو مجھے شش لے اور میرے اوپر رحم فرما۔ میرے خدا جس چیز کو تو نے میرے مقدر میں کیا لکھا اس کے حصول میں میری مدد کر، اور جو چیز میرے مقدر میں لکھ دی ہے اس کے حصول میں میرے لئے آسانی پیدا کر۔

(ایمان الشیعہ طبع جدید، ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۷۔ میرے معبود، میرے والدین کو اور جگے میرے اوپر احسان ہوں انکو بہترین جزا مرحمت فرما میرے خدا جس مقصد کیلئے تو نے مجھے پیدا کیا ہے اس کیلئے فراغت و فرصت دے اور جس چیز کی کفالت کا تو نے وعدہ کیا ہے اس میں مجھے شمول و مکرّم نہ فرما، (میرے معبود) میرے اوپر عذاب نہ کر جبکہ میں تجھ سے توبہ و استغفار کرتی ہوں۔ اور مجھے (اپنی جنت سے) محروم نہ کر جبکہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں۔

(ایمان الشیعہ طبع جدید، ج ۱ ص ۳۲۳)

۳۸۔ رسول خدا کا شریہ کہا ہے۔

جو شخص محمد کی قبر کی مٹی سونگھ لے اور وہ مدت دراز تک خوشبو نہ سونگھے تو اس کا جہاں ہو گا، (یعنی آخر عمر تک) اسکو کچھ خوشبو کی ضرورت نہ ہوگی) میرے اوپر وہ مصائب برسائے گئے ہیں کہ اگر وہ دنوں پر برسائے جاتے تو تاریک رات بن جاتے۔

(اعلام النساء، ج ۴ ص ۱۱۳)

۳۹- ایضاً :

أَغْيَرَ أَفَاقَ السَّمَاءِ وَكَوَّرَتْ
فَالْأَرْضُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ كُنْبَةً
قَلْبِيكَ شَرْقُ الْبِلَادِ وَعَزْبَتُهَا
وَلَيْبِيكَ الطُّوْدُ الْعَظِيمُ جَوْدُهُ
بَاخَاتِمِ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ ضَوْؤُهُ
شَمْسُ النَّهَارِ وَأُظْلِمَ الْعَصْرُ إِنِ
أَسْفَا عَلَيْهِ كَثِيرَةَ الرَّجْفَانِ
وَلَسَّ بِكَ مَضْرُوكِلِ بِيَانِ
وَأَلْبَسَتْ ذُو الْأَشْتَارِ وَالْأَزْكَانِ
صَلَّى عَلَيْكَ مُنْزِلُ الْقُرْآنِ

(اعلام النساء - ج ۴ ص ۱۱۳)

۴۰- ایضاً :

قَدْ كَانَ بِمَدَنِكَ أَنْبَاءٌ وَهَنْبَةٌ
إِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقَدْ الْأَرْضِ وَابِلُهَا
لَوْ كُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ نَكْثِرِ الْخَطْبُ
وَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدْنَهُمْ وَلَا تَغِبْ

(اعلام النساء - ج ۴ ص ۱۲۲)

غبار غم نے فضا ئے آسمان کو گھیر لیا، سورج کو گھن گک گیا، دن تاریک ہو گیا۔
پوری زمین رسول خداؐ کے انتقال کے بعد ان کے غم میں لرزہ بر اندام ہے۔
شرق و غرب عالم کو آنحضرتؐ پر گریہ کرنا چاہیے۔ قبیلہ مضر اور یمن کے لوگوں کو گریہ
ہونا چاہیے،
کو عظیم کو ان کے جود و سخا پر، اور کعبہ اور اس کے رکنوں کو رونا چاہیے۔
اسے خاتم رسولان آپؐ کی روشنی دنیا والوں کے لئے مبارک ہے قرآن کے نازل کرنے
کی رحمت آپؐ پر نازل ہو۔

(اعلام النساء، ج ۴، ص ۱۱۳)

آپؐ کے بعد فتنوں نے اٹھایا، اور کونوں صدائیں بلند ہوئیں۔ اگر آپؐ موجود ہوتے
تو تمام اختلافات رومنا نہ ہوتے۔ آپؐ کا ہم سے جدا ہونا ایسا ہی ہے جیسے خشک زمین
سے محروم ہو جائے۔ آپؐ کی قوم کے حالات اختلال پذیر ہو گئے۔ لہذا انکو دیکھئے اور
بچی نظروں کے سامنے رکھئے۔

(اعلام النساء، ج ۴، ص ۱۲۲)



تیسرے موصوم امام اول حضرت علی علیہ السلام

- نام: --- علیؑ
لقب: --- امیر المومنین
کنیت: --- ابرالحسن
باپ: --- ابو طالبؑ
ماں: --- فاطمہ بنت اسدؑ
تاریخ ولادت: --- ۱۳ رجب دس سال قبل از بعثت
جائے ولادت: --- خاند کعبہ
مدت خلافت: --- چار سال ۹ ماہ تقریباً، سن ۳۶ سے ۴۰ تک
مدت امامت: --- ۳ سال
وقت ضربت: --- صبح ۱۹ / ماہ مبارک رمضان
وقت شہادت: --- شب ۲۱ / ماہ مبارک رمضان
جائے شہادت: --- کوفہ
قاتل: --- ابن ملجم (عسکری)
عمر: --- ۶۳ سال
زار شریف: --- نجف اشرف
دوران عمر: --- چار حصے ۱۔ بچپن تقریباً دس سال ۲۔ ہمراہی رسولؐ تقریباً ۲۳ سال ۳۔ خلافت سے کنارہ کشتی تقریباً ۲۵ سال ۴۔ مدت خلافت تقریباً چار سال ۵۔ مال د ۹ ماہ۔

تیسرے موصوم

امام اول حضرت علی علیہ السلام

اور آپ کے چالیس اقوال

حضرت علیؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ جس نے اپنے کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا :

(غرر الحکم، فصل ۷۷، حدیث ۳۰۱)

۲۔ خداوند عالم نے محمدؐ کو نبی برحق بنا کر بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر خدا کی عبادت کرائیں، بندوں کے عہد و پیمان سے خارج کر کے خدا کے عہد و پیمان کے بندھن میں باندھ دیں، بندوں کی اطاعت چھوڑ کر خدا کی اطاعت میں لگ جائیں، بندوں کی ولایت سے خارج ہو کر خدا کی ولایت میں داخل ہو جائیں۔

(فروع کافی، ج ۸، ص ۲۸۱)

۳۔ جو شخص بھی قرآن کے ساتھ نشست و برخاست کرے کھائے یا پئے اس کے پاس سے جب بھی اٹھے گا اس کی کچھ چیزوں میں زیادتی حاصل ہوگی اور کچھ چیزوں میں کمی ہوگی: ہدایت میں زیادتی ہوگی، جہالت و اندھ سے پن میں کمی ہوگی۔ اس بات سے آگاہ ہو جاؤ کہ قرآن حاصل کرنے کے بعد کسی کو فقر حاصل نہ ہوگا اور قرآن کے بغیر کسی کو کوئی غنا حاصل نہ ہوگا۔

(الحیاء، ج ۲، ص ۲۱)

اربعون حديثاً

عن امير المؤمنين علي عليه السلام

۱۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ.

(غرر الحکم، الفصل ۷۷، الحديث ۳۰۱)

۲۔ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لِيُخْرِجَ عِبَادَهُ مِنْ عِبَادَةِ عِبَادِهِ إِلَى عِبَادَتِهِ، وَمَنْ غَاهُوْدَ عِبَادِهِ إِلَى غَاهُوْدِهِ، وَمَنْ طَاعَهُ عِبَادِهِ إِلَى طَاعَتِهِ، وَمَنْ وَّلَايَتِهِ عِبَادِهِ إِلَى وَّلَايَتِهِ.

(فروع الكافي، ج ۸، ص ۳۸۶)

۳۔ مَا جَالَسَ هَذَا الْقُرْآنَ أَحَدًا إِلَّا قَامَ عَنْهُ بِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ زِيَادَةٍ فِي هُدًى، وَنُقْصَانٍ مِنْ عَمًى، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ الْقُرْآنِ مِنْ فَاقَةٍ، وَلَا لِأَحَدٍ قَبْلَ الْقُرْآنِ مِنْ غِنًى.

(الحیاء ج ۲ ص ۱۰۱)

۴۔ الرّاضی یفعل قَوْمَ کَالدّاحِلِ فیہ معہم، وَعَلَى کُلِّ دَاحِلٍ فِی بَاطِلٍ اِیمان، اِنَّہُمُ الْعَمَلِ بِہِ وَاِنَّہُمُ الرّضا بِہِ۔
(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۱۵۴، ص ۴۹۹)

۵۔ سُئِلَ عَلَیہ السّلامُ عَنِ الْاِیمانِ، فَقَالَ: الْاِیمانُ عَلَى اَرْبَعٍ دَعَائِمٍ: عَلَی الصّبرِ وَالتّیقِنِ وَالْعَدَلِ وَالْجِہادِ. وَالصّبرُ مِنْہَا عَلَی اَرْبَعٍ شُعَبٍ عَلَی الشّوقِ وَالشّقِّ وَالزّہدِ وَالتّرقُّبِ؛ فَمَنْ اشْتاقَ اِلَی الْجَنَّةِ سَلَ عَنِ الشّہواتِ وَمَنْ اَشْفَقَ مِنَ النَّارِ اجْتَنَبَ الْمُحَرَّمَاتِ، وَمَنْ زَهَدَ فِی الدُّنْیَا اسْتَشْہَانَ بِالْمُصِیباتِ، وَمَنْ ارْتَقَبَ الْمَوْتَ سَارَعَ اِلَی الْخَیْراتِ...
وَالْجِہادُ مِنْہَا عَلَی اَرْبَعٍ شُعَبٍ: عَلَی الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنّہْی عَنِ الْمُنْکَرِ، وَالصّدقِ فِی الْمَواطِنِ وَشَتَائِ الْفَاسِقِینَ، فَمَنْ أَمَرَ بِالْمَعْرُوفِ شَدَّ ظُہُورَ الْمُؤْمِنِینَ، وَمَنْ نَهَى عَنِ الْمُنْکَرِ أَرْغَمَ أَعْنَافَ الْکافِرِینَ، وَمَنْ صَدَقَ فِی الْمَواطِنِ قَضَى مَا عَلَیہِ، وَمَنْ شَتَّى الْفَاسِقِینَ وَغَضِبَ لِلّٰہِ غَضِبَ اللّٰہُ لَهُ وَأَرْضاهُ یَوْمَ الْقِیامَةِ۔

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۳۱، ص ۴۷۳)

۶۔ فَإِنَّ الْجِہادَ بَابٌ مِنْ أَبْوابِ الْجَنَّةِ فَتَحَهُ اللّٰہُ لِخَاصَّةِ أَوْلِیائِهِ وَهُوَ لِبَاسُ التّقْوى وَدَرْعُ اللّٰہِ الْحَصِینَةُ وَجَنَّةُ الْوَبَقَةِ فَمَنْ تَرَکَهُ رَغَنَ عَنْهُ أَلْبَسَهُ اللّٰہُ نَوْبَ الدّٰلِ۔
(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، الخطبہ ۲۷، ص ۶۹)

۴۔ جو شخص کسی قوم کے (کسی) فعل پر راضی ہو وہ اس شخص کے مانند ہے جو اس فعل میں داخل (اور اس کا کرنے والا) ہو اور جو شخص باطل کام میں شریک ہوتا ہے وہ دو گنا کرتا ہے۔
۵۔ ایک تو خود عمل کا گناہ (۲) دوسرے اس فعل پر راضی ہونے کا گناہ۔

(نہج البلاغہ، صبحی صبح، قصار الحکم ۱۵۴، ص ۴۹۹)

۵۔ حضرت علی سے ایمان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ایمان چار ستونوں پر قائم ہے۔ ۱۔ صبر ۲۔ یقین ۳۔ عدالت ۴۔ جہاد۔ اور صبر کے چار شعبے ہیں۔ شوق، خوف، زہد، انتظار، پس جسکو جنت کا شوق ہے وہ کوشش خواہشات سے کنارہ کش رہتا ہے اور جو آتش دوزخ سے ڈرتا ہے وہ گناہوں سے بچتا ہے اور جو دنیا سے زہد اختیار کرتا ہے وہ بھیتوں اور ناگوار چیزوں کو چھوڑتا ہے اور جو موت کا انتظار کرتا ہے وہ نیک کاموں کیلئے جلدی کرتا ہے۔

جہاد کا بھی چار قسمیں ہیں ۱۔ امر معروف ۲۔ نہی از منکر ۳۔ میدان جنگ میں پجائی۔
۴۔ بدکاروں سے دشمنی۔ لہذا جو شخص امر معروف کرتا ہے وہ مومنین کی پشت مضبوط کرتا ہے اور جو نہی از منکر کرتا ہے وہ کافروں کی ناک گرداتا ہے، جو میدان جہاد میں داعی مقابلہ کرتا ہے وہ اپنا فطران ختم دیتا ہے، جو بدکاروں کو دشمن رکھتا ہے اور خدا کیلئے ان سے سزا داخل رہتا ہے خدا بھی اسکی وجہ سے غصہ کرتا ہے اور قیامت میں اس کو خوش کر دیتا ہے۔ (نہج البلاغہ، صبحی صبح، قصار الحکم ۳۱، ص ۴۷۳)
۶۔ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک ایسا دروازہ ہے جس میں کو خدا نے اپنے مخصوص اولیاء کیلئے کھولا ہے اور یہ (جہاد) تقویٰ کا لباس ہے اور خدا کی مضبوط زہ ہے اور جہاد رسولی سپر ہے جو اس کو اعراض کی وجہ سے چھوڑ دے خدا اسکو دولت کا لباس پہنائے گا

(نہج البلاغہ، صبحی صبح، خطبہ ۲۷، ص ۶۹)

۷- إِنَّمَا بُدِّئُوا وَفُتِحَ الْفِتْنُ أَهْوَاءُ تُتَّبَعُ، وَأَحْكَامُ تُسْتَدْرَكُ، يُخَالَفُ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ، زَيَّنُوا لَهَا رِجَالٌ رِجَالٌ عَلَى غَيْرِ دِينِ اللَّهِ، فَلَوْ أَنَّ الْبَاطِلَ خَلَصَ مِنْ مِرَاجِ الْحَقِّ لَمْ يَخَفْ عَلَى الْمُتَرَادِينَ، وَلَوْ أَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ مِنْ لَبْسِ الْبَاطِلِ انْفَطَقَتْ نَفْسُ الْمُعَانِدِينَ، وَلَكِنْ يُؤَخَّذُ مِنْ هَذَا صِبْغٌ وَمِنْ هَذَا صِبْغٌ فَيُفَرِّجَانِ لِهَيْبَالِكَ يَسْتَوْلِي الشَّيْطَانُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ وَيَتَجَوَّزُ الدِّينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْخُسْفَى.

(نهج البلاغة لمصباحي الصالح، الخطبة ۵۰، ص ۸۸)

۸- إِنْ دِينَ اللَّهِ لَا يُعْرِفُ بِالرِّجَالِ بَلْ بِآيَةِ الْحَقِّ فَأَعْرِفِ الْحَقَّ تَعْرِفْ أَهْلَهُ.

(البحار/ج ۶۸ / ص ۱۲۰)

۹- لَا تَكُونَنَّ عَبْدَ غَيْرِكَ فَقَدْ جَعَلَكَ اللَّهُ سُخْرَانَهُ خُرَّاءً.

(غرر الحکم، الفصل ۸۵، الحديث ۲۱۹)

۱- إِنْ أَلَمَّا مَرَّ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يُقْرَبَانِ مِنْ أَجَلٍ، وَلَا يُتَّقَصَّانِ مِنْ رِزْقٍ وَلَكِنْ يُضَاعِفَانِ الثَّوَابَ وَيُعْظِمَانِ الْأَجْرَ، وَأَفْضَلُ مِنْهُمَا كَلِمَةٌ عَذِلَ عَنْهُمَا جَانِبٌ.

(غرر الحکم، الفصل ۸، الحديث ۲۷۲)

۱- مَنْ لَمْ يُضْلِحْهُ حُسْنُ الْمُدَارَاةِ يُضْلِحْهُ حُسْنُ الْمُكَافَاةِ.

(غرر الحکم، الفصل ۷۷، الحديث ۵۴۷)

۷- فتنوں کی پیدائش کا آغاز خواہشاتِ نفس کی پیروی اور ایسے اختراعی احکام ہوتے ہیں جنہیں قرآن کی مخالفت ہوتی ہے اور کچھ لوگ ایمانِ حق کے خلاف لوگوں کی حمایت پر آمادہ ہو جاتے ہیں، اگر باطل مکمل طور سے حق سے جدا ہو جائے تو متلاشی حق پر کبھی حق غنمی نہیں رہ سکتا اور اگر حق باطل کے التباس سے خالص ہو جائے تو دشمنوں کی زبانیں بند ہو جائیں مگر ہوتا یہ ہے کہ کھوڑا ساق اور تھوڑا سا باطل لیکر غلو کر لیتے ہیں اور یہیں سے شیطان اپنے دوستوں پر غالب آ جاتا ہے۔ اور صرف وہی لوگ نجات پاتے ہیں جن پر خدا کی رحمت شامل حال ہو جائے۔

(نهج البلاغة، مصباحی صالح، خطبة ۵۰، ص ۸۸)

۸- دین خدا کو لوگوں سے نہیں پہچانا جانیے، بلکہ حق کی علامتوں سے پہچانا جانیے۔ بنا بریں (پہلے) حق کو پہچانو، اس کے بعد صاحب حق کو پہچان ہی لو گے۔

(بحار، ج ۶۸، ص ۱۲۰)

۹- (خبردار) دوسروں کے غلام نہ ہو جبکہ خدا نے تم کو آزاد بنایا ہے۔

(غرر الحکم، الفصل ۸۵، حدیث ۲۱۹)

۱۰- امر بمعروف اور نہی از منکر (یہ دونوں) موت کو جلدی قریب نہیں آنے دیتے اور روزی میں کمی نہیں ہونے دیتے بلکہ ثواب کو دوگنا کرتے ہیں اور اجر کو عظیم کرتے ہیں اور ان دونوں میں (امر بمعروف و نہی از منکر میں) افضل حاکمِ ظالم کے سامنے انصاف کی بات کہنا ہے۔

(غرر الحکم، الفصل ۸، حدیث ۲۷۲)

۱۱- اچھا برتاؤ جس کی اصلاح نہ کر سکے اچھی جزاء اس کی اصلاح کر سکتی ہے۔

۱۲- قَطَعَ ظَهْرِي زُحْلَانٍ مِنَ الدُّنْيَا رَجُلٌ عَلِيمٌ اللِّسَانِ فَاسِقٌ، وَرَجُلٌ جَاهِلٌ الْقَلْبِ نَائِكٌ. هَذَا بَصْدُ بِلْسَانِهِ عَنِ فِسْقِهِ، وَهَذَا بِشُكْبِهِ عَنِ جَهْلِهِ. فَاتَّقُوا الْفَاسِقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَالْجَاهِلَ مِنَ الْمُتَعَبِّدِينَ. أَوَّلِيكَ فِتْنَةٌ كُلِّ مَفْتُونٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ (ص) يَقُولُ: يَا عَلِيُّ هَلَاكَ أَمَّتِي عَلَى يَدَيِّ كُلِّ مُنَافِقٍ عَلِيمٍ اللِّسَانِ.

(روضۃ الواعظین ص ۶) (الحیاء ج ۲ ص ۳۳۷)

۱۳- وَلَا يَكُونَنَّ الْمُخْسِنُ وَالْمُسْبِي عِنْدَكَ بِمَنْزِلَةِ سَوَاءٍ، فَإِنَّ فِي ذَلِكَ تَرْهَادًا لِأَهْلِ الْإِحْسَانِ فِي الْإِحْسَانِ، وَتَذْرِيبًا لِأَهْلِ الْإِسَاءَةِ عَلَى الْإِسَاءَةِ.

(نہج البلاغۃ لصبحی الصالح، کتاب ۵۳، ص ۴۳۰)

۱۴- لَا تَتْرُكْ النَّاسَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ لِإِسْتِضْلَاحِ دُنْيَاهُمْ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا هُوَ أَضَرُّ مِنْهُ.

(نہج البلاغۃ لصبحی الصالح، قصاص الحکم ۱۰۶، ص ۴۸۷)

۱۵- وَأَمَّا الدُّنْيَا فَتُنْهِي بَصِيرَ الْأَعْمَى، لَا يُبْصِرُ مِمَّا وَرَاءَهَا شَيْئًا، وَالتَّوْبِيرُ يَنْفَعُهَا بَصَرُهُ، وَيَعْلَمُ أَنَّ الدَّارَ وَرَاءَهَا فَالْبَصِيرُ مِنْهَا شَاحِصٌ وَالْأَعْمَى إِلَيْهَا شَاحِصٌ، وَالتَّوْبِيرُ مِنْهَا مُتَزَوِّدٌ، وَالْأَعْمَى لَهَا مُتَزَوِّدٌ.

(نہج البلاغۃ لصبحی الصالح، الخطبہ ۱۳۳، ص ۱۹۱)

۱۲- دنیا کے دو آدمیوں نے میری کتوتوں کی ہے۔ ایک گنہگار چرب زبان شخص نے ۲- تیرہ دل عبادت گزار شخص نے، پہلے نے اپنی زبان سے لوگوں کو اپنے فسق و فجور کے اظہار سے روک کر اور دوسرے نے اپنی عبادت کو اپنی جہالت کا پردہ بنا کر، بالذات لوگ بدکار علماء اور جاہل عبادت گزاروں سے بچو۔ اسلئے کہ یہی لوگ ہفتوں کیلئے فتنہ ہیں، اور میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے کہ فرماتے تھے: اسلئے میری کلمات کی ہلاکت ہر چرب زبان منافق کے ہاتھوں ہوگی۔

(روضۃ الواعظین ص ۱۶، الخطبہ ۲ ص ۳۳۷)

۱۳- تمہاری نظر میں بدکار اور نیکو کار گہرے برابر نہ ہونا چاہیے کیونکہ اسی صورت میں نیک لوگوں کی نیک کاموں سے بے رغبتی پیدا ہوگی اور بدکاروں کو برے کاموں کی تشویق پیدا ہوگی۔

(نہج البلاغۃ صبحی ص ۵۳، مکتوب ۵۳، ص ۴۳۰)

۱۴- لوگ اپنی دنیا کی اصلاح کیلئے اپنے دینی امور میں کسی چیز کو ترک نہیں کرتے جب تک خدا ان کے لئے اس سے مضر تر کوئی چیز ان کے سامنے نہ کھول دے۔

(نہج البلاغۃ صبحی ص ۱۰۶، قصاص الحکم ۱۰۶، ص ۴۸۷)

۱۵- اندھے کی بینائی کی امید دنیا ہے۔ وہ دل کا اندھا اس کے ماسوی کچھ دیکھتا ہی نہیں لیکن شخص بصیر اور روشن ضمیر دنیا کو بڑی گہری نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اسکو محدود و ناپائیدار سمجھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس کے ماورائے اس لئے شخص بصیر دنیا سے کوچ پر آمادہ ہے۔ لیکن دل کے اندھے نے اپنی آنکھوں کو اس پر جبار کھا ہے شخص بصیر اس سے زیادہ توشہ ساتھ لے لیتا ہے لیکن دل کا اندھا اس سے زاد و توشہ کو جمع کر رکھتا ہے۔

(نہج البلاغۃ صبحی ص ۱۹۱، خطبہ ۱۳۳، ص ۱۹۱)

۱۶- وَأَجْعَلْ نَفْسَكَ مِيزَانًا فِيمَا بَيْنَكَ وَتَيْنِ غَيْرِكَ، فَأَخْبِتْ لِيغَيْرِكَ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَأَكْزِرْ لَهُ مَا تَكْزِرُهُ لِنَفْسِكَ، وَلَا تَنْظِلِمُ كَمَا لَا تُحِبُّ أَنْ تُظْلَمَ وَأَخْسِنُ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْكَ وَاسْتَفْبِخْ مِنْ نَفْسِكَ مَا تَسْتَفْبِخُ مِنْ غَيْرِكَ، وَأَرْضْ مِنَ النَّاسِ لَكَ مَا تَرْضَى بِهِ لَهُمْ مِنْكَ، وَلَا تَقْلُ بِمَا لَا تَعْلَمُ، بَلْ لَا تَقْلُ كُلَّ مَا تَعْلَمُ، وَلَا تَقْلُ مَا لَا تُحِبُّ أَنْ يُقَالَ لَكَ. (تحف العقول ص ۷۴)

۱۷- أَصْدِقَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ وَأَعْدَاؤُكَ ثَلَاثَةٌ: فَأَصْدِقَاؤُكَ: صَدِيقُكَ وَصَدِيقُ صَدِيقِكَ وَعَدُوُّ عَدُوِّكَ. وَأَعْدَاؤُكَ: عَدُوُّكَ، وَعَدُوُّ صَدِيقِكَ، وَصَدِيقُ عَدُوِّكَ. (نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحكم ۲۹۵، ص ۵۲۷)

۱۸- مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ خَطَاؤُهُ وَمَنْ كَثُرَ خَطَاؤُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ، وَمَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ، وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ، وَمَنْ مَاتَ قَلْبُهُ دَخَلَ النَّارَ. (تحف العقول ص ۸۹)

۱۹- لَا تَنْظُرَ إِلَى مَنْ قَالَ وَانْظُرْ إِلَى مَا قَالَ. (غر الحکم، الفصل ۸۵، الحديث ۴۰)

۲۰- جَمِيعُ الْخَيْرِ كَلِمَةٌ فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ: النَّظَرُ وَالسُّكُوتُ وَالْكَلَامُ؛ فَكُلُّ نَظَرٍ لَيْسَ فِيهِ اغْتِيَاظٌ فَهُوَ سَهْوٌ، وَكُلُّ سُّكُوتٍ لَيْسَ فِيهِ فِكْرَةٌ فَهُوَ غَفْلَةٌ؛ وَكُلُّ كَلَامٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرٌ فَهُوَ لَهْوٌ. فَطُولُ لَيْسَ كَانَ نَظَرُهُ عِبْرَةً وَسُكُوتُهُ فِكْرَةً وَكَلَامُهُ ذِكْرًا وَتَكُنْ عَلَى خَطِيئَتِهِ وَأَمِنْ النَّاسِ مِنْ شَرِّهِ.

(تحف العقول ص ۲۱۰)

۱۴- لوگوں کے ساتھ معاشرت کرنے میں اپنے کو مزین ان قرار دے لیا جو اپنے لئے پسند کرو دوسروں کیلئے بھی پسند کرو، اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرو دوسروں کیلئے بھی ناپسند کرو، دوسروں پر (ای طرح) ظلم نہ کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم پر ظلم نہ کیا جائے۔ دوسروں پر اسی طرح احسان کرو جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم پر احسان کیا جائے۔ اپنے لئے جن چیزوں کو برا سمجھتے ہو دوسروں کیلئے بھی اُنکو ناپسند کرو، جن باتوں سے لوگوں کی تم راضی ہوتے ہو انہیں باتوں سے لوگوں کو بھی راضی کرو، جو بات نہ جانتے ہو اس کو نہ کہو، بلکہ جن باتوں کو جانتے ہو ان میں سے بھی سب کو نہ کہو، اس بات کو نہ کہو جس کے بارے میں تم یہ نہ پسند کرو کہ تمہارے بارے میں کہی جائے۔ (تحف العقول ص ۷۲)

۱۵- تیرے تین دوست ہیں اور تین ہی دشمن ہیں۔ دوست تو یہ ہیں: ۱۔ تیرا دوست ۲۔ تیرے دوست کا دوست ۳۔ تیرے دشمن کا دشمن۔ اور تیرے دشمن یہ ہیں: ۱۔ تیرا دشمن ۲۔ تیرے دوست کا دشمن ۳۔ تیرے دشمن کا دوست۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحكم ۲۹۵، ص ۵۲۷)

۱۸- جو زیادہ باتیں کرے گا اس سے غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی اور جس کی خطا میں زیادہ ہوگی اس کی حیا شرم کم ہوگی اور جس کی شرم کم ہوگی اس کا تقویٰ کم ہوگا، اور جس کا تقویٰ کم ہوگا اس کا قلب مردہ ہو جائیگا۔ اور جس کا قلب مردہ ہو جائیگا وہ دوزخ میں جا لیگا۔ (تحف العقول ص ۸۹)

۱۹- یہ نہ دیکھو کس نے کہا ہے یہ دیکھو کیا کہا ہے۔ (غر الحکم، فصل ۸۵، حدیث ۴۰)

۲۰- تمام نیکیاں تین باتوں میں جمع کر دی گئی ہیں، ۱۔ نگاہ، ۲۔ خاموشی، ۳۔ گفتگو جس نگاہ میں عبرت نہ ہو اس میں (ایک قسم کی) بھول ہے اور جس خاموشی میں تفکر نہ ہو وہ غفلت ہے اور جس کلام میں یاد خدا نہ ہو وہ بیہودہ ہے لہذا خوشحال اس کا جسکی نگاہ میں عبرت ہو خاموشی میں تفکر ہو گفتگو میں یاد خدا ہو اپنے گناہوں پر روتا ہو اور لوگ اس کے شرم سے محفوظ ہوں۔ (تحف العقول ص ۲۱۵)

۲۱- اِنَّ الْوَالِدِ عَلٰی الْوَالِدِ حَقًّا، وَاَنَّ لِلْوَالِدِ عَلٰی الْوَلَدِ حَقًّا، فَحَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی الْوَلَدِ اَنْ يُطِيعَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا فِي مَقْصِدِ اللّٰهِ مُنْجَاةً، وَحَقُّ الْوَلَدِ عَلٰی الْوَالِدِ اَنْ يُخَيِّرَ اِسْمَهُ، وَيُحَسِّنَ اَدَبَهُ، وَيُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۳۹۹، ص ۵۴۶)

۲۲- اَللّٰهُ نَبَا دَارِصِدْقٍ لِّمَنْ صَدَّقَهَا وَدَارِغَافِيَةٍ لِّمَنْ فَهِمَ عَنْهَا، وَدَارِغُنِيٍّ لِّمَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا. فَسَجِدْ اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ، وَتَهَيَّزْ وَخِيَه، وَتُصَلِّ مَلَائِكَتِيهِ وَمُنْجِرِ اَوْلِيَائِهِ، اِكْتَسِبُوا فِيهَا الرَّحْمَةَ، وَرَبِّحُوا فِيهَا الْجَنَّةَ، فَمَنْ ذَا بَدَأَ بِهَا؟ وَفَذَا اَذْنَتْ بِشَيْئِهَا، وَبَادَتْ بِفِرَاقِهَا، وَتَعَتْ نَفْسُهَا، فَتَوَقَّتْ بِسُرُورِهَا اِلَى السَّرُورِ، وَحَدَّرَتْ بِبَلَايِهَا اِلَى الْبَلَاءِ، تَخَوُّفًا وَتَحْذِيرًا، وَتَرْغِيبًا وَتَرْهِيًا، فَيَا أَيُّهَا الدَّامُ لِلدُّنْيَا وَالْمُعْتَرِّ بِتَغْرِيرِهَا مَتَى غَرَّتْكَ؟ اَبْتَضَّارِجَ اَبَائِكَ مِنْ اَلْبَلَى؟ اَمْ بِمُضَاجِعِ اَمَهَاتِكَ تَعَتِ الشَّرُّ؟

(بجارج ۷۷ ص ۴۱۸)

۲۳- أَيُّهَا النَّاسُ اِنْ أَخَوْفَ مَا أَخَافَ عَلَيْكُمْ اَنَابَ: اَتَّبَاعُ الْهَوَىٰ، وَظُلُومُ الْأَمَلِ؛ فَأَمَّا اَتَّبَاعُ الْهَوَىٰ فَيَبْطُلُ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا ظُلُومُ الْأَمَلِ فَيَنْسِي الْآخِرَةَ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، الخطبہ ۴۲، ص ۸۳)

۲۴- مَنْ أَصْلَحَ سِرِّرَتَهُ أَصْلَحَ اللّٰهُ عِلَاقَتَهُ، وَمَنْ عَمِلَ لِدِينِهِ كَفَّاهُ اللّٰهُ أَمْرَ دُنْيَاهُ، وَمَنْ أَحْسَنَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ أَحْسَنَ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۴۲۳، ص ۵۵۱)

۲۱- یقیناً جہاں بیٹے کا باپ پر حق ہے (اسی طرح) باپ کا بیٹے پر حق ہے۔ باپ کا حق بیٹے پر یہ ہے کہ معصیت خدا کے علاوہ ہر چیز میں باپ کی اطاعت کرے اور بیٹے کا حق باپ پر یہ ہے کہ بیٹے کا اچھا نام رکھے اور اس کی اچھی تربیت کرے اور اس کو قرآن کی تعلیم دے۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۳۹۹، ص ۵۴۶)

۲۲- جو شخص دنیا کے ساتھ سچائی کے ساتھ برتاؤ کرے دنیا اس کیلئے سچائی اور راستی کی جگہ ہے اور جو دنیا سے کچھ سمجھنا چاہے دنیا اس کے لئے دار عافیت ہے اور جو دنیا سے توشہ لینا چاہے دنیا اس کے لئے جائے ثروت ہے (دنیا) انبیاء خدا کی عبادت گاہ وحی الہی کے نزول کی جگہ، فرشتوں کے نماز کی جگہ، اولیائے خدا کی تجارت گاہ ہے انہیں حضرت نے اسی دنیا میں کتاب رحمت کیا اور نفع میں جنت کیا، پس کون اس دنیا کی مرمت کرتا ہے؟ حالانکہ اس نے اپنی جدائی کا اعلان کر دیا، اپنے فراق کو بتا دیا، اور اپنے مرنے کی اطلاع دیدی! اپنی خوشحالی سے (انکو) خوشحالی کی طرف اور اپنی بلاؤں سے (انکو) بلاؤں کی طرف متوجہ کر دیا (یہ دنیا کبھی) ڈالتی ہے، کبھی ہوشیار کرتی ہے، کبھی شوق ڈالتی ہے، کبھی خوف ڈالتی ہے، اے وہ شخص جو دنیا کی برائی کرتا ہے حالانکہ تو خود دنیا کی فریب کاریوں کا فریفتہ ہے دنیا نے تجھ کو کب دھوکہ دیا؟ کیا اس وقت جب تیرے بزرگوں کو دامن فساد بوسیدگی کے حوالہ کر دیا؟ یا جب تیری ماؤں کو زیر خاک چمہا کر دیا؟

(بجارج ۷۷، ص ۴۱۸)

۲۳- اے لوگو میں تمہارے بارے میں دو چیزوں سے بہت ڈرتا ہوں۔ ۱۔ خواہشمندوں کی پیری ۲۔ طولانی آرزو خواہشوں کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور طویل آرزوئیں آخرت کو فراموش کر دیتی ہیں۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، خطبہ ۴۲، ص ۸۳)

۲۴- جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے خدا اس کے ظاہر کی اصلاح کرتا ہے، جو اپنے دین کے لئے کام کرتا ہے خدا اس کی دنیا کیلئے کفایت کرتا ہے جو اپنے ادا اپنے خدا کے درمیان اصلاح کر لیتا ہے خدا اس کے اور لوگوں کے درمیان اصلاح کر دیتا ہے۔

(نہج البلاغہ صبحی صالح، قصار الحکم ۴۲۳، ص ۵۵۱)

۲۵۔ (خبردار) اپنی مشغولیت زیادہ تر اپنے اہل و عیال میں مبذول نہ رکھو کیونکہ تیرے اہل و عیال اگر خدا کے دوست ہیں تو خدا اپنے دوستوں کو مصالح و برائے نہیں کرتا اور اگر وہ لوگ خدا کے دشمن ہیں تو تمہاری مشغولیت اور تمہاری توجہ دشمنان خدا کی طرف کیوں ہو؟

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، قصار الحکم ۳۵۲، ص ۵۳۶)

۳۱۔ ہر شخص کی قدر و قیمت ان نیکیوں سے وابستہ ہوتی ہے جسکو وہ انجام دیتا ہے۔

(بحار الانوار، ج ۲۸، ص ۲۷)

۲۷۔ تمہاری آبرو جامد ہے، مگر (لوگوں سے) سول کرنا اسکو قطرہ قطرہ کر کے بہا دیتا ہے اب یہ دیکھنا تمہارا کام ہے کہ کس کے سامنے آبرو ریزی کرتے ہو۔

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، کلمات قصار، ۳۳۶، ص ۵۳۵)

۳۸۔ اس فرزند آدم کو فخر کرنے کا کیا تک ہے جسکی ابتدا نطفہ ہوا اور انتہا مردہ ہو۔

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، کلمات قصار، ۵۵۱، ص ۵۵۵)

۳۹۔ کیا میں تم کو کامل فقیہ کی خبر دوں (تو سنو) حقیقی اور کامل فقیہ وہی ہے جو لوگوں کو خدا کی معصیت کی اجازت نہ دے اور نہ انکو خدا کی رحمت سے مایوس کرے اور مکر خدا (نامرئی و مخفی عذاب الہی) سے بے خوف نہ کرے قرآن سے بے رغبتی کی وجہ سے قرآن کو نہ چھوڑ دے جس عبادت کے اندر فہم و ادراک نہ ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے اور جس علم میں غور و فکر نہ ہو اس میں (سچی) کوئی خیر نہیں ہے۔ آیات قرآن کی تلاوت میں بھی کوئی خیر نہیں ہے اگر اس میں تدبیر و تفکر نہ ہو۔

(بحار، ج ۸، ص ۴۱)

۴۰۔ غیرت سدا دی کبھی زنا نہیں کرتا۔

(نہج البلاغہ، صبحی الصالح، کلمات قصار، ۳۰۵، ص ۵۲۹)

۲۵۔ لَا تَجْعَلَنَّ أَكْثَرَ شُغْلِكَ بِأَهْلِكَ وَوَلَدِكَ، فَإِنْ بَكَى أَهْلَكَ وَوَلَدَكَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَبْضِغُ أَوْلِيَاءَهُ. وَأَنْ يَكُونُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ فَلَمَّا هَمَّكَ وَشُغْلَكَ بِأَعْدَاءِ اللَّهِ؟

(نہج البلاغہ، لصبی الصالح، قصار الحکم ۳۵۲، ص ۵۳۶)

۲۶۔ قِيمَةُ كُلِّ امْرِئٍ مَا يُخَيِّنُ

(بحار الانوار، ج ۷۸، ص ۳۷)

۲۷۔ مَاءٌ وَجْهَكَ جَامِدٌ يَقْطِرُهُ السُّؤَالُ فَإِنْظَرْ عِنْدَ مَنْ يَقْطِرُهُ.

(نہج البلاغہ، لصبی الصالح، قصار الحکم ۳۴۶، ص ۵۳۵)

۲۸۔ مَا لَابَنِ اِذْمَ وَالْفَخِيرِ اَوَّلُهُ نَظْفَةٌ وَآخِرُهُ جَيْفَةٌ...

(نہج البلاغہ، لصبی الصالح، قصار الحکم ۴۵۴، ص ۵۵۵)

۲۹۔ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْفَقِيهِ حَقَّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يُرَخِّصِ النَّاسَ فِي مَعَاصِي اللَّهِ وَلَمْ يُقْطِعْهُمْ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يُؤْمَنْهُمْ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ وَلَمْ يَدْعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى مَا يَبْغَاؤُ، وَلَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَقْوَى، وَلَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَفَكُّرٌ وَلَا خَيْرَ فِي قَرَابَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَذَبُّرٌ

(بحار الانوار، ج ۷۸، ص ۴۱)

۳۰۔ مَا زِلْنِي غَيْرَ قَطٍّ.

(نہج البلاغہ، لصبی الصالح، قصار الحکم ۳۰۵، ص ۵۲۹)

۳۱۔ إِنَّ الْمُتَّقِينَ دَهَبُوا بِعَاجِلِ الدُّنْيَا وَآجِلِ الْآخِرَةِ فَشَارَكُوا أَهْلَ الدُّنْيَا فِي دُنْيَاهُمْ وَلَمْ يُشَارِكْهُمْ أَهْلُ الدُّنْيَا فِي آخِرَتِهِمْ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، کتاب ۲۷، ص ۳۸۳)

۳۲۔ لَا يَجِدُ عَبْدٌ ظَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتْرُكَ الْكَذِبَ قَرْظَهُ وَجَدَّهُ.

(اصول کافی ج ۲ ص ۳۴۰)

۳۳۔ إِنْ جَعَلْتَ دِينَكَ تَبَعًا لِدُنْيَاكَ أَهْلَكَتَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ وَكُنْتَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ.

إِنْ جَعَلْتَ دُنْيَاكَ تَبَعًا لِدِينِكَ أَخْرَزْتَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ وَكُنْتَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْفَائِزِينَ.

(غرر الحکم، الفصل ۱۰، الحديث ۴۴ - ۴۵)

۳۴۔ مَمْلُؤُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ الْحَبَّةِ، تَبِينَ مَشْهَاهَا وَالسُّمُّ النَّافِعُ فِي جَوْفِهَا، يَهْوِي إِلَيْهَا الْغِرَّ الْجَاهِلُ، وَتَخَذَرُهَا ذُؤَالْتِبُ الْعَاقِلُ.

(نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۱۱۹، ص ۴۸۹)

۳۵۔ بَا كَمَثَلِ بَنٍ زِيَادٍ إِنْ هَذِهِ الْقُلُوبُ أَوْعِيَةٌ فَخَيْرُهَا أَوْغَاهَا، فَخَفِظَ عَنِّي مَا أَقُولُ لَكَ: النَّاسُ ثَلَاثَةٌ: فَعَالِمٌ رَبَّانِيٌّ، وَمُتَعَلِّمٌ عَلَى سَبِيلِ نَجَاةٍ، وَهَمَّجٌ زَعَاعٌ أَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ، يَمِيلُونَ مَعَ كُلِّ رِيحٍ، لَمْ يَنْتَضِبْشُوا بِثَوْرِ الْعِلْمِ، وَلَمْ يَلْتَجِئُوا إِلَى رُكْنِي وَثِيقٍ (نہج البلاغہ لصبحی الصالح، قصار الحکم ۱۴۷، ص ۴۹۵)

۳۱۔ یقیناً پرہیزگار لوگوں نے جلد گزر جانے والی دنیا اور ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت سے فائدہ اٹھالیا۔ اہل دنیا کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک رہے حالانکہ اہل دنیا ان کی آخرت میں شریک نہ ہو سکے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، مکتوب ۲۷، ص ۳۸۳)

۳۲۔ انسان کو ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں ملتا جب تک وہ جھوٹ ترک نہ کر دے حقیقی طور سے بھی اور مزاج کے طور سے بھی۔

(اصول کافی ج ۲، ص ۳۴۰)

۳۳۔ اگر تم نے اپنے دین کو اپنی دنیا کا تابع بنا دیا تو دین و دنیا دونوں کھو بیٹھے اور آخرت میں گھائے میں رہو گے اور اگر اپنی دنیا کو دین کا تابع بنایا تو دین و دنیا دونوں حاصل کر لیا اور آخرت میں بھی کامیاب لوگوں میں ہو گے۔

(غرر الحکم، فصل ۱۰، حدیث ۴۴ - ۴۵)

۳۴۔ دنیا سانپ جیسی ہے کہ اس کا چھوٹا تو نرم و ملائم ہے مگر اس کے اندر زہر والا ہل ہے۔ بے خبر نادان اس کا دلدادہ ہو جاتا ہے مگر ہوشمند عاقل اس سے ڈرتا ہے۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار ۱۱۹، ص ۴۸۹)

۳۵۔ اے کمال ابن زیاد: قلوب بھی ظروف کے مانند ہیں (جیسے) سب سے بہتر طرف ہے جو سب سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہو۔ اس لئے جو کچھ میں لکھوتا ہوں اس کو یاد کرو۔ لوگ کئی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ علمائے الہی ۲۔ طلاب علوم و نجابت کے راستے پر ہیں ۳۔ حق بے سرو پا جو ہر آواز کے پیچھے دوڑ جاتے ہیں اور ہر ہوا کے ساتھ حرکت کرتے ہیں یہ لوگ ہیں جو علم کے نور سے کبھی روشن نہیں ہوئے اور کسی مضبوط ستون کی پناہ حاصل نہیں کی۔

(نہج البلاغہ، صبحی صالح، کلمات قصار ۱۴۷، ص ۴۹۵)

۳۶۔ اَوْصِيكُمْ بِخَفْسٍ، لَوْ خَسَرْتُمْ إِلَيْهَا آيَاطُ الْإِيلِ لَكَانَتْ لِيَذَلِكَ أَهْلًا:
لَا يَزُجُونَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا رَبَّهُ، وَلَا يَخَافُونَ إِلَّا ذَنْبَهُ، وَلَا يَسْتَحِينُ أَحَدٌ مِنْكُمْ
إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ: لَا أَعْلَمُ، وَلَا يَسْتَحِينُ أَحَدٌ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ
الشَّيْءَ أَنْ يَقُولَ: لَا أَعْلَمُ، وَلَا يَسْتَحِينُ أَحَدٌ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ
الْعَبْدُ، وَلَا يَخْتَرُ فِي جَسَدِ لَارَأْسٍ مَعَهُ، وَلَا فِي إِيْمَانٍ لَا صَبْرَ مَعَهُ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۸۲، ص ۴۸۲)

۳۷۔ خَالِقُوا النَّاسَ مُخَالَظَةً إِنْ مِثْمَ مَعَهَا بَكَوْا عَلَيْكُمْ، وَإِنْ عِشْتُمْ حَتُّوْا
إِلَيْكُمْ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۱۰، ص ۴۷۰)

۳۸۔ اَلْذَّاعِي يَلْعَلُ كَالرَّامِي بِلَا وَتِير.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۳۳۷، ص ۵۳۴)

۳۹۔ بِالْعَمَلِ تَخْضَلُ الْجَنَّةُ لَا بِالْأَمَلِ

(غرر الحكم، الفصل ۱۸، الحديث ۱۱۹)

۴۰۔ مَا أَكْثَرَ الْعَبْرَ وَأَقَلَّ الْإِغْتِيَارَ.

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۲۹۷، ص ۵۲۹)

۳۶۔ میں تمکو پانچ ایسی چیزوں کی وصیت کرتا ہوں کہ اگر ان کیلئے تم کو سفر کرنا پڑے تو سفر کرو۔ ۱۔ تم میں سے کوئی اپنے رب کے علاوہ کسی اور سے کوئی رجا (امید) نہ رکھے۔

۲۔ تم میں سے کوئی اپنے گناہوں کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرے۔

۳۔ تم میں سے اگر کسی سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ نہ جانتا ہو تو وہیں نہیں جانتا، کہنے سے ہرگز نہ شرمائے۔

۴۔ تم میں سے کوئی بھی اگر کسی چیز کو نہیں جانتا تو اس کے سیکھنے سے نہ شرمائے۔

۵۔ تمہارے لئے صبر ضروری ہے اسلئے کہ صبر کا ایمان سے وہی رشتہ ہے جو سر کا جسم سے ہے جس جسم کے ساتھ سر نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اسی طرح اس ایمان کا کوئی فائدہ نہیں ہے جسکے ساتھ صبر نہ ہو۔
(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۸۲، ص ۴۸۲)

۳۷۔ لوگوں کے ساتھ اس طرح کھل مل کر رہو کہ اگر مر جاؤ تو تم پر گریہ کریں اور اگر زندہ رہو تو تم سے عشق کی طرح محبت کریں۔
(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۱۰، ص ۴۷۰)

۳۸۔ خود عمل کے بغیر لوگوں کو عمل کی دعوت دینا ایسا ہی ہے جیسے بغیر حلقہ کے کمان سے تیر چلانا۔
(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۳۳۷، ص ۵۳۴)

۳۹۔ جنت عمل سے حاصل ہوتی ہے اس (امید) سے نہیں حاصل ہوتی۔

(غرر الحكم، الفصل ۱۸، حديث ۱۱۹)

۴۰۔ درس عبرت تو بہت ہیں مگر عبرت حاصل کرنے والے بہت کم ہیں۔

(نهج البلاغة لصبحي الصالح، قصار الحكم ۲۹۷، ص ۵۲۹)

امام دوم حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

اور آپ کے چالیس کلمات

محضوم چہارم امام حسن مجتبیٰ

- نام: --- امام حسن (ع)
مشہور القاب: مجتبیٰ، سبط اکبر.
کنیت: --- ابو محمد.
پدر: --- حضرت علی ابن ابی طالب
مادر: --- حضرت فاطمہ بنت رسول خدا
زمان تولد: --- ۱۵ رمضان سال سوم ہجرت.
مکان تولد: --- مدینہ منورہ
تاریخ شہادت: --- ۲۸ صفر
سن شہادت: --- سن چاس ہجری.
سبب شہادت: --- زہر.
قاتل: --- معاویہ کے اشارہ پر جودہ بنت اشعث نے زہر دیا.
نبرہ: --- جنت البقیع - مدینہ منورہ.
عمر: --- ۴۰ سال.
دوران زندگی: --- اسکو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۱۔ زمانہ رسول تقریباً ۸ سال
۲۔ ہمراہ حضرت علی (تقریباً ۲۰ سال) ۳۔ عصر امامت (تقریباً ۱۱ سال)

امام حسنؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ ساری تعریفیں اس خدا کیلئے ہیں جو بولنے والے کے کلام کو سنا ہے، خاموش رہنے والے کے دل کی بات کو جانتا ہے، جو زندہ رہتا ہے اس کے رزق کا ذمہ دار ہے اور جو مر جاتا ہے اس کی بازگشت اسی کی طرف ہوتی ہے۔ (بخاری ج ۸، ص ۱۱۲)

۲۔ اے میرے پیارے بیٹے جب تک کسی کی آمد و رفت (اور اس کے اخلاقی خصوصیات پر) مطلع نہ ہو جاؤ اس سے دوستی نہ کرو، پھر جب باقاعدہ اس کی تحقیق کرو اور اس کے ساتھ معاشرت کو پسند کرو تو دوستی کرو (مگر اس بنیاد پر کہ نفسوں پر درگزر کرے اور پریشانیوں میں مدد کرے۔ (تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۔ سب سے بہتر یہ ہے جو نیکیوں میں نفوذ کر جائے (یعنی نیکیوں کو باقاعدہ دیکھ سکے) اور سب سے زیادہ سستے دلاؤ دکان ہے جو نصیحتوں کو اپنے اندر جگہ دے اور ان سے فائدہ اٹھائے اور سب سے سالم وہ دل ہے جو شک و شبہ کی آلودگی سے پاک ہو۔ (تحف العقول ص ۲۳۵)

۴۔ ایک شخص نے امام حسنؑ سے پوچھا بزدلی کیا ہے؟ فرمایا: دوستوں سے بہادری اور دشمنوں سے بھاگنا۔

(تحف العقول ص ۲۳۵)

اربعون حدیثاً

عن الامام الحسن عليه السلام

۱- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنْ تَكَلَّمَ سَمِعَ كَلَامَهُ، وَمَنْ سَكَتَ عَلِمَ مَا فِي نَفْسِهِ، وَمَنْ عَاشَ فَقَلْبُهُ رِزْقُهُ، وَمَنْ مَاتَ فَلَيْلِيهِ مَعَادُهُ...

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۲)

۲- يَا بَنِيَّ لَا تَزَاجِ أَحَدًا حَتَّى تَعْرِفَ مَوَارِدَهُ وَمَصَادِرَهُ فَإِذَا اسْتَبْطَلْتَ الْخَبْرَةَ وَرَضِيتَ الْعِشْرَةَ فَأَجِبْهُ عَلَى إِفَالَةِ الْعَثْرَةِ وَالْمُؤَاوَاةِ فِي الْعُسْرَةِ.

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳- إِنْ أَنْصَرَ الْأَنْصَارَ مَا نَفَذَ فِي الْخَيْرِ مَذْهَبَهُ وَاسْتَمَعَ لِنُصَاحِ مَا وَعَى التَّذْكَرَ وَاتَّقَعَ بِهِ أَسْلَمَ الْقُلُوبُ مَا ظَهَرَ مِنَ الشُّبُهَاتِ.

(تحف العقول ص ۲۳۵)

۴- قِيلَ فَمَا الْجُبْنُ قَالَ الْجُرْأَةُ عَلَى الصَّدِيقِ وَالشُّكُّونَ عَنِ الْعَدُوِّ.

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۵- لَا تُجَاحِلِ الذَّنْبَ بِالْعُقُوبَةِ وَاجْعَلْ بَيْنَهُمَا لَئْلًا غِنْدَارَ طَرِيقًا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۶- بِالْعَقْلِ تُدْرِكُ الدَّارَيْنِ جَمِيعًا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۷- لَا فَقرٍ مِثْلُ الْجَهْلِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۸- عَلِمَ النَّاسَ عِلْمَكَ وَتَعَلَّمْ عِلْمَ غَيْرِكَ فَتَكُونُ قَدْ أَتَقَنْتَ عِلْمَكَ
وَعَلِمْتَ مَا لَمْ تَعَلَّمْ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۹- قِيلَ فَمَا الْمَرْوَةُ؟ قَالَ جَفِظَ الدِّينَ، وَأَغْزَاؤُ النَّفْسِ وَلَيْسَ الْكَتْفُ، وَتَعَهُدُ
الصَّنِيعَةَ، وَأَذَاءُ الْخُفُوقِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۰۲)

۱۰- مَا رَأَيْتُ ظَالِمًا أَشَبَّهَ بِمُظْلَمٍ مِنْ حَاسِدٍ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۱۱- رَأْسُ الْعَقْلِ مُعَاشَرَةُ النَّاسِ بِالْجَمِيلِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۱۲- أَلَا خَاءُ الْوَفَاءِ فِي الشَّدَةِ وَالرَّخَاءِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۴)

۱۳- أَلَيْزِمَانُ تَرْكُ حَقِّكَ وَقَدْ عُرضَ عَلَيْكَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۱۴- قِيلَ فَا الْكَرَمُ؟ قَالَ الْإِنْبِدَاءُ بِالْعَطِيَّةِ قَبْلَ الْمَنَاسِكِ.

(قول ص ۲۲۵)

۵- خطا کار کی غلطی پر سزا میں جلدی نہ کرو۔ خطا اور اس کی سزا میں عذر کو راستہ قرار

دو۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۱۳)

۶- دنیا و آخرت (کی سعادت) کو عقل سے سمجھا جاسکتا ہے۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۷- جہالت جیسی فقیہی نہیں ہے۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۸- اپنا علم لوگوں کو سکھاؤ، دوسروں کا علم خود سیکھو اس طرح تم اپنا علم مضبوط کر لو گے

اور جو نہیں جانتے ہو اس کا علم حاصل کر لو گے۔ (بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۹- ایک شخص نے امام حسن سے پوچھا جو انہوں نے کیا ہے؟ فرمایا: دین کی حفاظت،
نفس کی بزرگی، نرمی کی عادت، ہمیشہ احسان کی عادت، حقوق کی ادائیگی۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۰۲)

۱۰- میں نے کسی ایسے ظالم کو نہیں دیکھا جو حسد کرنے والے کی طرح مظلوم کے مشابہ ہو۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۱۱- لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہی اصل عقل ہے۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۱۱)

۱۲- برادری کا مطلب سختی اور آسائش میں وفاداری ہے۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۱۴)

۱۳- ناامیدی اور بے بہرہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آئے ہوئے اقبال کو ٹھکرا دینا۔

(بحار ج ۷۸، ص ۱۱۵)

۱۴- کسی شخص نے امام حسن سے پوچھا کرم کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: بے مانگے

دعوت (مقول ص ۲۲۵)

عطا کرنا۔

۱۵- بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ أَرْبَعُ أَصَابِعٍ، مَا زَايَتْ بِعَيْنِكَ فَهُوَ الْحَقُّ وَقَدْ تَشْمَعُ بِأُذُنِكَ بِاطِلًا كَثِيرًا.
(تحف العقول ص ۲۲۹)

۱۶- لَا تُجَاهِدِ الْقَلْبَ جِهَادَ الْغَالِبِ، وَلَا تُتَكِلْ عَلَى الْقَدَرِ اتِّكَالَ الْمُسْتَسْلِمِ، فَإِنَّ اتِّبَاعَ الْفَضْلِ مِنَ الشَّيْءِ، وَالْإِجْتِمَاعَ فِي الْقَلْبِ مِنَ الْعِقَّةِ، وَلَيْسَتْ الْعِقَّةُ بِدَافِعَةٍ رِزْقًا وَلَا الْجِرْضُ بِجَالِبٍ فَضْلًا.
(تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۷- مَا تَشَاوَرْتُمْ إِلَّا هُدُوا إِلَى رُشْدِهِمْ.
(تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۸- وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي رَصْفِ أَخٍ كَانَ لَهُ صَالِحٌ:
كَانَ مِنَ أَكْثَرِ النَّاسِ فِي عَيْنِي وَكَانَ رَأْسُ مَا عَظُمَ بِهِ فِي عَيْنِي صِغَرُ الدُّنْيَا فِي عَيْنِي، كَانَ خَارِجًا مِنْ سُلْطَانِ الْجَهَانَةِ فَلَا يُمْلِكُ دُونََهُ إِلَّا عَلَى بَقِيَّةٍ لِمَنْفَعَةٍ، كَانَ لَا يَشْكِي، وَلَا يَسْتَحْظُ، وَلَا يَتَبَرَّمُ، كَانَ أَكْثَرَ ذَهَرِهِ صَامِتًا قَبَاذًا قَالَ بَدَّ الْقَائِلِينَ، كَانَ ضَعِيفًا مُسْتَضْعَفًا فَإِذَا جَاءَ الْجِدُّ فَهُوَ اللَّيْثُ غَادِيًا، كَانَ إِذَا جَامَعَ الْعُلَمَاءَ عَلَى أَنْ يَسْتَمَعَ أَخْرَصَ مِنْهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ كَانَ إِذَا غَلِبَ عَلَى الْكَلَامِ لَمْ يُنَلِّبْ عَلَى السُّكُوتِ كَانَ لَا يَقُولُ مَا لَا يَفْعَلُ وَيَفْعَلُ مَا لَا يَقُولُ. كَانَ إِذَا عُرِضَ لَهُ أَمْرَانِ لَا يَنْدَرِي أَيُّهُمَا أَقْرَبُ إِلَى رَبِّهِ نَظَرَ أَقْرَبَهُمَا مِنْ هَوَاهُ فَخَالَفَهُ، كَانَ لَا يَلُومُ أَحَدًا عَلَى مَا قَدْ بَقِيَ الْعُذْرُ فِيهِ مِنْهُ.
(تحف العقول ص ۲۳۴)

۱۵- حق اور باطل میں چار انگلی کا فاصلہ ہے، جو اپنی آنکھوں سے دیکھو وہ حق ہے اور کانوں سے تو بہت سی غلط باتیں بھی سنا کرتے ہو۔ (تحف العقول ص ۲۲۹)

۱۶- جہاد میں کامیابی تلاش کرنے والے کی طرح طلب دنیا کیلئے لکھنؤ میں نہ کرو اور نہ تسلیم شکم کرنے والوں کی طرح اپنے مقدر پر تلکیر کر کے بیٹھ جاؤ، (یعنی نہ بہت لالچ کرو اور نہ سستی برتنو) اس لئے تحصیل فضل (حوال روزی) سنت ہے اور لالچ نہ کرنا عفت ہے۔ نہ عفت سے روزی کم ہوتی ہے اور نہ لالچ سے بڑھتی ہے (اس لئے اعتدال پر عمل کرنا چاہیے) (تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۷- جس قوم نے مشورہ سے کام لیا وہ راہ ہدایت پاگئی۔ (تحف العقول ص ۲۳۳)

۱۸- حضرت امام حسنؑ نے اپنے نایک صاحب رفیق کا اس طرح تعارف کر لیا:
میری نظریں وہ سب سے بڑا تھا جس صفت کی بنا پر وہ میری نظروں میں عظیم تھی وہ یہ تھی کہ دنیا اس کی نظر میں حقیر تھی وہ جہالت کے قبضہ سے باہر تھا۔ نفع کیلئے سوائے بھروسہ والے کوئی کے کبھی کسی کی طرف ہاتھ نہیں پھیلاتا تھا وہ شکوہ (وشکایت) نہیں کرتا تھا، غصہ نہیں کرتا تھا، بد مزاجی نہیں کرتا تھا، زیادہ تر خاموش رہتا تھا اور جب لب کشائی کرتا تھا تو سر آمد شکم میں ہوتا تھا، وہ کمزور و ناتواں تھا، لیکن جب ضرورت ہوتی تھی (شہا جبار) توشیر زبان تھا، علماء کی مجلس میں کہنے سے زیادہ سننے سے کچھ بڑھتا تھا، اگر کوئی اس پر تنگیوں میں غالب آجائے تو آجائے مگر خاموشی میں کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا تھا۔ وہ جو کرتا نہیں تھا اس کو کبھی نہیں کہتا تھا (مگر) وہ کرتا تھا جو نہیں کہتا تھا۔ اگر اس کے سامنے دوا سے پیش آئیں جیسے بارے میں اسکو معلوم نہ ہو کہ مرضی خدا سے قریب کون ہے؟ تو وہ یہ دیکھتا تھا کہ اس کی مرضی کے مطابق کون سا ہے بس اسی کو چھوڑ دیتا تھا۔ جن کاموں میں عذر کی گنجائش ہوتی تھی ان (کے ترک) پر کسی کی سلامتی نہیں کرتا تھا۔ (تحف العقول ص ۲۳۴)

۱۹- عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ... فَقُلْتُ يَا مَوْلَايَ مَا لَكَ لَا تُعَالِجُ نَفْسَكَ؟ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بِمَاذَا تُعَالِجُ الْمَوْتَ؟ قُلْتُ إِنَّا إِلَهُهُ وَإِنَّا إِلَهُهُ رَاجِعُونَ، ثُمَّ التَفْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَنْ هَذَا الْأَمْرُ يَمْلِكُهُ إِنَّا عَشْرُ أَمَامٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ وَقَاطِعَةٌ، مَا مِثْلُهَا إِلَّا مَشْمُومٌ أَوْ مَقْتُولٌ... وَبِكُنَى صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَالهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ عِظْنِي يَا أَبْنَى رَسُولِ اللَّهِ، قَالَ: نَعَمْ اسْتَعِمْ لِتَقَرِّكَ وَحَضِّلْ زَادَكَ قَبْلَ خُلُودِ أَجْلِكَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ تَطْلُبُ الدُّنْيَا وَالْمَوْتَ يَطْلُبُكَ، وَلَا تَحْمِلْ هَمَّ يَوْمِكَ الَّذِي لَمْ يَأْتِ عَلَى يَوْمِكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَا تَكْسِبُ مِنَ الْمَالِ شَيْئًا فَوْقَ قَوْلِكَ إِلَّا كُنْتَ فِيهِ خَازِنًا لِقَعِيرِكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ فِي خِلَالِهَا حِسَابٌ، وَفِي حَرَامِهَا عِقَابٌ، وَفِي الشُّبُهَاتِ عِتَابٌ، فَإَنْزِلِ الدُّنْيَا بِمَنْزِلَةِ الْمَيْتَةِ، خُذْ مِنْهَا مَا يَكْفِيكَ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ خِلَالًا كُنْتَ قَدْ رَهَدْتَ فِيهَا، وَإِنْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يَكُنْ فِيهِ وَزْرٌ، فَأَخَذْتَ كَمَا أَخَذْتَ مِنَ الْمَيْتَةِ، وَإِنْ كَانَ الْعِتَابُ فَإِنَّ الْعِتَابَ يَسِيرٌ وَاعْمَلْ لِنُفْسِكَ كَأَنَّكَ تَعِيشُ أَبَدًا، وَاعْمَلْ لِأَخِيْرَتِكَ كَأَنَّكَ تَمُوتُ غَدًا، وَإِذَا أَرَدْتَ عِزًّا بِلا عَشِيرَةٍ وَهَيْبَةً بِلا سُلْطَانٍ، فَأَخْرِجْ مِنْ ذَلِكَ مَغْصِبَةَ اللَّهِ إِلَى عِزِّ طَاعَةِ اللَّهِ غَرَّ وَجَلَّ.

(بحار الانوار ج ۴۴ ص ۱۳۸-۱۳۹)

۲۰- مَنْ أَحَبَّ الدُّنْيَا ذَهَبَ خَوْفُ الْآخِرَةِ عَنْ قَلْبِهِ...

(لئالی الاخبار ج ۱ ص ۵۱)

۱۹- جنادہ بن امیہ کہتے ہیں: جس بیماری میں امام حسن کا انتقال ہوا ہے میں انکی عیادت کیلئے گیا..... میں نے کہا: آقا آپ اپنا علاج کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: عبد اللہ! موت کا علاج کس سے کروں؟ میں نے کہا: اللہ وانا الیہ راجعون۔۔۔ اگلے بعد حضرت میری طرف متوجہ ہو کر بولے: خدا کی قسم رسول خدا نے ہم سے عہد لیا تھا کہ اس امر (امامت) کے مالک علی و فاطمہ کی اولاد سے ۱۲ امام ہوں گے اور سب ہی کو یا زہر دیا جائیگا یا قتل کیا جائیگا یہ فرما کر حضرت رونے لگے۔ راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: فرزند رسول مجھے کچھ نصیحت و موعظہ فرمائیے! فرمایا: ہاں (سنو) سفر آخرت کیلئے آمادہ رہو، اپنی زندگی ختم ہونے سے پہلے اس سفر کیلئے زاد و توشہ فراہم کرو۔ اور یہ جان لو کہ تم دنیا کی تلاش میں ہو اور موت تمہاری تلاش میں ہے غم فرا جو ابھی نہیں آیا اس آج پر بار نہ کرو جس میں تم ہو۔ اور اگر تم نے اپنی قوت سے زیادہ مال جمع کیا تو دوسرے کے خزانہ دار ہو گے یا دیکھو دنیا کی محال چیزوں میں حیا ہے اور حرم چیزوں میں محتاب ہے اور شبہات میں عتاب ہے، دنیا کو ایک دروازہ فرض کرو جس میں سے صرف اپنی ضرورت بھر کر چیز لو اب اگر وہ محال ہے تو تم نے اس میں زہد سے کام لیا اور اگر حرام ہے تو تمہارے اوپر گناہ نہ ہو کیونکہ تم نے اس سے اسی طرح لیا جسے جس طرح دروازے سے لیا جاسکتا ہے اور اگر عتاب ہے بھی تو معطل سا ہو گا۔ اپنی دنیا کیلئے اس طرح کوشش کرو جیسے تم کو ہمیشہ یہاں رہنا ہے اور آخرت کیلئے اسی سکی کرو جیسے تم کو کل مرجانا ہے۔ اگر تم کو قید کے بغیر عزت کسی حکومت کے بغیر ہیبت چاہتے ہو تو خدا کی نصیحت کی ڈالت سے نکل کر خدا کی اطاعت کی عزت میں داخل ہو جاؤ۔

(بحار الانوار ج ۴۴ ص ۱۳۸-۱۳۹)

۲۰- جو شخص دنیا کو بہت محبوب رکھتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف چھو جاتا

(لئالی الاخبار ج ۱ ص ۵۱)

۲۱- السَّيْفَةُ: الْآخِمْ فِي مَالِهِ، الْمُنْهَوْنُ فِي عِزِّهِ يُشْتَمُ فَلَا يُحِبُّ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۲۲- الْمَعْرُوفُ مَا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ قَظْلٌ وَلَا يَتَّبِعْهُ مَنْ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۲۳- أَلْعَارُ أَهْوَنُ مِنَ النَّارِ.

(تحف العقول ص ۲۳۴)

۲۴- فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَتَرَوَّدُ وَالْكَافِرَ يَتَمَتَّعُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۲)

۲۵- الشُّفَا أَتْبَاعُ الدَّنَاءِ وَمُصَاحِبَةُ الْغَوَاةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۲۶- يَتَنَكَّمُ وَيَتَنَزَّعُ الْمُؤِظَةُ حِجَابُ الْعِزَّةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۰۹)

۲۷- هَلَاكُ النَّاسِ فِي ثَلَاثٍ: الْكِبَرُ وَالْحِرْصُ وَالْحَسَدُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

۲۸- الْكِبَرُ هَلَاكُ الدِّينِ وَبِهِ لَعْنُ إِبْلِيسَ، وَالْحِرْصُ عَذَابُ النَّفْسِ وَبِهِ أُخْرِجَ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَالْحَسَدُ زَانِدُ الشُّرْءِ وَمِنْهُ قَتَلَ قَابِيلُ هَابِيلَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۱)

سفید وہ شخص ہے جو مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ کرے، آبرو کے بارے میں مستی سے ہے، اسکو برا بھلا کہا جائے تو جواب نہ دے۔
(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

نیکی کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے مال مٹول نہ ہو اور اس کے آخر میں احسان نہ بتایا جائے۔
(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

تنگ و عار دوزخ سے بہتر ہے۔
(تحف العقول ص ۲۳۲)

مومن (دنیا سے) زار رہا کرتا ہے اور کافر اس سے فائدہ حاصل کرتا ہے (گویا وہیں رہنا چاہتا ہے)۔
(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

سفاهت کا مطلب کینے لوگوں کی پیروی اور کراہی کی ہم نشینی ہے۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۱۵

تمہارے اور مؤظف کے درمیان غرور و کبر کا پردہ ہے (جو اس کے قبول کرنے سے روکتا ہے)۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۰۹

لوگوں کو ہلاک کرنے والی چیز تین ہیں ۱۔ تکبر ۲۔ حرص ۳۔ حسد۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۱۱

تکبر سے دین برباد ہو جاتا ہے اور اسی تکبر کی وجہ سے ایسے خدا کی لعنت کا مستحق ہوا جس کا دشمن ہے اسی کی وجہ سے آدم کو جنت سے نکلنا پڑا، حسد بڑائیوں کا رہنما ہے اسی کی وجہ سے قابیل نے جناب ہابیل کو قتل کیا۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۱۱

۲۹۔ عَلَيْكُمْ بِالْفِكْرِ فَإِنَّ حَيَاةَ قَلْبِ الْبَصِيرِ.

(بخاری ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۳۰۔ لَا آدَبَ لِمَنْ لَا عَقْلَ لَهُ، وَلَا مُرُوءَةَ لِمَنْ لَا هِمَّةَ لَهُ، وَلَا حَيَاءَ لِمَنْ لَا دِينَ لَهُ.

(کشف الغمۃ «طبع بیروت» ج ۲ ص ۱۹۷)

۳۱۔ خَيْرُ الْغِنَى الْقَنُوعُ وَشَرُّ الْفَقْرِ الْخُسُوعُ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۲۔ لِيُزَاخَ بِمَا كُلُّ الْهَيْبَةِ، وَقَدْ أَكْثَرَمِنَ الْهَيْبَةِ الصَّامِتُ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۳۔ الْفُرْصَةُ سَرِيعَةُ الْقَوْتِ بَطِيئَةُ الْعَوْدِ.

(بخاری ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۴۔ الْقَرِيبُ مَنْ قَرَّبَتْهُ الْعَوْدَةُ وَإِنْ بَعُدَ نَسَبُهُ.

(تحف العقول ص ۲۳۴)

۳۵۔ اَللَّوْمُ اَنْ لَا تُشْكِرَ النِّعْمَةَ.

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۶۔ مُصَاحِبِ النَّاسِ مِثْلُ مَا تُحِبُّ اَنْ يُصَاحِبُكَ بِهِ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۶)

۲۹۔ تمہارے لئے غم و فکر ضروری ہے اس لئے کہ تفکر قلب بھیگی زندگی ہے۔

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۵)

۳۰۔ وہ بے ادب ہے جسکے پاس عقل نہ ہو، وہ بے مروت ہے جس کے پاس ہمت نہ ہو، وہ بے حیا ہے جسکے پاس دین نہ ہو۔

(کشف الغمۃ طبع بیروت ج ۲ ص ۱۹۷)

۳۱۔ بہترین مالدار کی قناعت ہے اور بدترین فقیر کی (دوستیوں کے سامنے) سر جھکانا ہے۔

(بخاری ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۲۔ مزاح ہیبت کو ختم کرتا ہے اور خاموشی انسان کی ہیبت زیادہ ہوتی ہے۔

(بخاری ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۳۔ فرصت بہت جلد ختم ہوتی ہے اور ہیبت دیر میں پلٹ کر آتی ہے۔

(بخاری ج ۷۸ ص ۱۱۳)

۳۴۔ نعمت کا شکر یہ نہ ادا کرنا ملامت ہے۔

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۵۔ تم جس طرح چاہتے ہو کہ لوگ تم سے مصاحبت کریں اسی طرح تم بھی لوگوں کے ساتھ مصاحبت کرو۔

(بخاری ج ۷۸ ص ۱۱۶)

۳۶۔ قریب وہ ہے جس کو کوئی نزدیک کرے چاہے رشتہ کے اعتبار سے وہ دور ہو۔

(تحف العقول ص ۲۳۳)

۳۷- مَنْ أَدَامَ إِلَّا خِيَلَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ أَصَابَتْ إِحْدَى ثَمَانِ آيَةٍ مُخَكَّمَةٍ
وَأَخًا مُسْتَفَادًا وَعِلْمًا مُسْتَظَرًّا وَرَحْمَةً مُنْظَرَةً وَكَلِمَةً تَذَكُّهُ عَلَى الْهُدَى
أَوْ تَرْذُوهُ عَنْ زَيْدٍ وَتَرْكُ الذُّنُوبِ حَيَاءً أَوْ خَشْيَةً. (تحف العقول ص ۲۳۵)

۳۸- عَجِبْتُ لِمَنْ يَتَفَكَّرُ فِي مَا كُتِبَ لَا يَتَفَكَّرُ فِي مَقْضُورِهِ فَيُجَنَّبُ
بَطْلَهُ مَا يُوْذِيهِ، وَيُوَدِّعُ صَدْرَهُ مَا يُرْدِيهِ. (سفينة البحار ج ۲ ص ۸۴)

۳۹- إِذَا أَصْرَبَ التَّوَافِلُ بِالْقَرِيبَةِ فَأَرْفُضُهَا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۰۹)

۴۰- وَأَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا مِنَ الْفِتَنِ وَيُسَدِّدْهُ فِي أَمْرِهِ
وَيُهَيِّئْ لَهُ زُشْدَهُ وَيُفْلِحْهُ بِحُجَّتِهِ وَيُبَيِّضْ وَجْهَهُ وَنُغْطِ رَغْبَتَهُ مَعَ الَّذِينَ
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ...

(تحف العقول ص ۲۳۲)

۴۱- جو ہمیشہ مسجد میں آمد و رفت رکھے گا اس کو دہ درجہ ذیل - آٹھ فائدوں میں سے کوئی نہ کوئی فائدہ حاصل ہوگا۔ ۱- قرآن کی کسی حکم آیت سے فائدہ۔ ۲- فائدہ مند دوست۔ ۳- نئی بات۔ ۴- رحمت جو اسکے انتظار میں ہوگی۔ ۵- ایسی بات جس سے اس کو ہدایت ملے۔ ۶- ایسا کلمہ جس سے ہلاکت سے بچ جائے۔ ۷- ترک گناہ از روئے شرم۔ ۸- ترک گناہ از روئے خوف الہی۔

(تحف العقول ص ۲۳۵)

۴۲- مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو اپنے غذائی اشیاء میں تو غور و فکر کرتا ہے کہ اچھی اور صحت بخش غذا کھائے، لیکن معقول چیزوں میں کیوں غور و فکر نہیں کرتا کہ نقصان دہ غذاؤں سے تو اپنے پیٹ کو محفوظ رکھتا ہے مگر اس کا سینہ پست چیزوں کا مرکز ہے۔

(سفينة البحار ج ۲ ص ۸۴)

۴۳- اگر نوافل سے فرض کو نقصان پہونچتا ہو تو نوافل کو چھوڑ دو۔

(بحار ج ۸، ص ۱۰۹)

۴۴- جو شخص تقویٰ الہی کو پیشہ بنائے خداوند عالم اس کے لئے فتنوں سے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے اسرار کی اصلاح کر دیتا ہے اس کی ہدایت کا انتظام کر دیتا ہے اس کی دلیلوں کو کامیابی عطا کرتا ہے، اس کے چہرے کو نورانی کر دیتا ہے، اس کی خواہشات کو پوری کر دیتا ہے اور وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جن پر خدا نے اپنی نعمتوں کو نازل فرماتا ہے۔ جیسے۔ انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین،

(تحف العقول ص ۲۳۲)

معصوم پنجم امام حسین د ع

نام: ----- حسین ... (علیہ السلام)
 مشہور لقب: ----- سید الشہداء
 کنیت: ----- ابو عبد اللہ
 باپ: ----- حضرت علی ابن ابی طالب
 ماں: ----- حضرت فاطمہ بنت رسول
 تاریخ ولادت: ----- سوم شعبان
 سن ولادت: ----- سن چار ہجری
 جائے ولادت: ----- مدینہ منورہ
 تاریخ شہادت: ----- دسویں محرم (روز عاشورہ)
 سن شہادت: ----- سن ۴۱ ہجری، قمری
 محل شہادت: ----- کربلائے معلی
 عمر: ----- ۵۷ سال
 مرقہ شریف: ----- کربلا
 دوران زندگی: ----- اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے
 پہلا حصہ: ----- عصر رسولی خدام تقریباً چھ سال
 دوسرا حصہ: ----- عصر حضرت علی تقریباً ۱۲ سال
 تیسرا حصہ: ----- عصر امام حسن تقریباً دس سال
 چوتھا حصہ: ----- مدت امامت تقریباً دس سال

امام سوم، حضرت امام حسین د ع

سید الشہداء

آپ کی چالیس حدیثیں

امام حسینؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ (مسجد) جو چیزیں اپنے وجود میں تیری محتاج ہیں ان سے تیرے لئے رکھو نہ کہ استدلال کیا جاسکتا ہے؟ کیا کسی کے لئے اتنا ظہور ہے جو تیرے لئے ہے؟ تاکہ وہ تیرے اظہار کا ذریعہ بن سکے۔ (بصلاً) تو غائب ہی کب تھا کہ تیرے لئے کسی ایسی دلیل کی ضرورت پڑے جو تیرے اوپر دلالت کرے؟ اور تو کب دور تھا تاکہ آثار کے ذریعہ تجھ تک پہنچا جاسکے؟ اندھی ہو جائیگا وہ آنکھیں جو تجھے دیکھ سکیں حالانکہ تو ہمیشہ ان کا ہم نشین تھا۔

» دعائے عرفہ، بحار الانوار ج ۹۸ ص ۲۳۶

۲۔ جس نے تجھے کھو دیا اس کو کیا سزا؟ اور جس نے تجھ کو پالیا کون سی چیز جسے جو اس نے نہیں حاصل کیا؟ جو بھی تیرے بدلے میں جس پر بھی راضی ہوا، وہ تمام چیزوں سے محروم ہو گیا۔

» دعائے عرفہ، بحار، ج ۹۸ ص ۲۳۸

۳۔ اس قوم کو کبھی بھی فلاح حاصل نہیں ہو سکتی جس نے خدا کو ناراض کر کے مخلوق کی مصلحت خرید لی۔

» مقتل خوارزمی، ج ۱ ص ۲۳۹

۴۔ قیامت کے دن اسی کو اس دامن و امان حاصل ہوگا جو دنیا میں خدا سے ڈرتا رہا ہو۔

» بحار، ج ۴۴ ص ۱۹۲

اربعون حدیثاً

عن الامام الحسين عليه السلام

۱۔ كَيْفَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْكَ بِمَا هُوَ فِي وُجُودِهِ مُفْتَقِرٌ إِلَيْكَ؟ أَيْ كَيْفَ يُغْنِيكَ مِنَ الظُّهُورِ مَا لَيْسَ لَكَ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْظَرُ لَكَ؟ مَتَى غِثْتَ حَتَّى تَخْتِاجَ إِلَى دَلِيلٍ يَدُلُّ عَلَيْكَ؟ وَمَتَى تَعُدَّتْ حَتَّى تَكُونَ الْأَنَارُ هِيَ الَّتِي تُوصِلُ إِلَيْكَ؟ غَمِيتَ غَيْنَ لَا تَرَاكَ عَلَيْهَا رَقِيبًا.. (دعاء عرفہ، بحار الانوار ج ۹۸ ص ۲۲۶)

۲۔ مَاذَا وَجَدَ مَنْ فَقَدَكَ؟ وَمَا الَّذِي فَقَدَ مَنْ وَجَدَكَ؟ لَقَدْ خَابَ مَنْ رَضِيَ ذُنُوبَكَ بَدَلًا. (دعاء عرفہ، بحار الانوار ج ۹۸ ص ۲۲۸)

۳۔ لَا أَفْلَحَ قَوْمٌ اشْتَرَوْا مَرْصَادَ الْمَخْلُوقِ بِسَخِطِ الْخَالِقِ. (مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۲۳۹)

۴۔ لَا يَأْمَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ خَافَ اللَّهَ فِي الدُّنْيَا. (بحار الانوار ج ۴۴ ص ۱۹۲)

۵۔ قَبَدَا اللَّهُ بِالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ قَرِيبَةً مِنْهُ، لِيُعْلِمَ بِأَنَّهَا إِذَا أُذِيتْ وَأَقِیْمَتْ اسْتَقَامَتِ الْقَرَائِضُ كُلُّهَا فَهَبْهَا وَصَفْهَا، وَذَلِكَ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ دُعَاءٌ إِلَى الْإِسْلَامِ مَعَ رَدِّ الْمَطَالِمِ وَمُخَالَفَةِ الظَّالِمِ...

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۶۔ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ رَأَى سُلْطَانًا جَائِرًا مُسْتَحِلًّا لِحُرَامِ اللَّهِ نَاكِثًا عَهْدَهُ مُخَالِفًا لِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ يَتَعَمَلُ فِي عِبَادِ اللَّهِ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَلَمْ يُغَيِّرْ عَلَيْهِ يَفْعَلْ وَلَا قَوْلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ مَذْحِلَهُ.

(مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۲۳۴)

۷۔ إِنَّ النَّاسَ عِبِيدُ الدُّنْيَا، وَالَّذِينَ لَعَنُوا عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ، يَخُوطُونَهُ مَا ذَرَّتْ مَعَايِشُهُمْ فَإِذَا مَخِصُوا بِالْبَلَاءِ قُلَّ الدَّيَّانُونَ.

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۸۔ مَنْ حَاوَلَ أَمْرًا يَمُغِصِيهِ اللَّهُ كَانَ أَفْوَتْ لِمَا يَرْجُو وَأَسْرَعَ لِمَا يَتَخَذَرُ.

(تحف العقول ص ۲۴۸)

۹۔ أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ الْحَقَّ لَا يَفْعَلُ بِهِ، وَأَنَّ الْبَاطِلَ لَا يَبْنَاهُ عَنْهُ لِيَرْغَبَ الْمُؤْمِنُ فِي لِقَاءِ اللَّهِ مُجَافًا.

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۱۰۔ قَابَتِي لَا أَرَى الْمَوْتَ إِلَّا مَعَادَةً وَلَا الْحَيَاةَ مَعَ الظَّالِمِينَ إِلَّا بَرْمًا.

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۵۔ خداوند عالم تمام پر معروف و نہی از منکر کو اپنے ایک واجب کی حیثیت سے پہلے ذکر کیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر یہ دونوں فریضے (المعروف و نہی از منکر) ادا کیے گئے اور قائم ہو گئے تو سائر فرائض خواہ سخت ہوں یا نرم، قائم ہو جائیں گے کیونکہ یہ دونوں انسانوں کو اسلام کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور صاحبان حقوق کے حقوق کی طرف پٹائی والے ہیں اور ظالموں کو مخالفت پر آمادہ کرنے والے ہیں۔

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۶۔ گو گو رسول خدا کا ارشاد ہے: جو دیکھے کسی ظالم بادشاہ کو کہ اس نے حرام خدا کو حلال کر دیا ہے یہ جان الہی کو توڑ دیا ہے ہمت رسول کی مخالفت کرتا ہے، بندگان خدا کے درمیان ظلم و کناہ کرتا ہے اور پھر بھی عمل سے اور نہ قول سے اس کی مخالفت کرتا ہے تو خدا پر واجب ہے کہ اس ظالم بادشاہ کے عذاب کی گنج اس کو ڈل دے۔

(مقتل خوارزمی، ج ۱ ص ۲۳۴)

۷۔ لوگ دنیا کے ظالم ہیں، اور دین ان کی زبانوں کیلئے ایک جہنی ہے، جب تک (دین کے ظلم پر) معاش کا دار و مدار ہے دین کا نام لیتے ہیں لیکن جب مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو دینداروں کی تعدد بہت کم ہو جاتی ہے۔

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۸۔ جو شخص خدا کی نافرمانی کر کے اپنا مقصد حاصل کر چاہتا ہے، اس کے حصول مقصد کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور بہت جلد خطرات میں گھر سکتا ہے۔

(تحف العقول ص ۲۴۸)

۹۔ کیا تم نہیں دیکھ رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا ہے، اور باطل سے دوری نہیں اختیار کی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں مومن کو حق ہے کہ تقائے الہی کی رغبت کرے۔

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۱۰۔ میں موت کو سعادت اور ظالموں کے ساتھ زندگی کو اذیت سمجھتا ہوں۔

(تحف العقول ص ۲۴۵)

۱۱۔ وَأَنْتُمْ أَكْثَرُ النَّاسِ فَصِيحَةً لِّمَا عَلَّمْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ مَّزَالِ الْعُلَمَاءِ لَوْ كُنْتُمْ تَشْعُرُونَ ذَلِكَ بِأَنْ مَجَارِي الْأُمُورِ وَالْأَحْكَامِ عَلَى أَيْدِي الْعُلَمَاءِ بِاللَّهِ الْأَمْنَاءِ عَلَى خِلَالِهِ وَحَرَامِهِ فَإِنَّتُمْ التَّسْلُوبُونَ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ وَمَا سُلِبْتُمْ ذَلِكَ إِلَّا بِتَقَرُّفِكُمْ عَنِ الْحَقِّ وَاخْتِلَافِكُمْ فِي السَّنَةِ بَعْدَ النَّبِيَّةِ الْوَاضِحَةِ، وَلَوْ صَبَرْتُمْ عَلَى الْآذَى وَتَحَمَّلْتُمْ الْمَوُوتَةَ فِي ذَاتِ اللَّهِ، كَانَتْ أُمُورُ اللَّهِ، عَلَيْكُمْ تَرُدُّ، وَعَنْكُمْ تَصُدُّ، وَالْبُكْمُ تَرْجِعُ، وَلِكَيْتُمْ مَكَّثْتُمْ الظُّلْمَةَ مِنْ مَنَزِلَتِكُمْ، وَأَسَلَمْتُمْ أُمُورَ اللَّهِ فِي أَيْدِيهِمْ يَغْمَلُونَ بِالشُّبُهَاتِ، وَتَسِيرُونَ فِي الشَّهَوَاتِ، سَلَطْتُمْ عَلَى ذَلِكَ فِرَارَكُمْ مِنَ الْقَوْتِ، وَأَعْجَابُكُمْ بِالْحَيَاةِ الَّتِي هِيَ مُفَارِقَتُكُمْ...

(تحف العقول ص ۲۳۸)

۱۲۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَا كَانَ مَتَا تَنَافَسًا فِي سُلْطَانٍ، وَلَا اِتِّمَاسًا مِنْ فَضُولِ الْخُطَامِ، وَلَكِنْ لِيُرِيَ الْمَعَالِمَ مِنْ دِينِكَ وَتُظْهِرَ الْاِضْلَاحَ فِي بِلَادِكَ، وَتَأْمَنَ الْمُظْلُومُونَ مِنْ عِبَادِكَ، وَتُعْمَلَ بِقَرَانِضِكَ وَتُسْتَبَكَّ وَآخِكَامِكَ...

(تحف العقول ص ۲۳۹)

۱۳۔ اِنِّیْ لَمْ اُخْرِجْ اَشْرًا وَلَا تَطَرًّا وَلَا مُفْسَدًا وَلَا ظَالِمًا وَاِنَّمَا خَرَجْتُ اُظْلِمَ الْاِضْلَاحَ فِي اُمَّةٍ حَذَى مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُرِیدُ اَنْ اُمَرَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاَتَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَسِيرَ بِسِرَةِ حَذَى مُحَمَّدٍ، وَسِرَةِ اَبِی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ.

(مقتل خوارزمی ج ۱ ص ۱۸۸)

۱۱۔ تمام لوگوں سے زیادہ تو تمہاری مصیبت ہے اس لئے کہ علماء کے مقامات کو تم سے چھین لیا گیا ہے اور تم مغلوب بنائے گئے ہو، کاش تم یہ سمجھ سکتے کہ تمہارے ساتھ ایسا کیا گیا ہے اس لئے کہ (اسلامی نظریے کے مطابق) تمام امور کی انجام دہی، بند و بست اور احکام کا اجرا ان علماء کے ہاتھوں ہونا چاہیے جو خدا شناس ہوں، حلال و حرام خدا کے امین ہوں مگر (نبی امیر نے) تم سے یہ مقام ومنزلت چھین لی۔ اور یہ صرف اس لئے چھینا کہ واضح دلیل و برہان کے بعد بھی تم حق سے کنار کش رہے اور سنت میں اختلاف کرتے رہے۔ اگر تم اذیتوں پر صبر کریتے اور وہ خدا میں مال خرچ کریتے تو کارہائے خدا (یعنی مسلمانوں کے امور کا انتظام) تمہارے ہاتھوں میں ہوتا۔ تم احکام صادر کرتے اور معاملات تمہاری طرف پلٹائے جاتے مگر تم نے تو اپنی جگہ پر ظالموں کو مسلط کر دیا۔ اور امور خدا کو ان کے سپرد کر دیا۔ وہ شہادت پر عمل کرتے ہیں، خواہشات انسانی کے راستہ پر چلتے ہیں ان کو ان چیزوں پر تو تمہارے موت سے فرار اور فنا ہونے والی زندگی سے پیار نے، مسلط کیا ہے،

”تحف العقول ص ۲۳۸“

۱۲۔ خدا یا تو جانتا ہے کہ میرا قیام (جہاد) نہ تو سلطنت کیلئے ہے اور نہ حصول دولت کیلئے ہے، بلکہ ہم تیرے دین کے معام کو پیش کرنا چاہتے ہیں، اور تیرے شہروں میں اصلاح کرنا چاہتے ہیں، اور تیرے مظلوم بندوں کیلئے امن و امان قائم کرنا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ تیرے فرائض و سنن و احکام پر عمل کیا جائے۔

”تحف العقول ص ۲۳۹“

۱۳۔ میرا خروج نہ توسی خود پسندی نہ اکثر، نہ فساد، اور نہ ہی ظلم کیلئے ہے۔ میں نے تو صرف اپنے جد کی امت کی اصلاح کے لئے خروج کیا ہے۔ میں امر پر معروف و نہی از شکر کرنا چاہتا ہوں اور اپنے جد محمد رسول اللہ اور اپنے باپ، علی ابن ابی طالب کی سیرت پر چلنا چاہتا ہوں۔

”مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۱۸۸“

۱۴- فَإِنْ تَكُنِ الذُّنْبَاءُ نَفْسَةً
فَدَارُ ثَوَابِ اللَّهِ أَعْلَى وَأَنْبَلُ
وَأِنْ تَكُنِ الْأَنْدَانُ لِلْمَوْتِ أَنْشَلَتْ
فَقُلْ أَمْرِي بِالشَّيْءِ فِي اللَّهِ أَفْضَلُ
وَأِنْ تَكُنِ الْأَرْزَاقُ قَسَمًا مَقْدَرًا
فَقُلْ حِرْصُ الْمَرْءِ فِي الرِّزْقِ أَجْمَلُ
وَأِنْ تَكُنِ الْأَمْوَالُ لِلتَّرَكِّ جَنَفُهَا
فَمَا بَالُ مَشْرُوكٍ بِهِ الْخُرْبُ يَنْخَلُ
(بجارج الانوار ج ۴۴ ص ۳۷۴)

۱۵- يَا شُعْبَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ دِينٌ وَكُنْتُمْ لَا تَخَافُونَ الْعَمَادَ
فَكُونُوا أَخْرَارًا فِي دُنْيَاكُمْ.
(مقتل خوارزمی ج ۲ ص ۳۳)

۱۶- إِنْ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ رَغْبَةً فَيُنْكَ عِبَادَةُ الشَّجَارَةِ، وَإِنْ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ رَهْبَةً
فَيُنْكَ عِبَادَةُ الْعَبِيدِ، وَإِنْ قَوْمًا عَبَدُوا اللَّهَ شُكْرًا فَيُنْكَ عِبَادَةُ الْأَخْرَارِ، وَهِيَ
أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ.
(تحف العقول ص ۲۴۶)

۱۷- وَأَعْلَمُوا أَنَّ خَوَائِجَ النَّاسِ إِلَيْكُمْ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ فَلَا تَمِلُوا النَّعَمَ فَتَحْزَنُوا
يَقْمًا.
(بجارج الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۱۴- اگر دنیا کو عداوت اور نفیس شمار کیا جائے تو ثواب خدا کا گھر (آخرت) اس سے بھی بلند
و برتر ہے۔ اگر جسموں کو مرہ کی کیلے پیدا کیا گیا ہے تو انسان کا خدا میں تلوار سے قتل ہو جانا بہت
ہی افضل ہے۔

اگر روزی کی تقسیم تقدیر پر ہے تو روزی کیلے انسان کی معمولی حرص اچھی بات ہے۔
اگر مال کا جمع کرنا چھوڑ جانے کیلے ہے تو پھر شریف آدمی چھوڑے جانے والے
مال کیلے کیوں غل کرتا ہے۔
» بجارج ۲۲، ص ۴۳۲

۱۵- اے آل ابوسفیان کے شیعو! اگر تمہارے پاس دین نہیں ہے اور نہ تم لوگ معاد سے
ڈرتے ہو تو (کم از کم) دنیا ہی میں شریف بنو۔

» مقتل خوارزمی ج ۲، ص ۳۳

۱۶- جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (جنت) کی خواہش کیلے کرتے ہیں ان کی عبادت
تاجروں کی عبادت ہے، اور جو لوگ خدا کی عبادت کسی چیز (دوزخ) کے خوف سے
کرتے ہیں ان کی عبادت غلاموں کی عبادت ہے۔ اور جو لوگ خدا کی عبادت شکر کے عنوان
سے کرتے ہیں وہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے اور یہی سب سے افضل عبادت ہے۔

(تحف العقول ص ۲۴۶)

۱۷- لوگوں کی حاجتوں کا تم سے متعلق ہونا یہ تمہارے اوپر خدا کی بہت بڑی نعمت ہے
لہذا نعمتوں کو (یعنی حاجان حاجت کو) رنج نہ پہنچاؤ کیسے ایسا نہ ہو جائے کہ وہ نعمت
نعمت سے بدل جائے (نعمت کے معنی عذاب اور بلا کے ہیں)

» بجارج ۷۸، ص ۱۲۱

۱۸. اِغْتَبِرُوا اَیُّهَا النَّاسُ بِمَا وَعَظَ اللّٰهُ بِهِ اَوْلِیَاءَهُ مِنْ سُوءِ ثَنَائِهِ عَلٰی الْاَخْبَارِ، اِذْ یَقُولُ: لَوْلَا یَنْهٰیہُمُ الرَّتَابِیُّونَ وَالْاَخْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ، وَقَالَ: لَیْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ - اِلٰی قَوْلِهِ - لَیْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ، وَاِنَّمَا غَابَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَلَیْہِمُ لِاَنَّهُمْ کَانُوْا یَزُوْنُ مِنَ الظَّلَمَةِ الَّذِیْنَ بَنَیْ اَظْہَرِہِمُ الْمُنْکَرَ وَالْفَسَادَ فَلَا یَنْہَوْنَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ رَغْبَةً فِیْمَا کَانُوْا یَتَالَوْنَ مِنْہُمْ، وَرَغْبَةً مَّا یَخْذَرُوْنَ، وَاللّٰهُ یَقُولُ: «فَلَا تَخْشَوْا النَّاسَ وَاخْشَوْا اللّٰهَ»، وَقَالَ: «الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ یَّأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ».

(تحف العقول ص ۲۳۷)

۱۹. مَنْ ظَلَّتْ رِضَا النَّاسِ یَسْخِطُ اللّٰهُ وَکَلَّمَهُ اللّٰهُ اِلٰی النَّاسِ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۶)

۲۰. اِیَّاكَ وَظَلَمْتَ مَنْ لَا یَجِدُ عَلَیْكَ نَاصِرًا اِلَّا اللّٰهَ جَلَّ وَعَزَّ.

(بخاری ج ۷۸ ص ۱۹۸)

۲۱. مَنْ أَحْبَبْتَ نَهَاكَ وَمَنْ اَتَعَصَكَ اَغْرَاكَ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۸)

۲۲. لَا یُکْمَلُ الْعَقْلُ اِلَّا بِاتِّبَاعِ الْحَقِّ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۲۳. مُجَآئِلَةُ اَهْلِ الْفِتَنِ رِیْبَةٌ.

(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۲۴. اَلْبِکَاۗءُ مِنْ خَشْبَةِ اللّٰهِ نَجَاۗءٌ مِنَ النَّارِ.

(مسندک الوسائل ۲/۲۹۴)

۱۸. اے لوگو! بخدا نے جن باتوں سے اپنے اولیاء کو وعظ فرمایا ہے تم بھی ان سے عبرت حاصل کرو (خدا کا وعظ یہ ہے کہ) اس نے اہل کتاب کے علماء کی مذمت کی ہے جہاں پر ارشاد ہے: ان کو اللہ ولے اور علماء جھوٹ بولنے سے کیوں نہیں روکتے (پ ۶/۵ ص ۵/۱۵۰)۔
آیت ۳۴ - نیز ارشاد ہے: بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر تھے ان پر داؤد اور عیسیٰؑ مریمؑ کی زبانی لعنت کی گئی ہے اور اس لعنت کی وجہ یہ تھی کہ کیونکہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے تھے اور کسی برے کام سے جس کو ان لوگوں نے کیا تھا باز نہیں آتے تھے۔ اور جو کام یہ کرتے تھے وہ بہت برا تھا (پ ۵/۱۵۰ آیت ۲۹ - ۸۰)

خداوند عالم نے ان علماء کی سرزنش اس لئے کی ہے کہ یہ لوگ فساد و براہیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے لیکن لوگوں سے ملنے والے مال کی طمع اور لوگوں کے خوف سے انکو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ حالانکہ خدا کا ارشاد ہے! لوگوں سے (ذرا بھی) نہ ڈرو۔ مجھ سے ڈرو (سورہ مائدہ ۲۴)۔
نیز ارشاد ہوتا ہے: ایماندار مرد اور ایماندار عورتیں ان میں سے بعض کے بعض فریق میں جو امر معروف و نہی از منکر کرتے ہیں۔ (پ ۵/۱۵۰ آیت ۱۱)

و تحف العقول ص ۱۲۳

۱۹. جو لوگوں کی خوشنودی چاہے حالانکہ اس فعل سے خدا ناراض ہو تو خود اسکو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے۔

بخاری ج ۷۸ ص ۱۳۶

۲۰. جس کا مددگار خدا کے علاوہ کوئی نہ ہو خیر دار اس پر ظلم نہ کرنا۔

بخاری ج ۷۸ ص ۱۱۸

۲۱. جو لوگوں کو دوست رکھے گا (براہیوں سے) روکے گا۔ اور جو تم کو دشمن رکھے گا (براہیوں پر) ابھارے گا۔

بخاری ج ۷۸ ص ۱۳۸

۲۲. عقل صرف حق کی پیروی کرنے سے کامل ہوتی ہے،

بخاری ج ۷۸ ص ۱۳۲

۲۳. اہل فسق و فجور کی صحبت بدنامی کی بات ہے۔

بخاری ج ۷۸ ص ۱۳۲

۲۴. خوف خدا میں گریہ و زاری کرنا دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔

مسندک ۲/۲۹۴

۲۵۔ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ لَقَاً: أَنَا رَجُلٌ غَاصٍ، وَلَا أَضِيرُ عَنِ الْمَغْصَبَةِ فَيُعْطِي بَمَوْعِظَةٍ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: افْعَلْ خَمْسَةَ أَشْيَاءَ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، فَأَوَّلُ ذَلِكَ لَا تَلْجُلْ رِزْقَ اللَّهِ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، وَالثَّانِي الْخُرُجُ مِنْ وَلَايَةِ اللَّهِ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، وَالثَّلَاثُ أَطْلُبْ مَوْضِعاً لَا يَبْرَأَكَ اللَّهُ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، وَالرَّابِعُ إِذَا جَاءَكَ مَلَكَ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رَوْحَكَ فَادْفَعْنَهُ عَنْ نَفْسِكَ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ، الْخَامِسُ إِذَا ادْخَلَكَ مَا لَكَ فِي النَّارِ فَلَا تَدْخُلْ فِي النَّارِ وَأَذِيبَ مَا شِئْتَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۶)

۲۶۔ إِيَّاكَ وَمَا تَقْتَدِرُ مِنْهُ، فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُبْسِيءُ وَلَا يَقْتَدِرُ، وَالْمُنَافِقُ كُلُّ يَوْمٍ يُبْسِيءُ وَيَقْتَدِرُ.

(تحف العقول ص ۲۴۸)

۲۷۔ أَلْعَجَلَةُ شَفَةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۲۸۔ لَا تَأْذَنُوا لِأَعْدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۷)

۲۹۔ مِنْ عَلَامَاتِ أَهْلِ الْجَهْلِ الْمُمَارَاةُ لِغَيْرِ أَهْلِ الْفِكْرِ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۹)

۳۰۔ مِنْ دَلَائِلِ الْعَالَمِ انْقِذَاةُ يَحْدِيدِهِ وَعِلْمُهُ بِحَقَائِقِ فُلُونِ النَّظَرِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۱۹)

۲۵۔ ایک شخص سید الشہداء کے پاس آکر بولا: میں ایک گھمبیر شخص ہوں اور معصیت پر جبر نہیں کر سکتا لہذا مجھے کچھ وعظ فرمائیے: امام حسین نے فرمایا: پانچ کام کر لو اس کے بعد جو گناہ چاہو کرو۔ ۱۔ خدا کا رزق نہ کھاؤ پھر جو جی چاہے کرو۔ ۲۔ خدا کی حکومت سے لڑ جاؤ، پھر جو جی میں لے کر۔ ۳۔ ایسی جگہ تلاش کر لو جہاں تم کو خدا نہ دیکھ سکے وہاں جیسا گناہ چاہو کرو۔ ۴۔ جب ملک الموت قبض روح کیلئے آئیں تو ان کو اپنے پاس سے بھگا دو اس کے بعد جو گناہ چاہو کرو، ۵۔ جب مالک جہنم تم کو جہنم میں داخل کرنا چاہے تو جہنم میں نہ جاؤ اور جو گناہ چاہو کرو۔

و بحار ج ۷۸ ص ۱۲۶

۲۶۔ جس نعل پر عذر خواہی کرنا پڑے وہ کام ہی نہ کرو اس لئے کہ مومن نہ برا کام کرتا ہے نہ عذر خواہی کرتا ہے اور منافق روز برائی کرتا ہے اور عذر خواہی کرتا ہے۔

و تحف العقول ص ۲۴۸

۲۷۔ جلد بازی (ایک قسم کی بیوقوفی ہے)۔

و بحار ج ۷۸ ص ۱۲۲

۱۔ جب تک گئے والہ سلام نہ کرے اس کو اندرانے کی اجازت نہ دو۔

و بحار ج ۷۸ ص ۱۱۷

۲۔ غیر اہل فکر سے بحث و مباحثہ اسباب جہالت کی علامت ہے۔

و بحار ج ۷۸ ص ۱۱۹

۳۔ عالم کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنی باتوں پر اشد کڑتا ہے اور اقسام نظر کی حقیقتوں کو آگاہی رکھتا ہے۔

و بحار ج ۷۸ ص ۱۱۹

۳۱۔ نَافِسُوا فِي الْمَكَارِمِ، وَسَارِعُوا فِي الْمَغَانِمِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۲۔ مَنْ لَجَادَ سَادَ، وَمَنْ بَخِلَ رَذِلَ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۳۔ إِنَّ أَجْرَ النَّاسِ: مَنْ أُعْطِيَ مِنْ لَا يَرْجُوهُ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۲۱)

۳۴۔ مَنْ نَفَسَ كُرْتَةَ مُؤْمِنٍ فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۲۲)

۳۵۔ إِذَا سَمِعْتَ أَحَدًا يَتَنَاوَلُ أَغْرَاضَ النَّاسِ فَاجْتَهِدْ أَنْ لَا يَفْرُقَكَ.

(بلاغة الحسین / الكلمات القصار ۴۵)

۳۶۔ قِيلَ مَا الْغِنَى قَالَ قِلَّةُ أَمَانِكَ وَالرِّضَا بِمَا بِكَفَيْكَ.

(معانی الاخبار ص ۴۰۱)

۳۷۔ لَا تَرْفَعْ حَاجَتَكَ إِلَّا إِلَى أَحَدٍ ثَلَاثَةٍ: إِلَى ذِي دِينٍ أَوْ مُرْوَةٍ أَوْ حَسَبٍ.

(بحار ج ۷۸ ص ۱۱۸)

۳۸۔ اِعْمَلْ عَمَلَ رَجُلٍ يَقْلُمُ آتَهُ مَا خُوذَ بِالْإِجْرَامِ مَجْزِيًّا بِالْإِحْسَانِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۳۹۔ لِلسَّلَامِ سَبْعُونَ حَسَنَةً تَنْعُ وَيَسْتَوْنُ لِلْمُبْتَدِي وَوَاحِدَةٌ لِلرَّادِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۰)

۴۰۔ لَا تَقُولَنَّ فِي أَخِيكَ إِذَا تَوَارَى عَنْكَ إِلَّا مَا تُحِبُّ أَنْ يَقُولَ فِيكَ إِذَا تَوَارَتْ عَنْهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۲۷)

۳۱۔ انسانی اقدار کے حصول میں ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرو، اور (معنوی) خزانوں کے لئے جلدی کرو۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۲۔ جس نے سخاوت کی اس نے سیادت حاصل کی، جس نے بخل کیا وہ ذلیل ہوا۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۳۔ سب سے زیادہ نخی وہ ہے جو ان کو بھی دے جن کو ان سے کوئی امید نہ ہو۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۴۔ جو کسی مومن کی کرب و بچینی کو دور کرے۔ خدا اس کی دنیا و آخرت کی بچینی کو دور کرتا ہے۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۲۱

۳۵۔ اگر تم کسی کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا ہے تو کوشش کرو کہ وہ تم کو نہ پہچان سکے۔

بلاغة الحسین، الكلمات القصار ۴۵

۳۶۔ حضرت امام حسین سے پوچھا گیا مالدار کیا ہے؟ فرمایا: آرزوؤں کا کم ہونا اور حینا اس کیلئے کافی ہو جائے اس پر راضی رہنا۔

معانی الاخبار، ص ۴۰۱

۳۷۔ اپنی حاجت صرف تین شخصوں سے بیان کرو۔ ۱۔ دیندار، ۲۔ جو افراد، ۳۔ کسی با شخصیت سے۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۱۸

۳۸۔ جس کام کو کرنا چاہتے ہو، اسکو اس شخص کی طرح انجام دو جو یہ جانتا ہے کہ ہر گناہ کی سزا ہے۔ اور ہر نیکی کی جزا ہے۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۲۷

۳۹۔ سلام کے ستر ثواب ہیں ۶۹ ثواب تو سلام کرنے والے کو ملتے ہیں اور ایک ثواب جواب دینے والے کو ملتا ہے۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۲۰

۴۰۔ اپنے برادر (مومن) کے پس پشت وہی بات کہو جو تم کو پسند ہو کہ تمہارے پس پشت تمہارے بارے میں کہی جائے۔

بحار ج ۷۸ ص ۱۲۷

چھٹے معصوم چوتھے الم حضرت سید سجاد علیہ السلام

نام:	علیؑ
شہر و لقب:	زین العابدین، سجاد ؑ
پدر:	امام حسین ؑ
مادر:	شہربانو (یزید جو سوم کی لڑکی)
تاریخ ولادت:	پنجم شعبان، یا ۱۵ جادی اولیٰ: سن ولادت: ۳۸ ہجری قمری
تاریخ شہادت:	۲۵ محرم، ۱۲، اور ۱۸ محرم کا بھی قول ہے۔
سن شہادت:	۹۵ھ
عمر:	۵۶ سال
مدفن:	مدینہ منورہ، بقیع میں
سبب شہادت:	ہشام بن عبد الملک نے زہر دلوایا۔
دوران زندگی:	اسکو دروختوں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
	۱۔ ۲۲ سال والد بزرگوار کے ساتھ رہے۔
	۲۔ ۳۵ (یا) ۳۶ سال آپ کا دور امامت۔
پادشاہان وقت:	یزید سے لیکر ہشام بن عبد الملک (یہ رسول اموی خلیفہ تھا) تک ۱
خلیفہ مقررے ہیں۔	

معصوم ششم^{۹۸}

امام چہارم

حضرت سجاد علیہ السلام

اور ان کی چالیس حدیثیں

اربعون حدیثاً

عن الامام زين العابدين عليه السلام

۱۔ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْاِغْيَارَ بِالتَّيَمَّةِ لَهُ حَمْدًا، سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْاِغْيَارَ بِالْعَجْرِ عَنِ الشُّكْرِ شُكْرًا.
(بخاری الانوار ج ۷۸ ص ۱۴۲)

۲۔ تَفَكَّرُوا وَاعْمَلُوا لِمَا خُلِقْتُمْ لَهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْكُمْ عَبَثًا.
(تحف العقول ص ۲۷۴)

۳۔ وَإِنَّا كُنْمْ وَضَخَّةَ الْعَاصِبِ، وَمَعْمُوَّةَ الظَّالِمِ، وَمَجَاوِرَةَ الْفَاسِقِ اخْذَرُوا فَيَنْتَهُمُ، وَتَبَاعِدُوا مِنْ سَاحَتِهِمْ، وَاعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ خَالَفَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَذَانَ بَقَرِ دِينِ اللَّهِ، وَاسْتَبَدَّ بِأَمْرِهِ دُونَ أَمْرِ وَلِيِّ اللَّهِ، فِي نَارٍ تَلْتَسْهُبُ، تَأْكُلُ أَعْدَانًا [قَدْ غَابَتْ عَنْهَا أَرْوَاحُهَا] غَلَبَتْ عَلَيْهَا شِفْوَتُهَا [فَهُمْ مَوْسَى لَا يَجِدُونَ حَرَّ النَّارِ] فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ وَاخْشَعُوا لِلَّهِ عَلَى مَا عَدَاكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ لَا تَخْرُجُونَ مِنْ قُدْرَةِ اللَّهِ إِلَى غَيْرِ قُدْرَتِهِ وَسَيَرِ اللَّهُ عَنْكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُخْشَرُونَ فَانْتَفِعُوا بِالْعِظَةِ وَتَأَذَّبُوا بِآدَابِ الْمُضَالِحِينَ
(تحف العقول ص ۲۵۴)

امام زین العابدینؑ کی چالیس حدیثیں

۱۔ پاک و مشروبہ و فطرت جس نے اپنی نعمت کے اقرار کو حمد اور شکر سے عاجزی کے اقرار کو شکر قرار دیا۔
(بخاری ج ۷۸ ص ۱۴۲)

۲۔ غور و فکر کرو اور جب کے لئے پیدا کئے گئے ہو اس کیلئے عمل کرو کیونکہ خدا نے تم کو بیکار و عبث نہیں پیدا کیا ہے۔
(تحف العقول ص ۲۷۴)

۳۔ خبردار گنہگاروں کی صحبت نہ اختیار کرو، اور نہ ظالموں کی مدد کرو، اور نہ بدکاروں کا ہنر سیکھو، اختیار کرو، ان کے فتنوں سے بچو، ان کی قرابت سے دور رہو، یہ جان لو کہ جو خاصانِ خدا کی مخالفت کریں، اور دینِ خدا کے علاوہ کسی اور دین کی پیروی کرے گا، اور اپنے امور میں اپنی رائے کو مستقل سمجھے گا اور وہی خدا کے امر کی اہمیت نہ دے گا وہ ایسا جھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائیگا جو ان بدلوں کو کھاتی ہے جن پر ان کی بدعتی غالب ہوتی ہے۔ لہذا اے صاحبانِ بصیرت عبرت حاصل کرو۔ اور خدا نے تم کو جو ہدایت بخشی ہے اس پر اس کی حمد کرو۔ اور یہ سمجھ لو کہ خدا کی قدرت سے نکل کر کسی غیر کی قدرت میں نہیں داخل ہو سکتے، اور خدا تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اور پھر تمہارا حشر بھی اسی کی طرف ہونے والا ہے۔ لہذا موعظوں سے نفع حاصل کرو، اور صاحبین کے آداب اختیار کرو۔
(تحف العقول ص ۲۵۴)

۴۔ فی کتاب لہ الی محمد ابن مسلم الزہری... أَخَذَ عَلَى الْعُلَمَاءِ فِي كِتَابِهِ إِذْ قَالَ لَتَبَيِّنَنَّ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ.. وَأَعْلَمَ أَنَّ آذَنِي مَا كَتَبْتُ وَأَخَفْتُ مَا اخْتَمَلْتُ أَنَّ أَتَيْتُ وَخَشَةَ الظَّالِمِ وَسَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقَ الْغَيِّ بِذُنُوبِكَ مِنْهُ حِينَ دَنَوْتُ.... أَوْلَيْتَ بِدُعَائِهِ إِتْيَاكَ حِينَ دَعَاكَ جَعَلُوكَ قَطْبًا أَذَارُؤًا بِكَ رَحْمَى مَقْطَالِيهِمْ وَجَسْرًا يَغْتَرُونَ عَلَيْكَ إِلَى بِلَايَاهُمْ وَسَلَامًا إِلَى ضَلَالَتِهِمْ ذَاغِيًا إِلَى غَيْبِهِمْ سَالِكًا سَبِيلَهُمْ يَدْخُلُونَ بِكَ الشُّكَّ عَلَى الْعُلَمَاءِ وَتَفْتَادُونَ بِكَ قُلُوبَ الْجُهَالِ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَتْلَعْ أَحَدٌ وَزَرَانِيهِمْ وَلَا أَقْوَى أَغْوَانِيهِمْ إِلَّا دُونَ مَا تَلَفْتَ مِنْ إِصْلَاحِ فُسَادِهِمْ وَاخْتِلَافِ الْخَاصَّةِ وَالْعَاقِبَةِ إِلَيْهِمْ فَمَا أَقَلَّ مَا أَعْطُوكَ فِي قَدْرِ مَا أَخَذُوا مِنْكَ وَمَا أَبْسَرْنَا عَمَرُوا لَكَ فَكَيْفَ مَا خَرَبُوا عَلَيْكَ فَانْظُرْ لِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ لَا يَنْظُرُ لَهَا غَيْرُكَ...

(تحف العقول ص ۲۷۶)

۵۔ مَا مِنْ قَطْرَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قَطْرَتَيْنِ: قَطْرَةُ دَمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَطْرَةُ دَمْعَةٍ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ لَا يُرِيدُ بِهَا عَبْدٌ إِلَّا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ.

(بخارج ۱۰۰ ص ۱۰)

۶۔ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ لِلْمُؤْمِنِ: كَفُّ لِسَانِهِ عَنِ النَّاسِ وَاغْتِيَابِهِمْ، وَاشْغَالُهُ نَفْسَهُ بِمَا يَنْفَعُهُ لِأَخْرَاجِهِ وَدُنْيَاهُ، وَظُلُومُ الْبُكَاءِ عَلَى خَطِيئَتِهِ.

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۴۔ امام زین العابدینؑ نے محمد بن مسلم زہری کو ایک خط میں (زہری اس زمانہ کے درباری علماء میں سے تھے) تحریر فرمایا: خداوند عالم نے قرآن میں علماء سے عہد و پیمان لیتے ہوئے فرمایا ہے: تم کتاب خدا کو صاف صاف بیان کر دینا اور (خبردار) اس کی کوئی بات چھپانا نہیں دے گا۔ آیت ۸۷۔ آل عمران۔ پس تم (مجھے) جان لو کہ چھپانے کا سب سے آسان طریقہ اور سب سے ہلکا وجہ جو تمہارے کندہوں پر پڑے گا وہ یہ ہے کہ تمہاری قبریت کی وجہ سے ظالموں کی وحشت انیسیت سے بدل جائے گی اور گمراہی کا راستہ ان کیلئے آسان ہو جائیگا... کیا ایسا نہیں ہے کہ ظالم حضرات جو تمہاری دعوتیں کرتے ہیں اس سے ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ صرف اپنے ظلم و ستم کی کچی کا قطب تم کو قرار دیں؟ اور اپنی سنگری کا پہیہ تمہاری وجہ سے گھمائیں، تم کو اپنی بلاؤں سے بچنے کیلئے ایک پل قرار دیں تاکہ تم ان کی گمراہیوں کی سیڑھی اور مبلغ بنو، وہ اس طرح تم کو اسی راستہ پر لگانا چاہتے ہیں جس پر خود چل رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ذریعہ کے علماء کو لوگوں کی نظر میں مشکوک بنادیں اور عوام کے قلوب کو اپنی طرف مائل کر لیں۔ وہ لوگ تم سے جو کام لے لیں گے وہ مخصوص ترین وزیروں، اور طاقتور ترین ساتھیوں سے بھی نہیں لے سکتے، تم ان کی خراب کاریوں اور فساد کی عیب پوشی کرو گے اور ہر خاص و عام کو دربار میں کیخج بلاؤ گے۔

پس جو چیز وہ تم سے لیں گے وہ کہیں عظیم ہوگی اس چیز کے مقابلہ میں جو وہ تم کو دیں گے اور کتنی بے قیمت ہے وہ چیز جسکو تمہارے لئے آباد کریں گے بمقابلہ اس چیز کے جس کو تمہارے لئے ویران کریں گے لہذا اپنے بارے میں خود سوچو، اسلئے کہ دوسرا تمہارے لئے نہیں سوچے گا

۵۔ تحف العقول ص ۲۷۶

۵۔ خدا کی بارگاہ میں دو قطر درجہ علاوہ کوئی اور قطرہ محبوب نہیں ہے، ۱۔ وہ خون کا قطرہ جو ارحام میں

گرے، ۲۔ وہ آس کا قطرہ جو آبی تاری میں بندہ سے صرف خدا کیلئے گرے۔ «بخارج ۱۰۰ ص ۱۰»

۶۔ تیس چیزیں مومن کو نجات دینے والی ہیں، ۱۔ لوگوں کے بارے میں زبان رکھنا غیبت نہ کرنا۔

۲۔ ایسے کام نہ کرنا جو اسکے لئے دنیا و آخرت میں مفید ہوں، ۳۔ اپنے گناہوں پر بہت رونا۔ (تحف العقول ص ۲۸۲)

۷۔ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ فِي كَتِفِ اللَّهِ، وَأَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ وَأَمَنَهُ مِنْ قَرَعِ النَّوْمِ الْأَكْبَرِ: مَنْ أُعْطِيَ مِنْ نَفْسِهِ مَا هُوَ سَائِلُهُمْ لِنَفْسِهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يُقَدِّمْ يَدًا وَلَا رَجُلًا حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ قَدَّمَهَا (أَوْ فِي مَقْصِدِيهِ، وَرَجُلٌ لَمْ يَعْبِ أَخَاهُ يَعْتَبِ خَشْيَ بَنِيكَ ذَلِكَ الْعَيْبُ مِنْ نَفْسِهِ. (بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۴۱)

۸۔ لَا تُعَادِيَنَّ أَحَدًا وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّهُ لَا يَضُرُّكَ، وَلَا تَرْهَدَنَّ فِي صَدَاقَةِ أَحَدٍ وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّهُ لَا يَنْفَعُكَ. (بخار الانوار ج ۷۸ ص ۱۶۰)

۹۔ إِنَّ التَّعْرِيفَ وَكَمَالَ دِينِ الْمُسْلِمِ تَرْكُهُ الْكَلَامَ فِيمَا لَا يَنْفَعِيهِ، وَقِلَّةُ مِرَائِهِ، وَجِلْمُهُ، وَصَبْرُهُ، وَحُسْنُ خُلْفِهِ. (تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۰۔ قِلَّةُ قَلْبِ الْخَوَانِجِ مِنَ النَّاسِ هُوَ الْغِنَى الْحَاضِرُ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۱۔ مَجَالِسُ الصَّالِحِينَ ذَائِعَةٌ إِلَى الصَّلَاحِ.

(تحف العقول ص ۲۸۳)

۱۲۔ إِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةُ الْفَاسِقِ، فَإِنَّهُ بِإِيْمَتِكَ بِأَخْلَةٍ أَوْ أَقَلِّ ك.

(تحف ۱ ص ۲۷۹)

۷۔ تین باتیں جس مومن کے اندر رہوں گی وہ خدا کی حمایت میں رہے گا، قیامت میں خدا اس کو اپنے عرش کے زیر سایہ جگہ دیگا اور روز قیامت کے خون سے اس میں رکھے گا (اور وہ باتیں یہ ہیں) ۱۔ جن چیزوں کی تم لوگوں سے خواہش رکھتے ہو "شکایت ہارا احترام کریں" وہی چیز ان کو پیش کرو، ۲۔ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس میں خدا کی اطاعت ہے یا معصیت اس وقت تک کسی کام کیلئے نہ ہاتھ بڑھاؤ نہ کوئی اقدام کرو۔ ۳۔ جب تک اپنے عیب دور نہ کرو دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو۔ ۴۔ اپنے عیب کی طرف متوجہ نہ رہنا (ایسا شغلہ ہے کہ) دوسرے کی عیب جوئی سے انسان باز رہتا ہے " بخار ج ۸ ص ۱۴۱

۸۔ کسی سے دشمنی نہ کرو چاہے تم کو یہ کمان ہو کہ وہ تم کو ضرر نہیں پہونچائے گا، اور کسی کی دوستی ترک نہ کرو چاہے تم کو کمان ہو کہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ (بخار ج ۸ ص ۱۴۰)

۹۔ معرفت اور دینِ مسلم کا کمال یہ ہے کہ لا، یعنی باتوں کو ترک کر دے، بہت کم لڑائی کرے، ظلم، نصیر اور حسن خلق کا مالک ہو۔ (تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۰۔ لوگوں سے بہت کم ضرورتوں کو طلب کرنا، نقداً (پہی) مال داری ہے۔

۱۱۔ صالح و شائستہ افراد کے ساتھ نشست و برخاست شائستگی کی دعوت دیتی ہے (تحف العقول ص ۲۸۹)

۱۲۔ صانع و شائستہ افراد کے ساتھ نشست و برخاست شائستگی کی دعوت دیتی ہے (تحف العقول ص ۲۸۳)

۱۳۔ خبردار بدکردار کی صحبت میں نہ رہنا۔ کیونکہ وہ تم کو ایک لقمہ یا اس سے کم پر بیچ دیگا (تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۳۔ إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْأَخْقَ فَإِنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْفَعَكَ فَبَصُرُكَ

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۴۔ إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْبَخِيلِ فَإِنَّهُ يَخْذُلُكَ فِي مَا إِلَيْهِ أَخْرَجَ مَا تَكُونُ إِلَيْهِ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۵۔ إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الْكَذَّابِ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ السَّرَّابِ يُقَرِّبُ لَكَ الْبَعِيدَ وَيُبْعِدُ لَكَ الْقَرِيبَ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۶۔ إِنْ شَمَكَ رَجُلٌ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ تَحَوَّنَ إِلَى بَاسِكَ وَاعْتَذَرَ إِلَيْكَ، فَاقْبَلْ عُذْرَهُ.

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۷۔ نَظَرُ الْمُؤْمِنِ فِي وَجْهِ أَخِيهِ الْمُؤْمِنِ لِلْمَوَدَّةِ وَالْمَحَبَّةِ لَهُ عِبَادَةٌ.

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۸۔ أَمَّا حَقُّ جَارِكَ فِحِفْظُهُ غَائِبًا، وَإِكْرَامُهُ شَاهِدًا، وَنُصْرَتُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، وَلَا تَتَّبِعْ لَهُ عُزْرَةً، فَإِنْ عَلِمْتَ عَلَيْهِ سُوءَ سِتْرَتِهِ عَلَيْهِ، وَإِنْ عَلِمْتَ أَنَّهُ يَقْبَلُ نَصِيحَتَكَ نَصْحَتَهُ فِيمَا يَبْتَغِي وَبَيْتَهُ، وَلَا تُسْلِمَهُ عِنْدَ شِدِيدَةٍ، وَتَقْبَلْ عُذْرَتَهُ، وَتَغْفِرْ ذَنْبَهُ، وَتُعَايِشْهُ مُعَايِشَةً كَرِيمَةً.

(بجاء الانوار ج ۷ ص ۷)

۱۳۔ بیوقوف شخص کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ جب تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا تو نقصان پہنچا دے گا

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۴۔ خبردار بخیل کی صحبت سے بچو کیونکہ تمہاری شدید ضرورت کے وقت تم کو اپنے مال سے محروم کر دے گا۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۵۔ جھوٹے کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ سراب کی طرح ہے دو کہ تمہارے قریب کرے گا اور دُور کرے گا۔

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۶۔ اگر کوئی تم کو تمہارے دائیں طرف کالی دے پھر بائیں طرف اگر معافی مانگے تو اس کو قبول کر لو۔

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۷۔ برادر مومن کا برادر مومن کے چہرے کی طرف نظر کرنا مودت ہے اور اس سے محبت کرنا عبارت ہے۔

(تحف العقول ص ۲۸۲)

۱۸۔ ہم سایہ کا حق یہ ہے کہ اس کے غائب ہونے کی صورت میں اس کے آبرو کی حفاظت کرو، اور اس کی موجودگی میں اس کا احترام باقی رکھو، جب وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو، اس کی غیبت نہ کرو، اگر اس کی کسی برائی پر مطلع ہو جاؤ تو اس کو چھپا ڈالو، اور اگر تم کو معلوم ہو کہ تمہاری نصیحت کو قبول کرے گا تو اس کو اپنے اور اس کے درمیان تو ہے (اس اعتبار سے) نصیحت کرو، سختی کے وقت اس کو تنہا نہ چھوڑ دو، بلکہ اس کی مدد کرو، اس کی اشتیاق کا خیال نہ کرو، اس کی غلطیوں کو معاف کر دو، اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

(بجاء الانوار ج ۷ ص ۷)

۱۹. وَأَعِصْنِي مِنْ أَنْ أَظُنَّ بِذِي عَدَمٍ خُصَاسَةً أَوْ أَظُنَّ بِصَاحِبِ نَزْوَةٍ فَضْلاً
فَإِنَّ الشَّرِيفَ مَنْ شَرَّفَتْهُ طَاعَتُكَ وَالْعَزِيزَ مَنْ أَعَزَّتْهُ عِبَادَتُكَ.

(الصحيحة السجادية الدعاء: ۳۵)

۲۰. وَالْمُؤْمِنُ خَلَقَ عَقْلَهُ بِحِلْمِهِ، يَخْلُسُ لِيَعْلَمَ، وَتَنْصِتُ لِيَسْلَمَ، لَا يُحَدِّثُ
بِأَلَا مَانَةٍ إِلَّا ضِدْفَاءً، وَلَا يَكُونُ الشَّهَادَةَ لِلْبُعْدَاءِ، وَلَا يَفْعَلُ شَيْئاً مِنَ الْحَقِّ
إِرْبَاءً، وَلَا يَتْرُكُهُ حَبَاءً، إِنْ رَكِيَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ، وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ،
وَلَا يَضُرُّهُ جَهْلٌ مَنْ جَهِلَهُ.

(تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۱. أَمَّا حَقُّ ذِي الْمَعْرُوفِ عَلَيْكَ: فَإِنْ تَشْكُرُهُ، وَتَذْكُرُ مَعْرُوفَهُ، وَتَشْتَرِلُهُ
الْمَقَالَةَ الْحَسَنَةَ، وَتُخْلِصُ لَهُ الدُّعَاءَ فِيمَا يَنْتَكِ وَيَتَنَّى اللَّهُ شُحْنَانَهُ، فَإِنَّكَ إِذَا
فَعَلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ شَكَرْتَهُ سِرّاً وَعَلَانِيَةً، ثُمَّ إِنْ أَمَكَنْتَ مُكَافَأَتَهُ بِالْفِعْلِ
كَافَأَتُهُ، وَإِلَّا كُنْتَ مُزْصِداً لَهُ، مُوَلِّناً نَفْسَكَ عَلَيْهِ.

(تحف العقول ص ۲۶۵)

۲۲. إِنْ أَحْسَنْتُمْ إِلَى اللَّهِ أَحْسَنْتُمْ عَمَلَكُمْ، وَإِنْ أَغْظَمْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَمَلَكُمْ
أَغْظَمْتُمْ فِيمَا عِنْدَ اللَّهِ رَغْبَتَكُمْ، وَإِنْ أَنْجَاكُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَشَدُّكُمْ خَشْيَةً
لِلَّهِ، وَإِنْ أَفْرَتَكُمْ مِنَ اللَّهِ أَوْشَعْتُمْ خُلُقاً، وَإِنْ أَرْضَاكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَشْبَغْتُمْ
عَلَى عِبَالِهِ، وَإِنْ أَكْرَمْتُمْ عَلَى اللَّهِ أَنْفَاكُمْ لِلَّهِ.

(تحف العقول ص ۲۷۹)

۱۹. خداوند! مجھے اس (نفس) سے محفوظ رکھ کہ میں فقیر کیلئے یہ خیال کروں وہ بہت
"ذلیل" ہے اور مالدار کیلئے یہ خیال کروں کہ وہ بہتر (و بلند مقام والا) ہے کیونکہ شریف
تو وہ ہے جس کو تیری اطاعت شرف بخشنے، اور صاحب عزت وہ ہے جس کو تیری
عبارت عزت عطا کرے۔

و صحیفہ تجاریہ، دعا ۳۵

۲۰. مومن اپنے خصوصیات یہ ہیں کہ، اس کا عمل حلم سے مخلوط ہو تو کہے، وہ (ایسی جگہ)
بیٹھا ہے جہاں سیکھے، خاموش رہتا ہے تاکہ سالم رہے جو بات بطور امانت اس کو بتائی جائے
وہ دوستوں پر بھی ظاہر نہیں کرتا، غیروں کی گواہی بھی نہیں چھپاتا، کسی کام کو بطور یا کاری انجام
نہیں دیتا، اور نہ شرم کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیتا ہے، اگر اس کی تعریف کی جائے تو تعریف
کرنے والوں کی گفتگو سے ڈرتا ہے (کہ کہیں مجھے غرور نہ پیدا ہو جائے) اور جن کٹا ہونے کے
بارے میں کسی کو خبر نہیں ہوتی ان سے استغفار کرتا ہے۔ جاہلوں کی نادانی اس کو کوئی ضرر نہیں
پہنچا سکتی۔

تحف العقول ص ۲۸۰

۲۱. احسان کرنے والے کا حق یہ ہے کہ، ۱۔ اس کا شکر یہ ادا کرو ۲۔ اس کے احسان کا ذکر کرو
۳۔ اس کے بارے میں چھپی باتیں پھیلاؤ، ۴۔ تمہارے اور خدا کے درمیان جو ہے اس کے واسطے سے
خدا سے اس کیلئے دعا کرو، اور اگر ایسا کرو یا تو نہاں وعیاں میں تم نے اس کی قدر دانی کی۔ اس کے
بعد اگر ہو سکے تو عملاً اس کے محبت کا جبران کرو، ورنہ اس کے انتظار میں رہو اور اپنے نفس کو اس پر
آمادہ رکھو۔

و تحف العقول ص ۲۶۵

۲۲. تم میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک محبوب وہ ہے جس کا عمل سب سے اچھا ہو، اور خدا
کے نزدیک از روئے عمل تم میں سب سے زیادہ عظیم وہ ہے جس کا جزائے الہی پر اشتیاق زیادہ ہو، اور
سب سے زیادہ عذاب الہی سے نجات پانے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہو اور جو
سب سے زیادہ باخلاق ہے وہی سب سے زیادہ خدا سے قریب ہے۔ اور تم میں سب سے
زیادہ خدا کو راضی رکھنے والا وہ ہے جو اپنے عیال پر سب سے زیادہ کوشاں عطا کرے، اور خدا
کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محترم وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

و تحف العقول، ص ۲۷۹

۲۳۔ تَوَيْعَلُمُ النَّاسُ مَا فِي ظَلَبِ الْعِلْمِ لَقَلْبُهُ وَلَوْ بِسَفِكِ الْمُهْجِ وَخَوْضِ
الْبُحْرِ.

(بحار الانوار ج ۱ ص ۱۸۵)

۲۴۔ وَرَأَى غَلَبًا قَدْ بَرَى فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ يَهْتَوِكَ الظُّهُورُ مِنَ الذُّنُوبِ، إِنَّ
اللَّهَ قَدْ ذَكَرَكَ فَادْكُرْهُ وَأَقَالَكَ فَاشْكُرْهُ.

(تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۵۔ اِنْفُؤا الْكَذِبَ الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالْكَبِيرَ فِي كُلِّ جِدِّ وَهَزَلٍ.

(تحف العقول ص ۲۷۸)

۲۶۔ وَالذُّنُوبُ الَّتِي تَرُدُّ الدُّعَاءَ: سُوءُ النِّيَّةِ، وَخُبْتُ السَّرِيرَةِ، وَالتَّفَاقُ مَعَ
الْإِخْوَانِ، وَتَرْكُ التَّضَدُّقِ بِالْإِجَابَةِ، وَتَأْخِيرُ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ حَتَّى
تَذْهَبَ أَزْوَاقُهَا، وَتَرْكُ التَّقَرُّبِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْبِرِّ وَالصَّدَقَةِ، وَاسْتِعْمَالُ
الْبُذَاءِ وَالْفُخْصِ فِي الْقَوْلِ.

(معانی الاخبار ص ۲۷۱)

۲۷۔ قَبْلَ لِعَلِّي بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا أَبَنَ رَسُولِ اللَّهِ؟
قَالَ (ع): أَصْبَحْتُ مَظْلُوبًا بِمَنَانِي خِصَالٍ؛ اللَّهُ تَعَالَى يَطْلُبُنِي بِالْفَرَائِضِ،
وَالنَّبِيِّ (ص) بِالسُّنَنِ، وَالْعِيَالِ بِالْفُرُوقِ، وَالنَّفْسُ بِالشَّهْوَةِ، وَالشَّيْطَانُ
بِالْمَنْصِبَةِ، وَالْحَافِظَانِ بِصِدْقِ الْعَمَلِ، وَمَلَكَ الْمَوْتِ بِالرُّوحِ، وَالْقَبْرِ
بِالْجَسَدِ، فَأَنَا بَيْنَ هَذِهِ الْخِصَالِ مَظْلُوبٌ.

(بحار ج ۲۶ ص ۱۵)

۲۳۔ اگر لوگوں کو بہت چل جائے کہ طلب علم میں کیا فوائد ہیں تو خون بہا کر، اور دریا کے موجوں
میں گھس کر بھی حاصل کرتے۔

(بحار ج ۱ ص ۱۸۵)

۲۴۔ امام چہارم نے ایک بیمار کو شفا یافتہ پا کر فرمایا: گناہوں سے (بیماری سے) نجات پانے
بجائے کو مبارک ہو، خدا نے تجھ کو یاد رکھا، پس تو بھی اس کا ذکر کر، اور تیرے گناہوں کو ختم کر دیا
لہذا اس کا شکر ادا کر۔

(تحف العقول ص ۲۸۰)

۲۵۔ گناہ سے بچو چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، شرمی میں ہو یا واقعی طور سے ہو۔

(تحف العقول ص ۲۷۸)

۲۔ جو چیزیں دعاؤں کے قبول نہ ہونے کی سبب بنتی ہیں ان میں سے یہ (بھی) ہیں،
۱۔ بدعتی، ۲۔ خبیث باطنی، ۳۔ برادران دینی کے ساتھ منافقت، ۴۔ قبولیت دعا پر
فتنا نہ رکھنا، ۵۔ واجب نمازوں کو ان کے وقت پر نہ پڑھنا اور ان میں اتنی تاخیر کرنا کہ ان
وقت ہی گزر جائے، ۶۔ صدقہ و احسان نہ کر کے تقرب الی اللہ کو چھوڑ دینا، ۷۔ فحش باتیں
اور گفتار میں برائی پیدا کر لینا۔

(معانی الاخبار، ص ۲۷۱)

۲۷۔ امام زین العابدینؑ سے کہا گیا: مولا آپ کی صبح کیسی ہوئی؟ ارشاد فرمایا: اس عالم میں
میں صبح کی گرجے سے آٹھ چیزوں کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ ۱۔ خدا واجبات کا مطالبہ کر رہا تھا
رسول خداؐ سنت کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ۲۔ بال بچے قوت (الایوت) کا مطالبہ کر رہے تھے،
نفس شہوت کا تقاضا کر رہا تھا، ۳۔ شیطان مصیبت پر آمادہ کر رہا تھا، ۴۔ کرنا کا تئیں
قیب و عتیدہ درست عمل کا مطالبہ کر رہے تھے، ۵۔ ملک الموت موت کا مطالبہ کر رہا تھا
قبر جم کا مطالبہ کر رہی تھی۔ پس میں ان سب کا مطلوب تھا۔

(بحار ج ۲۶ ص ۱۵)

۲۸۔ مَنْ أَشْفَقَ مِنَ النَّارِ بَادَرَ بِالتَّوْبَةِ إِلَى اللَّهِ مِنْ ذُنُوبِهِ، وَرَاحَ عَنِ الْمَحَارِمِ.
(تحف العقول ص ۲۸۱)

۲۹۔ إِيَّاكَ وَالْإِنِّهَاجَ بِالدَّنْبِ فَإِنَّ الْإِنِّهَاجَ بِهِ أَكْثَرُ مِنْ زَكَاةٍ.
(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۵۹)

۳۰۔ اَلذُّنُوبُ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ: اَلْبَغْيُ عَلَى النَّاسِ، وَالزُّوَالُ عَنِ الْعَادَةِ فِي الْخَيْرِ
وَاضْطِنَاعُ الْمَغْرُوفِ، وَكُفْرَانُ النِّعَمِ، وَتَرْكُ الشُّكْرِ.
(معانی الاخبار ص ۲۷۰)

۳۱۔ لَا تَمْنَعِ مِنْ تَرْكِ الْقَبِيحِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ عَرِفْتَ بِهِ.
(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۶۱)

۳۲۔ مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ تَعَدُّ مَغْرِقَتِهِ مِنْ عِقَّةٍ بَقِيَتْ وَقَرَجَ.
(تحف العقول ص ۲۸۲)

۳۳۔ كَمْ مِنْ مَفْتُونٍ يُحْسِنُ الْقَوْلَ فِيهِ، وَكَمْ مِنْ مَغْرُورٍ يُحْسِنُ السِّرَّ عَلَيْهِ، وَكَمْ مِنْ
مُسْتَذْرَجٍ بِالْإِخْسَانِ إِلَيْهِ.
(تحف العقول ص ۲۸۱)

۳۴۔ مَنْ كَرُمَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ هَانَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا.
(تحف العقول ص ۲۷۸)

۲۸۔ جو آتش جہنم سے ڈرے گا وہ خدا سے اپنے گناہوں کے بارے میں جلد توبہ کرے گا اور
حرام کاموں کے ارتکاب سے بچے گا
(تحف العقول، ص ۲۸۱)

۲۹۔ خبردار گناہوں پر خوش نہ ہونا کیونکہ گناہوں پر خوش ہونا گناہ کرنے سے زیادہ عظیم ہے
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۵۹)

۳۰۔ جو گناہ نعمتوں کو بدل (متغیر) دیتے ہیں ان میں سے یہ (بھی) ہیں، ۱۔ لوگوں پر
ظلم کرنا، ۲۔ اچھی عادت کو چھوڑ دینا، ۳۔ نیک پروگرام کو ترک کر دینا، ۴۔ کفران نعمت
کرنا، ۵۔ شکر نہ کرنا۔
» معانی الاخبار، ص ۲۷۰ «

۳۱۔ برائی کے چھوڑنے میں کوئی تاثر نہ کرو چاہے اس سے جتنا بھی آشنا ہو چکے ہو۔
(بحار، ج ۷۸، ص ۱۶۱)

۳۲۔ خدا کی معرفت کے بعد شکم و شرمگاہ کی عفت سے زیادہ کوئی چیز خدا کے نزدیک محبوب
نہیں ہے۔
» تحف العقول ص ۲۸۲ «

۳۳۔ کتنے ایسے لوگ ہیں جو ان کے، ان کے تعریف سے دھوکہ کھا جاتے ہیں، اور کتنے
ایسے لوگ ہیں جو خدا کی اچھی پردہ پوشی کی وجہ سے مغرور ہو جاتے ہیں، اور کتنے ایسے لوگ ہیں
جو خدا کے لطف و کرم کی وجہ سے فاضل ہو جاتے ہیں۔
» تحف العقول ص ۲۸۱ «

۳۴۔ جسکے نزدیک اس کا نفس محترم ہوگا۔ اس کی نظر میں دنیا حقیر و ذلیل ہو جائے گی۔
(تحف العقول، ص ۲۷۸)

۳۵۔ خَيْرُ مَفَاتِيحِ الْأُمُورِ الصِّدْقُ، وَخَيْرُ خَوَاتِيمِهَا الْوَفَاءُ.

(بخارج ۷۸ ص ۱۶۱)

۳۶۔ اَلرِّضَا بِمَكْرُوهِ الْقَضَاءِ اَرْفَعُ دَرَجَاتِ الْيَقِينِ

(بخارج الانوار ۷۸ ص ۱۳۵)

۳۷۔ قِيلَ لَهُ: مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ خَطَرًا؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ لَمْ يَرِ الدُّنْيَا خَطَرًا لِنَفْسِهِ

(بخارج الانوار ۷۸ ص ۱۳۵)

۳۸۔ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَكُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَتَجِدْ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ شَيْءٍ مُّخْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ شَوْءٍ نَّوْذًا لَّوْ أَنَّ بَيْتَهَا وَبَيْتَهُ أَعْدَاءُ بَعِيدًا وَتَعْدُّكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ، وَفَخَلَ بَابُ آدَمَ الْغَافِلِ وَلَيْسَ مَغْفُولًا عَنْهُ إِنْ أَجَلَكَ أَسْرَعَ شَيْءٍ إِلَيْكَ قَدْ أَقْبَلَ نَحْوَكَ خَبِيرًا يَطْلُبُكَ وَيُوشِكُ أَنْ يَذَرِكَ فَكَانَ قَدْ أَفْقَيْتَ أَجَلَكَ وَقَدْ قَبَضَ الْمَلَكُ رُوحَكَ وَصَبَرْتَ إِلَى قَبْرِكَ وَحِيدًا، فَزِدْ إِلَيْكَ رُوحَكَ، وَافْتَحْ عَيْنَكَ مَلَكًا مُنْكَرًا وَكَفِيرًا لِمَاءَ لَيْلٍ وَشَدِيدَ امْتِحَانِكَ، أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ مَا يَسْأَلُ لَائِكَ عَنْ رَبِّكَ، الَّذِي كُنْتَ تَعْبُدُهُ، وَعَنْ نَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلَ إِلَيْكَ، وَعَنْ دِينِكَ الَّذِي كُنْتَ تَدِينُ بِهِ، وَعَنْ كِتَابِكَ الَّذِي كُنْتَ تَتْلُوهُ، وَعَنْ إِمَامِكَ الَّذِي كُنْتَ تَتَوَلَّاهُ، وَعَنْ غَيْرِكَ فِيمَا أَقْبَيْتَ، وَعَنْ مَالِكَ مِنْ آتِنِ اكْتَسَبْتَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقْتَهُ.

(تحف العقول ص ۲۴۹)

۳۵۔ سچائی بہترین کلید امور ہے، اور وفاداری تمام امور کا بہترین خاتمہ ہے۔

”بخارج ۷۸ ص ۱۶۱“

۳۶۔ نانو شکوہ مقدرات پر راضی رہنا یقین کا سب سے بلند درجہ ہے۔

”بخارج ۷۸ ص ۱۳۵“

۳۷۔ حضرت سجادؑ سے پوچھا گیا: سب سے زیادہ کس کو خطرہ ہے؟ حضرت نے فرمایا جس نے اپنے لئے دنیا کو خطرہ نہ سمجھا۔

”بخارج ۷۸ ص ۱۳۵“

۳۸۔ لوگو! تقوا! الہی اختیار کرو اور یہ جان لو کہ (تمہاری) اسی کی طرف بازگشت ہے۔ اور (اس دن) شہر شخص اپنے عمل خیر کو موجود پائے گا۔ اور برے عمل کیلئے خواہش کرے گا کاش میرے اور اس برے عمل کے درمیان ایک طویل فاصلہ ہوتا، خدتم کو اپنے سے خوف دلاتا ہے۔

اے آدم کی فاضل اولاد تجھ پر وائے ہو (تو تو غافل ہے) مگر وہ دنیا کی بیدار سکھیں،

تجھ سے غافل نہیں ہیں۔ موت سب سے زیادہ تیز تیری طرف آنے والی ہے۔ بڑی جلدی

میں تجھ کو تلاش کرتی ہوئی آ رہی ہے اور قریب ہے کہ تجھے آئے۔ اس وقت تیری عمر کا پیمانہ بے برز

ہو چکا ہوگا، ملک تیری روح نکال چکا ہوگا اور تو تنہا اپنی قبر میں ہوگا۔ پھر تیری روح واپس کی

جائے گی اور منکر و کبیر دو فرشتے تیرے پاس سخت امتحان کیلئے آئیں گے اور سوال کرنے آئیں

گے۔ آگاہ ہو جاؤ سب سے پہلے تجھ سے تیرے خدا کے بارے میں جس کی تو عبادت کرتا تھا پوچھا

جائے گا۔ اس کے بعد اس نبی کے بارے میں سوال کیا جائیگا جس کو تیری طرف بھیجا گیا ہے۔ اور اس

دین کے بارے میں پوچھا جائیگا جس دین پر تم تھے۔ اور اس کتاب کے بارے میں پوچھا جائے گا جس کی

تم تلاوت کرتے تھے اور اس امام کے بارے میں سوال کیا جائیگا جس کی ولایت کے قائل تھے اور عمر کے

بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس میں فنا کیا، اور مال کے بارے میں سوال ہوگا، کہاں سے حاصل

کیا اور کہاں خرچ کیا۔

”تحف العقول ص ۲۴۹“

امام پنجم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

نام: ————— محمد بن علی

نقب: --- باقر،

کنیت:۔۔۔۔۔ ابو جعفر۔۔۔۔۔ باپ:۔۔۔۔۔ امام زین العابدین (ع)
 ماں:۔۔۔۔۔ فاطمہ بنت امام حسنؑ "۔۔۔۔۔ اس طرح آپ ماں باپ دونوں کی طرف سے
 علوی و شیعہ تھے۔

تاریخ ولادت : -- یکم رجب، بقوے سوم رجب،

محل ولادت: — — مدینہ منورہ

نفس ولادت :- ۵۴ ہجری .

تاریخ شہادت :- ۴ ذی الحجہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روز شہادت :- ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دوشنبہ ۔

سن شہادت: ۱۴۴۱ ہجری قمری، - جائے شہادت: - - - - مدینہ منورہ۔

مدفن: ————— بقیع مدینہ منورہ ————— عمر: ————— ۱۵۷ سال.

سبب شہادت :- - ہشام بن عبد الملک کے حکم سے زہر دیا گیا ۔

دوران ہمر: — اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ تین سال ۶، دس دن اینے

جدامام حسینؑ کے ساتھ رہے۔ ۲۔ ۳۲ سال ۱۵ دن اپنے باپ امام زین العابدینؑ کے ساتھ رہے۔

۳۔ ۱۹ سال دس ماہ ہرہ دل آپ کی امامت تھی۔ اس زمانہ میں چوکنہ بنی امیہ اور بنی عباس برسرِ پیکار

تھے۔ اس لئے امام محمد باقرؑ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا بہت سے شاگردوں کی تربیت فرمائی۔

تشیع کو بھلایا اور اسے استحکام بخشا اور فرنگی انقلاب پیدا کیا۔

امام پنجم، حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

اور آپ کی چائیر بیتی

امام محمد باقرؑ کی چالیس حدیں

۱۔ جو ظالم بادشاہ کے پاس جا کر اس کو تقویٰ کا حکم دے خوف خدا دلائے، اس کو نصیحت کرے، اسکو حجت و انس کا اجر ملے گا اور ان کے اعمال کے ثمر جزا ملے گی۔ (بخاری، ج ۵، ص ۲۷۵)

اربعون حدیثاً

عن الامام محمد الباقر علیہ السلام

۱۔ مَنْ مَشَى إِلَى سُلْطَانٍ لِجَانِبِ قَامَرَةٍ يَتَقَوَّى اللَّهَ وَخَوْفَهُ وَوَعْدَهُ، كَانَ لَهُ مِثْلُ أُخْرِ الثَّقَلَيْنِ مِنَ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ وَمِثْلُ أَعْمَالِهِمْ. (بخاری الانوار ج ۷ ص ۲۷۵)

۲۔ يُبَيِّنُ الْإِسْلَامَ عَلَى خَمْسٍ: إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِتَاءِ الزَّكَاةِ وَحِجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَالْوَلَايَةِ لَنَا أَهْلِ الْبَيْتِ، فَجُعِلَ فِي أَزْبَعِ مِنْهَا رُخْصَةٌ، وَلَمْ يُجْعَلْ فِي الْوَلَايَةِ رُخْصَةٌ، مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَجٌّ، وَمَنْ كَانَ مَرِيضاً صَلَّى قَاعِداً، وَأَفْطَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَالْوَلَايَةَ صَحِيحاً كَانَ أَوْ مَرِيضاً أَوْ دَامِماً أَوْ أَمَاناً لَهُ فَهِيَ لَا رُخْصَةَ. (وسائل الشیعة ج ۱ ص ۱۴)

۳۔ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى شُعَيْبٍ إِنِّي مُعَذِّبُ مِنْ قَوْمِكَ مِثْلَ الْفِ: أَرْبَعِينَ أَلْفًا مِنْ شِرَارِهِمْ وَسِتِّينَ أَلْفًا مِنْ خِيَارِهِمْ، فَقَالَ: يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ أَلَا شَرُّهُمْ قُلُوبًا أَلَا خُبَارٌ؟ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ: ذَاهَبُوا أَهْلَ الْمُعَاصِي فَلَمْ يَفْضُبُوا لِيَفْضِي. (مشکوٰۃ الانوار ص ۵۱)

۲۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۱۔ نماز قائم کرنا، ۲۔ زکوٰۃ دینا، ۳۔ حج کرنا، ۴۔ ماہ رمضان کا روزہ رکھنا، ۵۔ ہم اہلبیت کی محبت، پہلی چار چیزوں کے بارے میں (بعض عقلاً پر) ترک کی اجازت دی گئی ہے، لیکن ہماری محبت کے بارے میں (کہیں بھی) ترک کی اجازت نہیں ہے (مثلاً) جس کے پاس مال نہیں ہے اس پر زکات ہی نہیں ہے اور نہ اس پر حج ہے۔ اور جو مریض ہے وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، رمضان کے روزے چھوڑ سکتا ہے، لیکن ہماری محبت سب پر واجب ہے چاہے صحیح و سالم ہو یا مریض ہو، غریب ہو یا مالدار ہو۔ ائمتہ ابراہیمؑ

”وسائل الشیعة ج ۱ ص ۱۴“

۳۔ خداوند عالم نے حضرت شعیبؑ پر وحی فرمائی: میں تمہاری قوم کے ایک لاکھ آدمیوں پر عذاب کروں گا۔ چالیس ہزار برے لوگوں پر اور ساٹھ ہزار اچھے لوگوں پر!

جناب شعیبؑ نے عرض کیا: ہائے وائے چالیس ہزار تو واقعی اپنی برائی کی وجہ سے مستحق عذاب ہیں مگر یہ ساٹھ ہزار جو نیک ہیں ان پر کیوں عذاب ہو گا؟

خداوند عالم نے جناب شعیبؑ پر وحی فرمائی، اس نے کہ نیک لوگ ان برے لوگوں کے بارے میں سستی برتتے تھے، میرے غضبناک ہونے کے باوجود ان سے ناراض نہیں ہوئے (بلکہ ان سے میل محبت رکھتے تھے، انہی از بخیر نہیں کرتے تھے)۔ (مشکوٰۃ الانوار ص ۵۱)

۴۔ ذِرْوَةُ الْأَمْرِ وَسَامُهُ، وَمَفْطَاحُهُ، وَبَابُ الْأَشْيَاءِ، وَرَضَى الرَّحْمَنُ، الْقَاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ، أَمَا لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَامَ لَيْلَهُ وَصَامَ نَهَارَهُ، وَتَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَالِهِ وَحَجَّ جَمِيعَ ذَهْرِهِ، وَلَمْ يَعْرِفْ وَلَا يَتَّعِ وَلِيَّ اللَّهِ قَبُولَهُ وَيَكُونَ جَمِيعُ أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَيْهِ مَا كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ حَقٌّ فِي ثَوَابِهِ وَلَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ.

(وسائل الشیعة ج ۱ ص ۹۱)

۵۔ وَاعْلَمْ يَا ثَكَّ لَا تَكُونْ لَنَا وَلِيًّا حَتَّى تَلُوَ اجْتَمَعَ عَلَيْكَ أَهْلُ مِصْرِكَ وَقَالُوا: إِنَّكَ رَجُلٌ سَوِيٌّ لَمْ يَخْرُتْكَ ذَلِكَ، وَلَوْ قَالُوا: إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ لَمْ يَسْرُكَ ذَلِكَ وَلَكِنْ اغْرَضَ نَفْسَكَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ، فَإِنْ كُنْتَ سَالِكًا سَبِيلَهُ زَاهِدًا فِي تَرْغِيدِهِ رَاغِبًا فِي تَرْغِيدِهِ خَائِفًا مِنْ تَخْوِيفِهِ قَائِمًا وَآبِشًا، فَإِنَّهُ لَا يَبْصُرُكَ مَا قِيلَ فِيكَ.

(تحف العقول ص ۲۸۴)

۶۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: أَلَا أَخْبَرُكَ بِالْإِسْلَامِ أَضْلِيهِ وَقَرَعِهِ وَذِرْوَةَ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ. قَالَ: أَمَّا أَضْلُهُ فَالضَّلَالَةُ وَ قَرَعُهُ الزَّكَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ نِشْتَ أَخْبَرْتُكَ بِأَبْوَابِ الْخَيْرِ قُلْتُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ. قَالَ: الصَّوْمُ جُحْتُ مِنَ النَّارِ وَالصَّدَقَةُ تَذْهَبُ بِالْخَطِيئَةِ، وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يَذْكُرُ اللَّهَ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۲۳)

۴۔ امام کی معرفت کے بعد اس کی اطاعت ہی بالاترین مقام، اور اعلیٰ ترین جگہ، دین کی کلید، شئون زندگی کا روزہ، اور خوشنودی الہی (کاسب) ہے (یاد رکھو) اگر کوئی شخص (ہمیشہ) دنوں کو روزہ رکھتا رہے، راتوں کو عبادت میں بسر کرتا رہے، اپنے تمام مال کو (راہ خدا میں) صدقہ کر دے، زندگی بھر حج کرتا رہے، اور ولی خدا کی امامت و ولایت کو نہ پہچانتا ہو کہ اس سے اپنے روابط کو برقرار رکھتا ہو اور تمام اعمال اس کی ہدایت کے مطابق انجام دیتا ہو تو ایسے شخص کو نہ خدا کی طرف سے کوئی ثواب ملے گا اور نہ وہ اہل ایمان سے ہو گا۔ "وسائل الشیعة ج ۱ ص ۹۱"

۵۔ یہ جان لو کہ تم ہمارے دوست و مددگار اس وقت تک نہیں ہو سکتے (جب تک تم میں یہ صفت نہ پیدا ہو جائے کہ) چاہے تمہارے پودے شہر والے کی کرم کو کہیں کہ تم بہت برے آدمی ہو تو تم کو اس سے کوئی تکلیف نہ ہو اور (اسی طرح) اگر سب مل کر کہیں کہ تم بہت اچھے آدمی ہو تو اس سے تم کو کوئی خوشی نہ ہو۔ بلکہ تم اپنی ذات کو قرآن پر نہیں کرو اگر تم قرآن کے راستے کے ملک ہو اور قرآن نے جس سے زہکے کو کہا ہے اس سے زاہد ہو۔ ترغیبات قرآن میں راغب ہو، قرآن کی ڈرائی ہوئی چیزوں سے ڈرتے ہو تو اسی پر ثبات قدم رہو اور منکوشارت ہو کہ لوگ تمہارے بارے میں چاہے جو کہتے ہوں اس سے تم کو کوئی نقصان نہیں پہونچے گا۔

"تحف العقول ص ۲۸۴"

۶۔ سلیمان بن خالد سے منقول ہے کہ امام محمد باقر نے فرمایا: کیا تم نہیں چاہتے کہ اسلام کی اصل وفرع اور اس کی سب سے بلندی کو بیان کروں؟ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں ضرور بیان فرمائیے! فرمایا: اسلام کی اصل نماز، اس کی فرع زکات اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، اسکے بعد فرمایا: اگر تم چاہو تو خیر کے ابواب بھی بیان کر دوں۔ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں ضرور فرمائیے، فرمایا: زکوٰۃ سے پسے ہو، صدقہ کرنا ہوں کو ختم کر دیتا ہے اسی طرح آدھی رات کو اٹھ کر ذکر خدا کرنا بھی گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ "اصول الکافی ج ۱ ص ۲۳"

۷. كُلُّ مَنْ دَانَ اللَّهَ بِعِبَادَةٍ يَخْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ فَسَعْنَا غَيْرَ مَقْبُولٍ، وَهُوَ صَالٍ مُتَجَبِّرٌ وَاللَّهُ سَائِي لَا غَمَالِيَهُ وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ صَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطَّعِيهَا، فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَانِبَةً يَوْمَهَا، فَلَمَّا جَنَّتْهَا اللَّيْلُ تَصُرَّتْ بِقَطْعِ مَقْعٍ غَيْرِ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا، فَلَمَّا تَمَعَّتْ فِي رَتْبَتِهَا فَلَمَّا أَنَّ سَاقَ الرَّاعِي قَطَّعَهُ انْكَرَتْ رَاعِيهَا وَقَطَّعِيهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَبِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطَّعِيهَا، فَتَصُرَّتْ بِغَمٍّ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَنَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي الْخَلْقُ بِرَاعِيكَ وَقَطَّعِيكَ، فَلَمَّا نَائِبُهُ مُتَحَبِّرَةً عَنْ رَاعِيكَ وَقَطَّعِيكَ فَهَجَمَتْ ذَعِيرَةً مُتَحَبِّرَةً نَادَةً لِرَاعِي لَهَا يُزِيذُهَا إِلَى مَرْغَاها أَوْ تَرُدُّهَا، فَبَيَّنَّا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَسَمَ الذَّنْبُ ضَمِعَتَهَا فَأَكَلَهَا، وَكَذَلِكَ وَاللَّهُ بِأَمُحَمَّدٍ مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ ظَاهِرًا عَاذِلًا أَصْبَحَ ضَالًّا ثَائِيهَا وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ مَيِّتَةً كُفْرٍ وَنِفَاقٍ. (اصول الكافي ج ۱ ص ۳۷۵)

۸. مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ فَهُوَ مِمَّنْ كَمُلَ إِيْمَانُهُ. (اصول الكافي ج ۲ ص ۱۲۴)

۹. عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ لِي يَا جَابِرُ أَبْتَكَتَنِي مَنْ يَنْتَحِلُ التَّشْبِيعَ أَنْ يَقُولَ بِحُبِّنا أَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَوْلَ اللَّهِ مَا شِيعَتُنَا إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَأَطَاعَهُ، وَمَا كَانُوا يُعْرِفُونَ يَا جَابِرُ إِلَّا بِالتَّوَّاضِعِ، وَالتَّخَشُّعِ، وَالْأَمَانَةِ، وَكَثْرَةِ ذِكْرِ اللَّهِ، وَالصُّومِ، وَالصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَالنَّسَاءِ لِلْجَبْرِائِيلِ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَأَهْلِ الْمَسْكَنَةِ وَالْغَارِمِينَ وَالْأَيَّامِ، وَصِدْقِ الْحَدِيثِ، وَبِلَاوَةِ الْفُقَرَاءِ، وَكَتَبَ الْأَلْسُنُ عَنِ النَّاسِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ، وَكَانُوا أَتْنَاءَ عَشَائِرِهِمْ فِي الْأَشْيَاءِ. (اصول الكافي ج ۲ ص ۷۴)

۷۔ جو شخص خدا کی عبادت کسی دین کے مطابق کرے اور اس میں اپنے نفس کو مشقت میں ڈالے لیکن خدا کی طرف سے معین ہوئے امام کو اپنا امام تسلیم کرے اس کی ساری زحمت نامقبول ہے اور وہ گمراہ و سرگرداں ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بھیڑی کی ہے جو اپنے گلاؤں پر وا ہے گم ہو چکی ہو اور دن بھر ادھر ادھر ماری ماری پھر رہی ہو اور رات آنے پر کسی گلوں کو جس کا چرواہا اس کے گلوں کا چرواہا نہ ہو دیکھ کر محسوس ہے کہ اس میں شامل ہو جائے اور رات بھر اسی گلوں میں سوئے اور جب صبح کو چرواہا گلوں کو بچائے تو وہ گلاؤں پر وا ہے دونوں کو نہ پہچان کر پھر سرگردان و پریشان ہو جائے اور اپنے چرواہے اور گلوں کی تلاش میں لگ جائے اور پھر ایک گلوں کو چرواہے کے ساتھ دیکھ کر اس کی طرف دوڑے اور پھر محسوس کھا جائے، اور چرواہا اس کو دیکھ کر ڈانٹے اپنے گلاؤں پر وا ہے چرواہے کے ساتھ جا کر مل جائے۔ کیونکہ تو اپنے گلوں سے اور چرواہے سے الگ ہو چکی ہے اور تخیل و پریشان ہے اور وہ بھیڑی خوشنود و تخیل پر ادھر ادھر بھاگ رہی ہو۔ اس کا چرواہا نہیں ہے جو اس کو چرواہا سمجھتا ہے چرواہا کے پاس کو اس کی منزل تک پہنچا دے۔ اور اسی درمیان بھیڑ یا فرصت کو غنیمت جان کر اس کو پھانسی کھائے۔ خدا کی قسم اے محمد اسی طرح اس امت میں کا جو شخص خدا کی طرف سے معین شدہ ظاہر و عادل امام کا قائل نہ ہو وہ گمراہ و پریشان ہو جائیگا۔ اور اگر اسی عالم میں مریا تو کفر و نفاق کی موت مر جائیگا۔

۸. (اصول کافي ج ۱ ص ۳۷۵)

۸۔ جو خدا کیلئے دوستی اور دشمنی رکھے اور خدا کیلئے عطا کرے وہی کامل ایمان رکھتا ہے۔ (اصول کافي ج ۱ ص ۳۷۵)

۹۔ جس جابر کہتے ہیں: اے امام محمد باقر نے مجھ سے فرمایا: اے جابر کیا ہمارے شیعوں کیلئے زبان ہم اہلیت کی محبت کافی ہے؟ خدا کی قسم ہمارا شیعوں سے جو اطاعت و تقویٰ کو پیشہ بنائے۔ اور ہمارے شیعوں کی ایمان ان کی خوشنودی، امانت داری، کثرت سے ذکر خدا، روزہ، نماز، والدین کے ساتھ نیکی کرنا، پڑھنا، کی فقر و فاقہ سے دیکھ بھال کرنا، فقیروں، مسکینوں، قرضداروں، یتیموں (کی مدد کرنا) سچ بولنا تلاوت قرآن کرنا، لوگوں کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہ کہنا، تہم اسوہ میں قبیلوں کیلئے امین ہونا ہے۔ (اصول کافي ج ۱ ص ۳۷۵)

۱۰۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يَدْخُلْهُ رِضَاهُ فِي إِيْمِهِ وَلَا بَاطِلِي، وَإِذَا سَخَطَ لَمْ يُخْرِجْهُ سَخَطُهُ مِنْ قَوْلِ الْحَقِّ، وَالَّذِي إِذَا قَدَّرَ لَمْ يُخْرِجْهُ قَدْرُهُ إِلَى التَّعَدَّى إِلَى مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ. (اصول الکافی ج ۲ ص ۲۳۴)

۱۱۔ مَا مِنْ عَبْدٍ إِلَّا فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، فَإِذَا أَذِنَتْ ذَنْبًا خَرَجَتْ فِي الشُّكَّةِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِنْ ثَابَتْ ذَهَبَ تِلْكَ السَّوَادُ، وَإِنْ تَمَادَى فِي الذُّنُوبِ زَادَ ذَلِكَ السَّوَادَ حَتَّى يُغْطِيَ الْبَيَاضَ، فَإِذَا غَطَى الْبَيَاضَ لَمْ يَرْجِعْ صَاحِبُهُ إِلَى خَيْرٍ أَبَدًا، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ».

(بحار الانوار ج ۷۳ ص ۳۳۲)

۱۲۔ إِنْ الرَّجُلُ إِذَا أَصَابَ مَالًا مِنْ حَرَامٍ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ حَجٌّ وَلَا عُذْرَةٌ وَلَا صَلَةٌ رَحِمَ... (بحار الانوار ج ۹۹ ص ۱۲۵)

۱۳۔ أَلْكَمَالُ كُلِّ الْكَمَالِ السَّفَقَةُ فِي الدِّينِ وَالصَّبْرُ عَلَى السَّائِبَةِ وَتَقْدِيرُ الْمَعِيَةِ. (تحف العقول ص ۲۹۲)

۱۴۔ ثَلَاثَةٌ مِنْ مَكَارِمِ الذُّنُبِ وَالْآخِرَةُ: أَنْ تَقْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ. وَتَعِصْلَ مَنْ قَطَعَكَ. وَتَحْلُمَ إِذَا جُهِلَ عَلَيْكَ. (تحف العقول ص ۲۹۳)

۱۵۔ إِنْ أَلَاكَ كَرِهَ الْحَاحِ النَّاسِ بَغْضِهِمْ عَلَى بَغْضٍ فِي الْمَسْأَلَةِ وَأَحَبَّ ذَلِكَ لِنَفْسِهِ. (تحف العقول ص ۲۹۳)

۱۶۔ عَالِمٌ يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ غَائِبٍ. (تحف العقول ص ۲۹۴)

۱۰۔ حقیقی مومن وہی ہے جو اگر ٹوٹش ہو تو اس کی خوشی اس کی کسی گناہ یا باطل پر آمادہ نہ کر دے اور اگر ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اس کو حق بات کہنے سے نہ روکے، اور جب صاحب اقتدار ہو تو اس کا اقتدار اس کو ناحق کی طرف نہ کھینچ لے جائے۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۲۳۴)

۱۱۔ بہر بندے کے دل میں ایک سفید نقطہ ہوتا ہے۔ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس نقطہ میں سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو وہ سیاہی دور ہو جاتی ہے اور اگر توبہ نہ کی اور گناہ پر گناہ کی گئی تو وہ سیاہی زیادہ ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ پوری سفیدی چھپ جاتی ہے پھر جب سفیدی چھپ جاتی ہے تو وہ شخص پھر خیر کی طرف نہیں پلٹتا اور خدا کے اس قول: «كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ» (پس اس آیت ۱۴) (نہیں نہیں) بات یہ ہے کہ یہ لوگ جو اعمال (بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر رنگ چرٹھ گیا ہے۔ کایہی مطلب ہے۔

بحار ج ۳ ص ۳۳۲

۱۲۔ انسان اگر مال حرام سے دو تہمند ہوتا ہے تو اس کا دل حج قبول ہوتا ہے نہ عمرہ نہ صلا رحم۔

بحار ج ۲ ص ۱۲۵

۱۳۔ فقر حاصل کرنا، مصیبت پر صبر کرنا، اور ستم کے سلسلے میں اذیت دہری کرنا ہی مکمل کمال ہے۔

تحف العقول ص ۲۹۲

۱۴۔ تین چیزیں دنیا و آخرت کے کالات میں سے ہیں۔ ۱۔ جس نے تم پر ظلم کیا ہے اس کو معاف کر دینا۔ ۲۔ جس نے قطع رحم کیا ہے اس کے ساتھ صلہ رحم کرنا، ۳۔ جو تم سے جہالت برتے اس کے ساتھ حلم برتنا۔

تحف العقول ص ۲۹۳

۱۵۔ کسی مخلوق کا مخلوق کے سامنے سول میں گزر کر ہاتھ اٹھا کر کوہت ناپسند ہے مگر خدا کے سامنے گزر کر ہاتھ اٹھا کر کوہت ناپسند ہے۔

تحف العقول ص ۲۹۳

۱۶۔ جس عالم کے علم سے نفع اٹھایا جائے وہ عالم شہر ناز (.....) عالموں سے افضل ہے

تحف العقول ص ۲۹۴

۱۷۔ اَوْصِيكَ بِخَفِيٍّ: اِنْ ظَلِمْتَ فَلَا تَظْلِمُ وَإِنْ خَانُوكَ فَلَا تَخُنْ وَإِنْ كَذَبْتَ فَلَا تَغْضَبُ وَإِنْ مَدَحْتَ فَلَا تَفْرَحُ وَإِنْ ذَمَمْتَ فَلَا تَحْزَنُ وَفَكَرْ فِيمَا قِيلَ فَبِكَ فَإِنْ عَرَفْتَ مِنْ نَفْسِكَ مَا قَبَلَ فَبِكَ فَسُقُوطُكَ مِنْ عَيْنِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ عِنْدَ غَضَبِكَ مِنَ الْحَقِّ أَكْظَمُ عَلَيْكَ مُصِيبَةً مِمَّا خِفْتَ مِنْ سُقُوطِكَ مِنْ آعْيُنِ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى خِلَافٍ مَا قِيلَ فَبِكَ فَتَوَاتُ أَكْثَرُهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَغَبَّ بِذَلِكَ.

(تحف العقول ص ۲۸۴)

۱۸۔ اِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَيُبْخِضُ وَلَا يُعْطِي دِيْنَهُ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ.

(تحف العقول ص ۳۰۰)

۱۹۔ اِيَّاكَ وَالْخُصُوْمَةَ فَاِنَّهَا تُفِيْدُ الْقَلْبَ وَتُوْرِثُ النَّفَاقَ.

(المنهاج ۱ ص ۳۶۵) نقل عن كتاب حلية الاولياء.

۲۰۔ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ خُسْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ وَصَفَ عَدْلًا ثُمَّ خَالَفَهُ اِلَى غَيْرِهِ.

(تحف العقول ص ۲۹۸)

۲۱۔ اِيَّاكَ وَالتَّوْبَةَ فَإِنَّهُ يَخْرُبُ غُرُقُ فِيهِ الْهَلَكُ وَإِيَّاكَ وَالْعَقْلَةَ فَبِهَا تَكُونُ قَسَاوَةُ الْقَلْبِ وَإِيَّاكَ وَالتَّوَانِي فَبِهَا لَا تُعْذَرُكَ فِيهِ قَابِلِيَّةٌ يَلْجَأُ التَّادِمُونَ وَاسْتَرْجِعْ سَالِفَ الذُّنُوبِ بِشِدَّةِ النَّدَمِ وَكَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَتَعَرُّضِ لِلرَّحْمَةِ وَغَفْوِ اللَّهِ بِخُسْنِ الْمُرَاجَعَةِ وَاسْتَعْنِ عَلَى خُسْنِ الْمُرَاجَعَةِ بِخَالِصِ الدُّعَاءِ وَالْمُسَاجَاةِ فِي الظُّلَمِ وَتَخَلُّصِ إِلَى عَظِيمِ الشُّكْرِ بِاسْتِخَارَةِ قَلِيلِ الرِّزْقِ وَاسْتِفْلَالِ كَثِيرِ الطَّاعَةِ وَاسْتِغْلَابِ زِيَادَةِ النِّعَمِ بِعَظِيمِ الشُّكْرِ...

(تحف العقول ص ۲۸۰)

۱۴۔ میں تم کو پانچ باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ۱۔ اگر تم پر ظلم کیا جائے تو تم ظلم نہ کرو، ۲۔ اگر تم سے خیانت کی جائے تو تم خیانت نہ کرو، ۳۔ اگر تم کو جھٹلایا جائے تو غصہ میں نہ آؤ، ۴۔ اگر تم تمہاری مدح کی جائے تو خوش نہ ہو، ۵۔ اگر تمہاری مذمت کی جائے تو ناراض نہ ہو۔ جو بات تمہارے بارے میں کہی گئی ہے اس کے بارے میں غور کرو، اگر وہ بات تمہارے اندر ہے تو حق بات کی وجہ سے خدا کی نظروں سے گرجانا کہیں بڑی مصیبت ہے بہ نسبت اس کے کہ تم لوگوں کی نظروں سے گرجاؤ۔ اور اگر وہ بات تمہارے اندر نہیں ہے تو بغیر کسی تعب و زحمت کے تم نے ثواب کمایا۔

(تحف العقول ص ۲۸۳)

۱۵۔ خدا دنیا اپنے دوست و دشمن دونوں کو دیتا ہے مگر دین صرف دوستوں کو دیتا ہے۔

(تحف العقول ص ۳۰۰)

۱۶۔ خیر و دشمنی نہ کرنا اس لئے کہ اس سے دل فاسد ہوتا ہے اور یہ باعث نفاق ہے۔

(آئینہ ج ۱ ص ۳۶۵) منقول از کتاب حلیۃ الاولیاء

۲۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ افسوس اس بند کو ہوگا جو لوگوں کو عدالت کا راستہ دکھا کر مگر خود دوسرے راستے پر چلے۔

(تحف العقول ص ۲۹۸)

۱۱۔ خبردار (و اجبات میں) نا اہل ٹولوں سے کام نہ لو، کیونکہ یہ ایسا سمندر ہے جس میں ہلاک ہونے والے ڈوب جاتے ہیں۔ اور غفلت سے بچو کیونکہ یہ سنگدلی کا سبب ہوتا ہے اور جہاں کوئی عذر نہ ہو سکے وہاں سستی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ شرمندہ لوگوں کی پناہ گاہ ہے۔ گندہ گنہ گنہوں کو شدت نہامت اور کثرت استغفار سے پرہیز کرو، رحمت خدا اور عفو الہی کو غلصانہ درخواست کے ذریعہ حاصل کرو اور درخواست خاص کو دعائے خاص اور شب تاریک میں مناجات کے ذریعہ حاصل کرو، تھوڑی روزی کو زیادہ سمجھ کر، زیادہ عبارت کو کم مان کر خدا کا خاص شکر ادا کر، اور عظیم شکر ادا کر کے زیادتی نعمت طلب کر۔

(تحف العقول ص ۲۸۵)

۲۲۔ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَمُوتُ صَاحِبُهُنَّ أَبَدًا حَتَّى يَرَى وَبِالْهَيْئَةِ: الْبَغْيُ وَقَطِيعَةُ الرَّجِيمِ. وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ يُبَارِزُ اللَّهُ بِهَا. وَإِنْ أَغْجَلَ الطَّاعَةَ ثَوَابًا لَصَلَتْ الرَّجِيمُ وَإِنَّ الْقَوْمَ لَيَكُونُونَ فُجَارًا فَيَتَوَاضَعُونَ قَبْلَهُمْ وَيَتَرَوْنَ. وَإِنَّ الْيَمِينَ الْكَاذِبَةَ وَقَطِيعَةَ الرَّجِيمِ لَيَذَرَانِ الدِّيَارَ بِلَا فِعٍّ مِنْ أَهْلِهَا. (تحف العقول ص ۲۹۴)

۲۳۔ مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَا عَمَلُهُ. وَمَنْ حَسَنَتْ نِيَّتُهُ زِيدَ فِي رِزْقِهِ وَمَنْ حَسَنَ يَرُّهُ بِأَهْلِهِ زِيدَ فِي غَمْرِهِ. (تحف العقول ص ۲۹۵)

۲۴۔ إِيَّاكَ وَالْكَسَلَ وَالصَّجَرَ فَإِنَّهُمَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ، مَنْ كَسِلَ لَمْ يُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ صَجَرَ لَمْ يَضِرْ عَلَى حَقٍّ. (تحف العقول ص ۲۹۵)

۲۵۔ التَّوَاضُّعُ الرِّضَا بِالْمَخْلُوسِ دُونَ شَرَفِهِ، وَإِنْ تَسَلَّمَ عَلَى مَنْ لَقِيتَ، وَإِنْ تَرَكْتَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كُنْتَ مُجْهَقًا. (تحف العقول ص ۲۹۶)

۲۶۔ إِنَّ الْمُؤْمِنَ الْمُؤْمِنِ لَا يَشْنَعُهُ وَلَا يَحْرِمُهُ وَلَا يُسِيءُ بِهِ الظَّنَّ. (تحف العقول ص ۲۹۶)

۲۷۔ لَا يَسْلُمُ أَحَدٌ مِنَ الذُّنُوبِ حَتَّى يَخْزَنَ لِسَانَهُ. (تحف العقول ص ۲۹۸)

۲۸۔ فَإِنَّ اللَّهَ يَنْغُضُ اللَّعَانَ السَّابَّ الظَّالِمَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.. (تحف العقول ص ۳۰۰)

۲۲۔ تین باتیں یاد رکھیں کہ ان کا مالک جب تک ان کی سزا نہیں پاتا اس کو موت نہیں آتی۔ ۱۔ ظلم، ۲۔ قطع رحم، ۳۔ جھوٹی قسم، کہ یہ خدا سے جنگ ہے، اور صلہ رحم کی جزا بہت جلد ملتی ہے۔ بہت سے لوگ فاسق و فاجر ہوتے ہیں مگر وہ صلہ رحم کرتے ہیں تو ان کا مال بڑھتا ہے اور وہ مال دار ہو جاتے ہیں۔ اور جھوٹی قسم و قطع رحم شہروں کو ان کے بسنے والوں سے پھیل میدان بنا دیتے ہیں۔ (تحف العقول، ص ۲۹۴)

۲۳۔ جس کی زبان سچی ہوتی ہے، ۱۔ ۱۴۰۰ کا، متوہ، اور جسکی نیت اچھی ہوتی ہے اس کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کی عمر طولانی ہوتی ہے۔ (تحف العقول ص ۲۹۵)

۲۴۔ خبردار سستی اور کم حوصلگی سے جو کہ یہ دونوں ہر بلا کی کلید ہیں۔ جو سستی کرتا ہے وہ حق نہیں ادا کر پاتا، اور جو کم حوصلہ ہوتا ہے وہ حق پر صبر نہیں کر پاتا۔ (تحف العقول ص ۲۹۵)

۲۵۔ فروتنی یہ ہے کہ انسان مجلس میں اپنی جگہ سے کم تر مقام پر بیٹھے، اور جس سے ملاقات کرے اس پر سلام کرے، اور چاہے حتیٰ پر ہو پھر بھی غدار نہ کرے۔ (تحف العقول ص ۲۹۶)

۲۶۔ مومن مومن کا بھائی ہے نہ وہ گالی بکتا ہے نہ (مومن کو) محروم کرتا ہے، نہ اس سے بگڑائی کرتا ہے۔ (تحف العقول ص ۲۹۶)

۲۷۔ کوئی شخص گناہ سے اس وقت تک محفوظ نہیں رہتا جب تک اپنی زبان قابو نہ رکھے۔ (تحف العقول، ص ۲۹۸)

۲۸۔ خداوند عالم لعنت کرنے والوں کو گالیاں دینے والوں، مومن پر طعن (وطنبر) کرنے والوں کو دشمن رکھتا ہے۔ (تحف العقول، ص ۳۰۰)

۲۹۔ وَاعْلَمُوا بِمَا مُحَمَّدٌ أَنْ أُنْتَحَبَ الْحُجُورَ وَأُنْأَعَهُمْ لِمَغْرُورٍ عَنْ دِينِ اللَّهِ، قَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا، فَأَعْمَلُوا لَهُمُ الَّتِي يَفْعَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ.

(اصول الکافی ج ۱ ص ۳۷۵)

۳۰۔ إِنَّ اللَّهَ خَبَاءٌ ثَلَاثَةٌ فِي ثَلَاثَةِ خَبَاءٍ رِضَاهُ فِي طَاعَتِهِ فَلَا تَخْفَرُ مِنَ الطَّاعَةِ شَيْئًا فَلَمَّا رِضَاهُ فِيهِ وَخَبَاءٌ سَخَطُهُ فِي مَعْصِيَتِهِ فَلَا تَخْفَرُ مِنَ الْمَعْصِيَةِ شَيْئًا فَلَمَّا سَخَطُهُ فِيهِ وَخَبَاءٌ أَوْلِيَانُهُ فِي خَلْفِهِ فَلَا تَخْفَرُ أَحَدًا فَلَمَّا أَوْلِيَانُهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۱۸۸)

۳۱۔ فَأَتَيْنَ تَفْثَكَ مِنَ الذُّنُبِ كَمَثَلِ مَنْزِلٍ نَزَلَتْهُ سَاعَةٌ ثُمَّ ارْتَحَلَتْ عَنْهُ أَوْ كَمَثَلِ مَا لَمْ اسْتَفِدْتَهُ فِي مَنَامِكَ فَفَرِخَتْ بِهِ وَسَرَزَتْ ثُمَّ انْتَبَهَتْ مِنْ زَفْدَتِكَ وَلَيْسَ فِي يَدِكَ شَيْءٌ.

(تحف العقول ص ۲۸۷)

۳۲۔ ثَلَاثٌ فَاصِمَاتُ الظُّهْرِ: رَجُلٌ اسْتَكْتَرَّ عَمَلَهُ وَنَسِيَ ذَنْبَهُ وَأَعَجَبَ بِرَأْيِهِ.

(کتاب الحصال ج ۱ ص ۱۱۲)

۳۳۔ مَنْ كَانَ ظَاهِرُهُ أَرْجَحَ مِنْ بَاطِنِهِ خَفَّ مِيزَانُهُ.

(تحف العقول، ص ۲۹۴)

۲۹۔ اے محمد (بنی سلم) اگر تیرے جوار اور ان کے پیروں میں حق سے خارج ہیں یہ خود بھی گمراہ ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں، ان کے کردار اس راکھ کے مانند ہیں جس کو شدید آندگی کے دن تیز ہوا اڑا لے جاتی ہے۔ جو کچھ بھی انہوں نے کسب کیا ہے اس میں سے ان کے ہاتھ کچھ آنے والا نہیں ہے اور یہی دور کی گمراہی ہے۔

(اصول کافی، ج ۱، ص ۳۷۵)

۳۰۔ خدا نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں چسپا کر رکھا ہے، ۱۔ اپنی خوشنودی کو اپنی اطاعت میں لہذا اطاعت کو چاہے وہ تھوڑی ہو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے اس کی مرضی اسی میں پوشیدہ ہو، ۲۔ اپنی ناراضگی کو اپنی معصیت میں! لہذا تھوڑی سی بھی معصیت کو حقیر نہ سمجھو ہو سکتا ہے اس کی ناراضگی اسی میں پوشیدہ ہو، ۳۔ اپنے اولیاء کو اپنی غلوں میں چسپا کر رکھا ہے اس لئے کسی کی حقیر نہ کرو ہو سکتا ہے وہ ولی خدا ہو۔

(بحار الانوار ج ۷۸، ص ۱۸۸)

۳۱۔ دنیا کو دینوں ایک ایسے مکان کی طرح فرض کرو جس میں تم تھوڑی دیر کیلئے آکرے ہو اور پھر وہاں سے روانہ ہو جاؤ گے یا پھر اس دولت کی طرح فرض کرو جو کہ تم نے خواب میں دیکھا ہو اور خوش ہو گئے ہو، اور پھر حجب بیدار ہوئے تو اپنے کو خالی ہاتھ دیکھا۔

(تحف العقول ص ۲۸۷)

۳۲۔ تین چیزیں کرتوڑ ہیں، ۱۔ اپنے عمل کو زیادہ سمجھنا، ۲۔ اپنے گناہوں کو بھول جانا، ۳۔ اپنی رائے کو سب سے بہتر سمجھنا۔

(جنت حشر، سلطان غازی، کتاب الحصال، ج ۱، ص ۱۱۲)

۳۳۔ جس کا ظاہر اس کے باطن سے اچھا ہو گا۔ اس کی میزان ہلکی ہوگی۔

(تحف العقول ص ۲۹۴)

۳۴۔ إِنَّ اللَّهَ ثَقُلَ الْخَيْرَ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَيْفَ لِيهِ فِي مُوَارِيثِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَفَّتِ الشَّرُّ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا كَيْفَ لِيهِ فِي مُوَارِيثِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
(اصول الکافی، ج ۲ ص ۱۴۳) باب تمجیل فعل الخیر

۳۵۔ فَإِنَّ الْيَوْمَ غَيْبَةٌ وَغَدًا لَا تَدْرِي لِمَنْ هُوَ.

(تحف العقول ص ۲۹۹)

۳۶۔ الْجَنَّةُ مَخْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَالصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَكَارِهِ فِي الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَجَهَنَّمَ مَخْفُوفَةٌ بِالذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ، فَمَنْ أَعْطَى نَفْسَهُ لَذَنَهَا وَشَهَوَاتَهَا دَخَلَ النَّارَ.
(اصول الکافی ج ۲ ص ۸۹)

۳۷۔ اخْبِتِ الْمَكَاسِبَ كَسْبُ الرِّبَا.

(فروع الکافی ج ۵ ص ۱۴۷، باب الرِّبَا حدیث ۱۲)

۳۸۔ مَنْ عَلَّمَ بَابَ هُدًى فَلَهُ مِثْلُ أُخْرٍ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولَئِكَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ عَلَّمَ بَابَ ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أُوزَارٍ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولَئِكَ مِنْ أُوزَارِهِمْ شَيْئًا.
(تحف العقول ص ۲۹۷)

۳۹۔ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَفْضَالَ وَجَعَلَ مَفَاتِيحَ بَابِكَ الْإِفْطَارِ الشَّرَابِ. وَالْكَذِبُ شَرِّ مِنَ الشَّرَابِ.
(بحار الانوار ج ۷۲ ص ۲۳۷)

۴۰۔ لَوْ تَعْلَمُ السَّائِلُ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا سَأَلَ أَحَدٌ أَحَدًا وَلَوْ تَعْلَمُ الْمَسْئُولُ مَا فِي الْمَنْعِ مَا مَنَعَ أَحَدٌ أَحَدًا.
(تحف العقول ص ۳۰۰)

۳۳۔ خداوند علم نے دنیا طلب کوئی کیلئے کاخیر کو اسی طرح روزی بنا دیا ہے جس طرح قیامت کے دن ان کے میزان عمل کو وزن کیا اور دنیا بنانے کا اولیٰ دنیا کیلئے شر کو اسی طرح ہلکا بنا دیا ہے جس طرح قیامت میں ان کے میزان عمل کو ہلکا کر دے گا۔ (اصول کافی، ج ۲ ص ۱۴۳، باب تمجیل فعل الخیر)
۳۵۔ آج کا دن غنیمت سمجھو، لیکن کل کا دن کس کے لئے ہوگا؟ یہ تم کو کیا معلوم؟

(تحف العقول، ص ۲۹۹)

۳۶۔ جنت مسرور ناگوار یوں میں گھری ہوئی ہے (لہذا) جو شخص دنیا میں ناگوار چیزوں پر صبر کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور روزِ لذتوں اور شہوتوں سے گھرا ہے۔ پس جو شخص اپنے نفس کو لذتوں اور شہوتوں کا خیر کرے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (اصول کافی، ج ۲ ص ۸۹)
۳۷۔ صَارَ كَسْبُ الرِّبَا كَسْبُ الْخَمْرِ

۳۸۔ سب سے خبیث ترین داد و سند سودی معاملہ ہے۔

(فروع کافی، ج ۵ ص ۱۴۷، باب الرِّبَا حدیث ۱۲)

۳۹۔ جو شخص لوگوں کو ہدایت کا ایک باب سکھائے اس کو اس پر تمام عمل کرنے والوں جیسا اجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جو کسی کو گمراہی کا ایک باب سکھائے گا اس کو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر عذاب ہوگا اور عمل کرنے والوں کے عذاب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ (تحف العقول، ص ۲۹۷)

۴۰۔ خدا نے تمام برائیوں کو متغفل کر دیا ہے اور اس کی کلید شراب کو قرار دیا ہے۔ اور جھوٹ شراب سے بھی بدتر ہے۔ (بحار، ج ۷۲ ص ۲۳۷)

۴۱۔ اگر کوئی کو معلوم نہ ہو کہ میں کیا (ربائی) ہے تو کوئی کسی سے کوئی سوال کرے اور اگر سوال (جس سے سوال کیا گیا ہے) کو دینے کا قائل نہ معلوم ہو جائے تو کوئی کسی کے سوال کو رد نہ کرے

(تحف العقول، ص ۳۰۰)

معصوم ہشتم

امام ششم

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

اور آراء کے چالیس حدیثیں

۱۳۷

معصوم ہشتم امام ششم
حضرت امام صادق علیہ السلام

ام: --- جعفر صادق،
قب: --- صادق،
نیت: --- ابو عبد اللہ
باپ: --- امام محمد باقرؑ
ماں: --- ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر،
ایک ولادت: --- ۱۷، ربیع الاول،
محل ولادت: --- مدینہ منورہ،
ایک شہادت: --- ۲۵ شوال --- محل شہادت: --- مدینہ منورہ،
سن شہادت: --- ۱۲۸ھ، قی، --- عمر: --- ۶۵ سال،
رقہ: --- بقیع، مدینہ، --- سبب شہادت: منصور دوانیقی کے حکم سے زہر
دیا گیا۔
وران عمر: --- اس کو دو حصوں میں بانٹا جاسکتا ہے، ۱۔ امامت سے پہلے ۴۱ سال
۸۳ سے سیکر ۱۱۴ تک، ۲۔ زمانہ امامت آخری عمر تک ۳۲ سال (۱۱۴ سے سیکر ۱۴۶ تک) اور
جی شیعہ کے جوانی کا دور تھا۔ حضرت بھی اپنے باپ کی طرح نبی امیہ و بنی عباس کی باہمی جنگ سے
فائدہ حاصل کیا اور بڑے وسیع عرصے میں اپنے حوزہ علمیہ کی تشکیل دی جس میں چار ہزار طالب علم
تھے۔ اور حضرت رسولؐ و حضرت علیؑ کے خاص اسلام کو نبی امیہ کے اسلام کے پردے میں پروان
چڑھایا۔

اربعون حدیثاً

عن الامام جعفر الصادق عليه السلام

۱- وَأَمَّا وَجْهُ الْحَرَامِ مِنَ الْوَلَايَةِ: فَوَلَايَةُ الْوَالِي الْجَائِرِ، وَوَلَايَةُ وَلَايَةِ الرِّئَاسِ مِنْهُمْ، وَأَتْبَاعُ الْوَالِي فَمَنْ ذُوْنَهُ مِنْ وَلَايَةِ الْوَلَاةِ، إِلَى أَدْنَاهُمْ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْوَلَايَةِ عَلَى مَنْ هُوَ وَآلٍ عَلَيْهِ، وَالْعَمَلُ لَهُمْ، وَالْكَسْبُ مَعَهُمْ - بِحَقِّهِ الْوَلَايَةِ لَهُمْ - حَرَامٌ، وَمُحَرَّمٌ، مُعَذِّبٌ مَنْ قَعَلَ ذَلِكَ عَلَى قَلِيلٍ مِنْ فِعْلِهِ أَوْ كَثِيرٍ، لِأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ - مِنْ جِهَةِ الْمَعْنَوِيَّةِ - مَغْصِيَّةٌ كَثِيرَةٌ مِنَ الْكِبَائِرِ، وَذَلِكَ أَنَّ فِي وَلَايَةِ الْوَالِي الْجَائِرِ دَوْسَ (دَرَسَ) الْحَقِّ كُلِّهِ، وَإِخْيَاءَ الْبَاطِلِ كُلِّهِ، وَإِظْهَارَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ وَالْفُسَادِ، وَإِطْلَاقَ الْكُذْبِ، وَقَتْلَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَهَذْمَ الْمَسَاجِدِ، وَتَبْدِيلَ شَعْنِ اللَّهِ وَشَرَائِعِهِ، فَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْعَمَلُ مَعَهُمْ وَمَقُونَتُهُمْ وَالْكَسْبُ مَعَهُمْ إِلَّا بِجِهَةِ الضَّرُورَةِ نَظِيرَ الضَّرُورَةِ إِلَى الدِّمِّ وَالْمَنَةِ.

(تحف العقول ص ۳۳۲)

۲- ... إِنَّ مَغْرِقَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَسٌ مِنْ كُلِّ وَخْشَةٍ، وَصَاحِبٌ مِنْ كُلِّ وَخْدَةٍ، وَتَوَزَّى مِنْ كُلِّ ظُلْمَةٍ، وَقُوَّةٌ مِنْ كُلِّ ضَعْفٍ، وَشِفَاءٌ مِنْ كُلِّ سُقْمٍ.

(فروع الكافي ج ۸ ص ۲۹۷)

امام جعفر صادق کی چالیس حدیث

۱- حکام کی ولایت کی حرمت کی وجہ!

پس ظالم حاکم کی طرف سے یا اس کے حکام کی طرف سے کسی مہم کے قبول کرنا طبقہ رؤسا اور حاکم کے اطرافینوں سے لیکر نیچے تک یعنی ظالم حاکم کی چوکیداری تک سب حرام ہے اور یہ سب لوگ بالی کے دروازے ہیں۔ ان کی حکومت کی وجہ سے ان کیلئے کوئی کام کرنا ان کے ساتھ ہی کوئی کسب وکار حرام و محترم ہے اور جو ایسا کرے خواہ زیادہ کرے یا کم وہ معذب ہوگا۔ اس کے بہرہ نشینی (ان کی مدد کی وجہ سے) گناہ کبیرہ (ہو جاتی) ہے کیونکہ ظالم والی حکومت میں حق پورے کا پورا سٹ باتا ہے اور باطل کل کا کل زندہ ہو جاتا ہے، ظلم، جور، فساد، کھلم کھلا ہوتا ہے، کتب الہی مل ہو جاتی ہیں، قرآن و انبیاء قتل کئے جاتے ہیں مسجدیں گرائی جاتی ہیں، سنت الہی اور شریعت تبدیل دی جاتی ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ کام کرنا، ان کی مدد کرنا، ان کیلئے کام کرنا سب ہی حرام ہے، ہاں ضرورت کے وقت (اسی طرح) جائز ہے جس طرح ضرورت کے وقت خون اور مردار نر ہو جاتا ہے۔

» تحف العقول ص ۳۳۲

۲- بیشک خدا کی معرفت ہر وحشت میں سب انس ہے اور ہر تنہائی کا ساتھی ہے، درہر تاریکی کا نور ہے، اور ہر کمزوری کی طاقت ہے، اور ہر بیماری کی شفا ہے۔

» فروع کافی، ج ۸، ص ۲۹۷

۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا بَيَّتَهُمَا مُنَازَعَةً فِي دِينٍ أَوْ مِيرَاثٍ، فَتَحَاكَمَا إِلَى السُّلْطَانِ وَالْأَمِيرِ الْقَضَاءِ أَيْجَلُ ذَلِكَ؟ قَالَ: مَنْ تَحَاكَمَ إِلَيْهِمْ فِي حَقٍّ أَوْ بَاطِلٍ فَإِنَّمَا تَحَاكَمُ إِلَى الْقَاغُوتِ، وَمَا يَحْكُمُ لَهُ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ سُخْنًا، وَإِنْ كَانَ حَقًّا ثَابِتًا لَهُ، لِأَنَّهُ أَخَذَهُ بِحُكْمِ الْقَاغُوتِ وَمَا أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يُكْفَرُوا بِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الْقَاغُوتِ وَقَدْ أَمَرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ، قُلْتُ فَكَيْفَ يَضْتَمَانِ؟ قَالَ: يَنْظُرَانِ مَنْ كَانَ مِنْكُم مِثْنٌ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَنَظَرَ فِي حِلَالِنَا وَحَرَامِنَا وَعَرَفَ أَحْكَامَنَا فَلْيَرْضَوْا بِهِ حَكَمًا فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُم حَاكِمًا.

(الوسائل ج ۱۸ ص ۱۹)

۴۔ الْقَضَاءُ أَرْبَعَةٌ: ثَلَاثَةٌ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ: رَجُلٌ قَضَى بِحُجْرٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى بِحُجْرٍ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى بِحَقٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى بِحَقٍّ وَهُوَ يَعْلَمُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(تحف العقول ص ۳۶۵)

۵۔ مَنْ رَأَى أَخَاهُ عَلَى أَمْرِ يَكْرَهُهُ وَلَا يَرُدُّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَدْ خَانَ.

(امالی صدوق ص ۱۶۲)

۶۔ لَا يَنْبَغُ الرَّجُلُ بَعْدَ مَوْتِهِ إِلَّا ثَلَاثَ خِصَالٍ: صَدَقَةٌ أَجْرَاهَا اللَّهُ لَهُ فِي حَيَاتِهِ فَبِهَا تَجْرِي لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَسُنَّةٌ هُدًى يُعْمَلُ بِهَا، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَذْغُولُهُ.

(تحف العقول ص ۳۶۳)

۳۔ عمر بن حنظلہ کہتے ہیں: میں نے امام جعفر صادقؑ سے اپنے ان دو ساتھیوں کے بارے میں پوچھا جنکے درمیان کسی ترض یا میراث کے بارے میں جھگڑا تھا اور دونوں نے اپنا معاملہ بادشاہ اور قاضی کے یہاں فیصلہ کیلئے پیش کیا تھا کہ حضور کیا ریجا کر رہے ہیں؟

امام نے فرمایا: جو کسی حق یا باطل میں فیصلہ کیلئے ان لوگوں کی طرف رجوع کرے اس نے طاغوت کی طرف رجوع کیا اور (ان کے حکم سے) جولیایا جائے گا وہ حرام ہے۔ یہاں تک کہ ثابت شدہ حق ہو کیونکہ اس نے طاغوت کے حکم سے لیا ہے اور خدا نے اسے انکار کا حکم دیا ہے چنانچہ خدا نے فرمایا ہے: یہ لوگ طاغوت کو حاکم بنانا چاہتے ہیں حالانکہ خدا نے انکو حکم دیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں۔ تب میں نے عرض کیا: پھر یہ دونوں کیا کریں؟ امام نے فرمایا: یہ دونوں دیکھیں کہ تم میں سے کون ہے جو ہماری حدیثوں کا راوی ہے۔ اور ہمارے حلال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے اسی کو حکم بنانے پر راضی ہو جائیں۔ اس لئے کہ ہم نے اس کو تمہارے اوپر حاکم قرار دیا ہے۔

۴۔ قضاوت کرنے والے چار قسم کے ہیں ایک حنبلی ہے تین دوزخی ہیں۔ ۱۔ جو جان کر غلط فیصلہ کرے وہ دوزخی ہے، ۲۔ جو غلط فیصلہ لا علمی میں کرے وہ بھی حنبلی ہے۔ ۳۔ جو صحیح فیصلہ کرے مگر جہالت و لاعلمی کی بنا پر! وہ بھی دوزخی ہے۔ ۴۔ جو جان کر صحیح فیصلہ کرے وہ جنتی ہے۔

۵۔ جو اپنے برادر درموس کو برا کام کرتے ہو دیکھے اور قدرت رکھتے ہوئے بھی اس کو نہ روکے تو اس نے اپنے اس بھائی کے ساتھ خیانت کی۔

۶۔ مرنے کے بعد تین چیزوں کے علاوہ کوئی عمل انسان کے پیچھے نہیں آتا۔ ۱۔ وہ صدقہ جو اپنی زندگی میں خدا کی توفیق سے جاری کر گیا تھا وہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ ۲۔ وہ نیک کام جو چھوڑ گیا تھا اور اس کے بعد بھی باقی رہے، ۳۔ وہ فرزند صالح جو اس کیلئے دعا کرے

(تحف العقول ص ۳۶۳)

۷۔ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ مِنَ الْحَقِّ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَتَعُوذَهُ إِذَا مَرِضَ، وَتَضَعُ لَهُ إِذَا غَابَ، وَتُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَتُجَبِّتُهُ إِذَا دَعَا، وَتَنْبِغُهُ إِذَا مَاتَ. (اصول کافی ج ۲ باب حق المؤمن علی اخیه ص ۱۷۱)

۸۔ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، كَالْحَسَدِ الْوَاحِدِ، إِنْ اشْتَكَى شَيْئًا مِنْهُ وَجَدَ أَلَمَ ذَلِكَ فِي سَائِرِ حَسَدِهِ، وَأَزْوَاجُهُمَا مِنْ رُوحٍ وَاحِدَةٍ، وَإِنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ لَا شَدَّ اتِّصَالًا بِرُوحِ اللَّهِ مِنْ اتِّصَالِ شُعَاعِ الشَّمْسِ بِهَا. (اصول کافی ج ۲ باب اخوة المؤمنين ص ۱۶۶)

۹۔ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يَشْتَعِ وَيَخْرُجَ أَخُوهُ، وَلَا يَزْوِيَ وَيَغْطِشَ أَخُوهُ، وَلَا يَكْتَسِي وَيَغْرَى أَخُوهُ، فَمَا أَغْظَمَ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، وَقَالَ: أَحَبُّ لَأَخِيكَ الْمُسْلِمِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ. (اصول کافی ج ۲ باب حق المؤمن علی اخیه ص ۱۷۰)

۱۰۔ الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، غَيْبُهُ وَذَلِيلُهُ لَا يَخُونُهُ وَلَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَغْتَشِي وَلَا يَبْعُدُهُ عِدَّةً فَيُخْلِفُهُ. (اصول کافی ج ۲ باب اخوة المؤمنين ص ۱۶۶)

۱۱۔ أَدْنَى مَا يُخْرِجُ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُؤَاجِي الرَّجُلَ عَلَى دِينِهِ فَيُخْصِي عَلَيْهِ عَثْرَاتِهِ وَزَلَاتِهِ لِيَعْتَفَهُ بِهَا يَوْمَآلَمَا [(معانی الاخبار ص ۳۹۴)

۷۔ ایک بزرگ مسلمان کا اپنے دوسرے مسلمان بھائی پر جو حقوق ہیں ان میں سے یہ حق بھی ہے کہ ۱۔ جب ملاقات ہو تو اس پر سلام کرے۔ ۲۔ جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے، ۳۔ اس کے پیٹھ پیچھے اس سے غلوں برتنے، ۴۔ جب اس کو چھینک آئے تو دعا کرے، یعنی یرحمک اللہ کہے ۵۔ جب اس کو بلانے تو قبول کرے۔ ۶۔ جب وہ مرجائے تو جنازہ کے پیچھے پیچھے چلے (شیع جنازہ کرے) "اصول کافی، ج ۲، باب حق المؤمن علی اخیه ص ۱۷۱" ۸۔ ایک جسم کی طرح "مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے" کہ جب جسم کے کسی حصہ کو ٹکات جوتی ہے تو اس کی تکلیف پورے بدن کو ہوتی ہے، اور ان کی روح بھی ایک ہے، مومن کی روح کا اتصال روح اللہ سے اس سے کہیں زیادہ شدید ہوتا ہے جتنا اتصال سورج اور اس کی شعاعوں میں ہوتا ہے۔ "اصول کافی، ج ۲، باب اخوة المؤمنين ص ۱۶۶"

۹۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ اگر اس کا بھائی بھوکا ہو تو یہ شکم سیر نہ ہو، اگر وہ پیاسا ہو تو یہ سیراب نہ ہو، اگر وہ برہنہ ہو تو لباس نہ پہنے، پس ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کتنا عظیم حق ہے۔ نیز فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی پسند کر و جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

۱۰۔ مومن، مومن کا بھائی اور اس کی آنکھ اور اس کا رہبر ہے، نہ اس کے ساتھ خیانت کرتا ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کے ساتھ ملاوٹ کرتا ہے، اور نہ وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرتا ہے۔ "اصول کافی، ج ۲، باب اخوة المؤمنين ص ۱۶۶"

۱۱۔ چھوٹی سی وجہ چیز جو انسان کو دائرہ ایمان سے خارج کر دیتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنے برادر دینی کی نغزشوں کو شمار کرتا رہے تاکہ کسی دن ان نغزشوں کا ذکر کر کے اس کو سرزنش کرے "معانی الاخبار، ص ۳۹۴"

١٢- مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا آتَتْهُ اللَّهُ الْحِكْمَةُ فِي قَلْبِهِ وَانْطَقَ بِهَا لِسَانُهُ وَبَصُرَ غُيُوبَ الدُّنْيَا، دَاعَاهَا وَدَوَاعَاهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنَ الدُّنْيَا سَالِمًا إِلَى دَارِ السَّلَامِ.

(بجارج الانوار ج ۷۳ ص ۴۸)

١٣- النَّاسُ يَمُرُّونَ عَلَى الصَّرَاطِ ظَلِمَاتٍ، وَالصَّرَاطُ أَدْقُ مِنَ الشَّفَرِ وَاحِدٌ مِنَ السَّيْفِ. فَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ حَبْرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ مَسْبِيًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ مَتَعَلِّقًا، فَتَأْخُذُ التَّارُ مِمَّنْ شَيْئًا وَتَتْرُكُ مِمَّنْ شَيْئًا.

(روضۃ الواعظین ص ۴۹۹)

١٤- مِنْ اخْلَاقِ الْجَاهِلِ الْاِجَابَةُ قَبْلَ اَنْ يَسْمَعَ وَالْمُعَارَضَةُ قَبْلَ اَنْ يَفْقَهُ
وَالْحُكْمُ بِمَا لَا يَتَعَلَّمُ.
(بحار الانوار ج ٧٨ ص ٢٧٨)

(بجارج الانوار ج ۷۸ ص ۲۷۸)

١٥- أَلْعَامِلُ عَلَى غَيْرِ بَصِيرَةٍ كَالسَّائِرِ عَلَى غَيْرِ الظَّرْفِ فَلَا تَزِيدُهُ شُرْعَةُ اللَّهِ إِلَّا بُعْدًا.
(تحف العقول ص ٣٦٢)

(تحف العقول ص ٣٦٢)

١٦- أَحِبُّ إِخْوَانِي إِلَيَّ مَنْ أَهْدَى إِلَيَّ عُيُوبِي.

(تحف العقول ص ٦٦)

١٧- كُونُوا ذُعَاةً لِلنَّاسِ بِالْخَيْرِ بِغَيْرِ السَّيِّئِ كُمْ لِيَرَوْا مِنْكُمْ الْجَاهِدَ وَالصِّدْقَ وَالْوَرَعَ.

(اصول کافی ج ۲ باب الصدق واداء الامانة ص ۱۰۵)

۱۲۔ جو دنیا میں زاہد ہوتا ہے خدا حکمت کو اس کے قلب میں جاگزیں کر دیتا ہے اور اسی کو اس کی زبان پر جاری کر دیتا ہے، اور اس کو دنیا کے عیوب اور ان کے امراض اور علاج سے آشنا کر دیتا ہے اور اس کو پاک و پاکیزہ دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کرتا ہے۔ بحار، ج ۳، ص ۴۸

کتابخانه ۳۳ ص ۴۴

۱۳۔ صراط سے گزرنے والے لوگ کئی قسم کے ہوں گے، پہل صراطِ باں سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا۔ ۱۔ کچھ لوگ شکم و ہاتھوں کے بل گزریں گے، ۲۔ کچھ لوگ پیروں سے چلتے ہوئے گزریں گے، ۳۔ کچھ ٹانگ گزریں گے کہ ان کے جسم کے کچھ حصے کو تباہی ہوگی اور کچھ حصہ محفوظ ہو گا۔

ۛ روضۃ الواعظین ص ۴۹۹ ۛ

۱۲۔ جاہل کی عادت یہ ہے کہ سننے سے پہلے جواب دینے لگتا ہے، سمجھنے سے پہلے جھگڑنے لگتا ہے، جس چیز کے بارے میں نہیں جانتا اس کے بارے میں حکم لگاتا ہے۔

(کار، ج ۱، ص ۲۷۸)

۱۵۔ بغیر شناخت و بصیرت کے عمل کرنے والا، غیر راستہ پر چلنے والا ہے لہذا جتنا تیز چلے گا منزل سے اتنا دور ہوگا۔
 ﴿تَحْفَظُ الْعُقُورُ﴾ ص ۳۳۶

« تحف العقول، ص ۳۶۶ »

۱۶۔ میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے تو میرے عیوب مجھے بتائے۔

(تحف العقول، ص ۱۳۶۶)

۱۷۔ ٹوکوں کو خیر کی طرف بغیر زبان (یعنی کردار و عمل) سے دعوت دو تاکہ وہ تمہاری کشمکش و راستی و پرہیزگاری کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ سکیں،

” اصول کافی، ج ۲، باب الصدق وادار الامانة ص ۱۷

۱۸۔ مَنْ حَرَمَ نَفْسَهُ كُنْتُمْ فَأَتَمَّا يَجْمَعُ لِبَغِيهِ، وَمَنْ أَطَاعَ هَوَاهُ فَقَدْ أَطَاعَ عَذْوَهُ، مَنْ يَتَّقِ بِاللَّهِ يَكْفِهِ مَا أَهَمَّهُ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهِ وَيَحْفَظُ لَهُ مَا غَابَ عَنْهُ، وَقَدْ عَجَزَ مَنْ لَمْ يُعِدَّ لِكُلِّ بَلَاءٍ ضِرَاءً، وَلِكُلِّ نِعْمَةٍ شُكْرًا، وَلِكُلِّ غُشْرٍ يُسْرًا، صَبَرَ نَفْسَكَ عِنْدَ كُلِّ بَلِيَّةٍ فِي وَلَدِ أَوْ مَالٍ أَوْ رِزْقَةٍ، فَإِنَّمَا نَفِيضُ عَارِئَتِهِ، وَتَأْخُذُ هَيْبَتَهُ، لِيَتَلَوَّ فِيهِمَا صَبْرَكَ وَشُكْرَكَ، وَأَرْجُ اللَّهَ رَجَاءً لَا يُجَرِّبُكَ عَلَى مَغْصَبَتِهِ، وَخَفَهُ خَوْفًا لَا يُؤْسِكُ مِنْ رَحْمَتِهِ، وَلَا تَغْتَرَّ بِقَوْلِ الْجَاهِلِ وَلَا يَمْدَحِهِ فَتُكْثِرَ وَتُجَبِّرَ وَتُعْجَبَ بِعَمَلِكَ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الْعَمَلِ الْعِبَادَةُ وَالتَّوَاضُّعُ، فَلَا تُضَيِّعْ مَالَكَ وَتُضْلِعْ مَالَ غَيْرِكَ مَا خَلَقْتَهُ وَرَاءَ ظَهْرِكَ، وَأَفْنَعُ بِمَا قَسَمَهُ اللَّهُ لَكَ، وَلَا تَنْتَظِرْ إِلَّا إِلَى مَا عِنْدَكَ، وَلَا تَتَمَنَّ مَا لَمْ تَنَلْهُ، فَإِنَّ مَنْ قَتَعَ شَيْعَ، وَمَنْ لَمْ يَقْنَعْ لَمْ يَشْبَعْ، وَخُذْ حَقْلَكَ مِنْ آخِرَتِكَ، (تحف العقول ص ۳۰۴)

۱۹۔ يَتَنَبَّيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانِي خِصَالٍ، وَفُورًا عِنْدَ الْهَزَاجِ، صَبُورًا عِنْدَ الْبَلَاءِ، شُكُورًا عِنْدَ الرِّخَاءِ، فَإِنَّمَا بِمَا رَزَقَهُ اللَّهُ، لَا يَظْلِمُ الْإِعْدَاءَ، وَلَا يَتَحَامَلُ لِلْأَصْدِقَاءِ، بَدْنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَالتَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ...

(اصول کافی باب خصال المؤمن ج ۲/ ص ۴۷)

۲۰۔ يَفْقَرُ لِلْجَاهِلِ سَبْعُونَ ذَنْبًا قَبْلَ أَنْ يَفْقَرَ لِلْعَالِمِ ذَنْبٌ وَاحِدٌ.

(اصول کافی ج ۱ ص ۴۷)

۱۸۔ جس نے اپنی آمدنی کو اپنے اوپر خرچ نہ کیا اس نے (گویا) دوسروں کیلئے ذخیرہ کر دیا، اور جس نے اپنے خواہشات نفس کی پیروی کی اس نے اپنے دشمن کی اطاعت کی، جس نے خدا پر بھروسہ کیا، خدا اسکے اہم ترین دنیاوی اور آخروی امور کی کفایت کرے گا اور اس کی جو چیزیں غائب ہیں ان کی حفاظت کرے گا، جو شخص ہر بلا و مصیبت پر صبر نہ کرے، اور ہر نعمت پر شکر نہ کرے اور ہر شکل کیلئے آسانی نہ پیدا کر سکے تو (ایسا شخص) عاجز ہے۔ ہر مصیبت کے وقت خواہ وہ اولاد کی ہو یا مال کی ہو یا جان کی ہو صبر کو عادت بنا لو، (کیونکہ) خدا اپنی دی ہوئی امانت کو واپس لے لیتا ہے۔ اور اپنی بخشش کو (بھی) واپس لے لیتا ہے (اور یہ اس لئے کرتا ہے) تاکہ تمہارے صبر و شکر کا امتحان لے، خدا سے امید رکھو لیکن نہ اس طرح کہ اس سے جزا گناہ بڑھے، اور خدا سے ڈرو لیکن نہ اس طرح کہ اس کی رحمت سے مایوس ہو جاؤ۔ جاہلوں کے قول اور ان کی مدح سے دھوکہ نہ کھاؤ ورنہ تمہارے اندر کبر و غرور اور اپنے عمل پر گھمنڈ پیدا ہو جائے گا اس لئے کہ افضل ترین عمل عبارت اور تواضع ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے مال کو تباہ کر دو اور وراثت کے مال کی اصلاح کرو خدا نے جو بھی تمہاری قسمت میں لکھ دیا ہے اسی پر قناعت کرو، اور صرف اپنے مال پر نظر رکھو، جس کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کی تنہا نہ کرو کیونکہ جو قناعت کرتا ہے وہی سیرتِ تاملیہ ہے اور جو قناعت نہیں کرتا وہ کبھی سیرتیں ہوتا۔ اپنا حصہ آخرت سے حاصل کرو۔

۱۹۔ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونی چاہئیں۔ ۱۔ سختیوں کے وقت با وقار ہو، ۲۔ بلا کے وقت صابر ہو، ۳۔ آرام و آسائش کے وقت شکر کرنے والا ہو، ۴۔ خدا نے اسکو جو دیا ہے اس پر قانع ہو، ۵۔ دشمنوں پر ظلم نہ کرے، ۶۔ اپنا بار دوستوں کے کندھوں پر نہ ڈالے (یا دوستوں کی خاطر گناہ نہ کرے) اسکا بدن اسکی عبارت کی وجہ سے رنج و تعب میں ہو، ۸۔ لوگ اس کی طرح

سے راحت میں ہوں۔ (اصول کافی، باب خصال المؤمن ج ۲، ص ۴۷)

۲۰۔ عالم کے ایک گناہ بخشے جانے سے پہلے جاہل کے ستر گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(اصول کافی، ج ۱، ص ۴۷)

۲۱۔ وَلَا تَكُنْ تَطَرًّا فِي الْغِنَى وَلَا خِرْعًا فِي الْفَقْرِ، وَلَا تَكُنْ فَزَنَةً، وَلَا تَكُنْ وَاهِنًا يُحَقِّرُكَ مَنْ عَرَفَكَ، وَلَا تُشَارَ مَنْ قَوْفَكَ، وَلَا تَسْخَرَنَّ مِنْهُ دُونَكَ، وَلَا تُنَازِعِ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَلَا تُطِيعِ الشُّفَهَاءَ، وَلَا تَكُنْ مَهِينًا نَحَتَ كُلِّ أَحَدٍ، وَلَا تَكِلَنَّ عَلَى كِفَايَةِ أَحَدٍ، وَقِفْ عِنْدَ كُلِّ أَمْرٍ حَتَّى تَعْرِفَ مَدْخَلَهُ مِنْ مَخْرَجِهِ قَبْلَ أَنْ تَقَعَ فِيهِ فَتَنْدَمَ، وَاجْعَلْ قَلْبَكَ قَرِيبًا تُشَارِكُهُ، وَاجْعَلْ عَمَلَكَ وَالِدًا تَتَّبِعُهُ، وَاجْعَلْ نَفْسَكَ عَدُوًّا تُجَاهِدُهُ، وَغَارِيَّةً تَرْذُلُهَا، فَإِنَّكَ قَدْ جَعَلْتَ طَبِيبَ نَفْسِكَ وَعَرَفْتَ آيَةَ الصَّحَّةِ، وَبَيَّنَّ لَكَ الدَّوَاءَ، وَذَلَّلْتَ عَلَى الدَّوَاءِ، فَانْظُرْ قِيَامَكَ عَلَى نَفْسِكَ.

(تحف العقول ص ۳۰۴)

۲۲۔ مَنْ أَصْبَحَ مَهْمُومًا لَيْسَ لِيُفِي فَكَأَنَّكَ رَقَبَتُهُ فَقَدْ هَوَّنَ عَلَيْهِ الْجَلِيلَ، وَرَغِبَ مِنْ رَبِّهِ فِي الرُّنُجِ الْحَقِيرِ، وَمَنْ عَشَّ أَخَاهُ وَخَفَّرَهُ وَنَآوَاهُ جَعَلَ اللَّهُ التَّارِقَ مَا وَاهُ، وَمَنْ حَسَدَ مُؤْمِنًا أَنْمَاتِ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمُتُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۳۔ لَا تَتَصَدَّقْ عَلَى آعْيَنِ النَّاسِ لِيُزَكَّوكَ، فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَوْفَيْتَ أَجْرَكَ، وَلَكِنْ إِذَا أَغْطَيْتَ بِمَنِيكَ فَلَا تُطْلِعْ عَلَيْهَا شِمَالَكَ، فَإِنَّ الَّذِي تَتَصَدَّقُ لَهُ سِرًّا يُجْزِيكَ عِلَانِيَةً عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ، فِي الْيَوْمِ الَّذِي لَا يُبْصَرُكَ أَنْ لَا يُطْلِعَ النَّاسُ عَلَى صَدَقَتِكَ.

(تحف العقول ص ۳۰۵)

۲۱۔ مال داری میں تمہارے اندر اگر فوں نہ پیدا ہو، اور فقیری میں جزع فرغ نہ ہو، بدخوار و سنگدل نہ ہو کہ لوگ تمہاری قربت کو ناپسند کریں، اتنے مست و کمزور نہ ہو کہ تم کو ہر جاننے والا ذلیل کرے، اپنے سے برتر سے جنگ نہ کرو، اپنے سے بہت کامنقاز مت اڑاؤ، الہا کار سے نزاع نہ کرو، بیوقوفوں کی اطاعت نہ کرو، ہر شخص کی ماتحتی قبول نہ کرو، کسی کی کفایت پر بھروسہ نہ کرو، کسی بھی کام میں ہاتھ ڈالنے اور اس میں پشیمان ہونے سے پہلے اس میں داخل ہونے اور نکلنے کا راستہ دیکھ لو، اپنے دل کو قریبی رشتہ دار سمجھو جو تمہارا شریک ہے، اپنے عمل کو (بمنزلہ) باپ قرار دو کہ اگلے پیچھے پیچھے رہو، اپنے نفس کو اپنا ایسا دشمن سمجھو کہ گویا ہمیشہ اس سے برسرِ پیکار ہو، اور ایک عاریت کی چیز جانو جسکو واپس کرنا ہے، کیونکہ تم کو اپنے نفس کا طبیب قرار دیا گیا ہے اور تم کو صحت و مرض کی علامتیں اور دوا و علاج (سب کچھ) بتا دیا گیا ہے۔ لہذا بڑی وقت نظر سے اس کی نگرانی کرو۔

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۲۔ جو شخص اس عالم میں صبح کرے کہ اسکو تلاشِ دوزخ کے علاوہ کسی اور بات کی فکر ہو تو اس نے اپنے اوپر عظیم چیز (عذاب) کو بہت ہلکا (دینا) شمار کیا۔ اور خدا سے بہت معمولی نفع کی خواہش کی، اور جس نے اپنے برادر (مومن) کے ساتھ ملاوٹ کیا اور اسکو ذلیل کیا اور اس سے دشمنی کی تو خدا اسکا ٹھکانا دوزخ بنا دے گا۔ جو شخص مومن سے حسد کرے گا اسکے دل میں ایمان اس طرح گھل جائیگا جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۳۔ لوگوں کے سامنے اسلئے صدقہ نہ دو کہ تم کو نیک سمجھیں، کیونکہ اگر تم نے ایسا کیا تو اپنی جزا پالی (اب خدا کے یہاں کچھ نہ ملے گا) البتہ اس طرح دو کہ اگر دینے ہاتھ سے دیا ہے تو بایں کو خبر نہ ہو کیونکہ جسکے لئے (یعنی خدا کیلئے) تم نے پوشیدہ طور سے صدقہ دیا ہے وہ تم کو علی الاعلان تہنیدار دیگا اور ایسے دن دے گا کہ لوگوں کا مطلع نہ ہو تا تم کو کوئی نقصان نہ پہنچ سکے گا۔

(تحف العقول ص ۳۰۵)

۲۴۔ من مواظ لقمان لابنہ:

... يَا بَنِيَّ أَلَزِمْ نَفْسَكَ الشُّوْدَةَ فِي أُمُورِكَ وَصَبِّرْ عَلَى مُوَوَّنَاتِ الْإِخْوَانِ نَفْسَكَ
فَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَجْمَعَ عِزَّ الدُّنْيَا فَافْطَعْ ظَمْعَكَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَإِنَّمَا يَلْغُ
الْأَنْبِيَاءُ وَالصَّادِقُونَ مَا يَلْعَوْنَ بِقَطْعِ ظَمْعِهِمْ.

(بحار الانوار ج ۱۳ ص ۴۱۹-۴۲۰)

۲۵۔ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَعْرِفُنَا أَنْ يَتَرَضَّ عَمَلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَلَى نَفْسِهِ،
فَيَكُونُ مُحَاسِبَ نَفْسِهِ، فَإِنْ رَأَى حَسَنَةً اسْتَرَادَّ مِنْهَا، وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً اسْتَغْفَرَ
مِنْهَا، لِيَلَّا يَخْزَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(تحف العقول ص ۳۰۱)

۲۶۔ مَنْ عَامَلَ النَّاسَ فَلَمْ يَظْلِمْنَهُمْ، وَحَدَّ نَهْمٌ فَلَمْ يَكْذِبْنَهُمْ، وَوَعَدَهُمْ فَلَمْ
يُخْلِفْنَهُمْ، كَانَ مِمَّنْ خَرُفَتْ غَيْبَتُهُ وَكَمَلَتْ مُرُوءَتُهُ وَظَهَرَ عَدْلُهُ وَوَجِبَتْ
أُخُوَّتُهُ.

(اصول کافی ج ۲ باب المؤمن وعلاماته ص ۲۳۹)

۲۷۔ آيَاتُ ثَلَاثَةٍ: قَبِيْزٌ مَضَى لَا يُدْرِكُ، وَيَوْمٌ النَّاسُ فِيهِ قَبِيْزَتِي لَنْ يَغْتَنِمُوهُ، وَغَدَاً
إِنَّمَا فِي أَيْدِيهِمْ أَمَلُهُ.

(تحف العقول ص ۳۲۴)

۲۸۔ يَا ابْنَ جُنْدَبِ يَهْلِكُ الْمُشْكِلُ عَلَى عَمَلِهِ، وَلَا يَنْجُو الْمُجْتَرِيُّ عَلَى الذُّنُوبِ
الْوَائِقِ بِرَحْمَةِ اللَّهِ. قُلْتُ: فَمَنْ يَنْجُو؟ قَالَ: الَّذِينَ هُمْ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ،
كَأَنَّ قُلُوبَهُمْ فِي مَخْلَبٍ طَائِرٍ شَوْقاً إِلَى الثَّوَابِ وَخَوْفاً مِنَ الْعَذَابِ.

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۴۔ جناب لقمان نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کی تھیں ان میں سے یہ بھی تھیں

بیٹا اپنے احمد زندگی میں ہمیشہ باوقار ہو، اور اپنے دینی بھائیوں کے معاملات میں اپنے نفس
کو صبر پر آمادہ رکھو، اگر دنیا کی عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے اپنی
امید کو قطع کر لو اسلئے کہ انبیاء اور صدیقین جس بلند مقام تک پہنچے ہیں وہ اسی قطع امید کی بنا پر پہنچے
ہیں۔

(بحار ج ۱۳، ص ۴۱۹-۴۲۰)

۲۵۔ جس مسلمان کو ہماری معرفت حاصل ہے اس کا حق یہ ہے کہ ہر چوبیس گھنٹے میں اپنے عمل کو
اپنے سامنے رکھے تاکہ اپنے نفس کا محاسب بنے اب اگر اس میں نیکیاں زیادہ ہیں تو اور اضافی خوش
کرے اور اگر برائیوں کی زیادتی کو دیکھے تو استغفار کرے تاکہ قیامت کے دن رسوا نہ ہو۔

(تحف العقول ص ۳۰۱)

۲۶۔ جو لوگوں سے معاملہ کرے اور اس میں ان پر ظلم نہ کرے، اور گفتگو کرے اور جھوٹ نہ بولے۔
اور وعدہ کرے وعدہ خلافی نہ کرے تو اسکی غیبت حرام، اسکی مردانگی کامل، اس کی عدالت ظاہر
اور اس کی اثوث واجب ہے۔

(اصول کافی ج ۲، باب المؤمن وعلاماته ص ۲۳۹)

۲۷۔ دنوں کی تین قسمیں ہیں، ۱۔ وہ کل جو زریا اب وہ ہاتھ نہیں آئے گا۔ ۲۔ ایک وہ کل جسکی
صرف آرزو کی جاسکتی ہے ابھی آیا نہیں ہے۔ ۳۔ ایک آج جس میں ہم ہیں اور اسی کو غنیمت سمجھنا
چاہیئے۔

(تحف العقول ص ۳۲۴)

۲۸۔ اے ابن جندب! اپنے عمل پر بھروسہ کرنے والا ہلاک ہوتا ہے، خدا کی رحمت پر یقین رکھ
کر گناہ کی جرأت کرنے والا بخیر رہتا ہے، راوی نے پوچھا: پھر کون نجات پائے گا؟ فرمایا:
جو امید و بیم کے درمیان ہیں۔ گویا ان کے قلوب طائر کے پنجے میں ہیں ثواب کے شوق اور عذاب
کے خوف سے۔

(تحف العقول ص ۳۰۲)

۲۹- الْمَعْرُوفُ كَانِيهِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنَ الْمَعْرُوفِ إِلَّا تَوَاتِيهِ، وَالْمَعْرُوفُ هَدِيَّةٌ مِنَ اللَّهِ إِلَى عَبْدِهِ، وَلَيْسَ كُلُّ مَنْ يُحِبُّ أَنْ يَضَعَ الْمَعْرُوفَ إِلَى النَّاسِ يَضَعُهُ، وَلَا كُلُّ مَنْ رَغِبَ فِيهِ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، وَلَا كُلُّ مَنْ يَقْدِرُ عَلَيْهِ يُؤَدِّنُ لَهُ فِيهِ، فَإِذَا مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْعَبْدِ جَمَعَ لَهُ الرِّغْبَةَ فِي الْمَعْرُوفِ وَالْقُدْرَةَ وَالْإِدْنَ، فَهَنَّاكَ تَمَّتِ السَّعَادَةُ وَالْكَرَامَةُ لِلطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ إِلَيْهِ. (بخارج ۷۸ ص ۲۴۶)

۳۰- أَلَا شَيْءٌ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَالسَّاعِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَاضِي حَاجَتِهِ كَالْمُنْخِطِ بِدَمِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمَ يَذِيرُ الْوَحْدُ (تحف العقول ص ۳۰۳)

۳۱- إِنَّ اللَّهَ أَنْعَمَ عَلَى قَوْمٍ بِالنِّمَائِيبِ فَلَمْ يَشْكُرُوهُ فَضَارَتْ عَلَيْهِمْ وَبَالًا، وَابْتُلِيَ قَوْمًا بِالنِّمَائِيبِ فَصَبَرُوا فَكَانَتْ عَلَيْهِمْ نِعْمَةً. (بخارج الاموارج ۷۸ ص ۲۴۱)

۳۲- إِنَّ النِّمَصِيَّةَ إِذَا عَمِلَ بِهَا الْعَبْدُ سِرًّا لَمْ تَضُرَّ إِلَّا غَامِلَهَا وَإِذَا عَمِلَ بِهَا عَلَانِيَةً وَلَمْ يُغَيِّرْ عَلَيْهِ أَضَرَّتْ بِالْعَامَةِ. (قرب الاسناد ص ۲۶)

۳۳- مَا مِنْ رَجُلٍ تَكَبَّرَ أَوْ تَجَبَّرَ إِلَّا لِيَذَلَّ وَجَدَهَا فِي نَفْسِهِ. (اصول کافی ج ۲ ص ۳۱۲)

۳۴- بَرُّوْا آبَاءَكُمْ يَبْرُكْكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ، وَعِظُوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ نَعِثْ مُ. (بخارج الاموارج ص ۲۴۲)

۲۹- نیکی اپنے نام کی طرح نیک ہے، اور نیکی سے بہتر اس کی جزا کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، نیکی خدا کی طرف سے اپنے بندے کیلئے ایک ہدیہ ہے، جو شخص لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کو دوست رکھتا ہو، ضروری نہیں ہے کہ اس نے لوگوں کے ساتھ نیکی کی بھی ہو، اور نہ ہر رغبت کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس پر قادر بھی ہو، اور نہ ہر قدرت رکھنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس کو اجازت بھی دی گئی ہو، جب خدا کسی بندے پر احسان کرتا ہے تو اس میں نیکی کی رغبت اور اس پر قدرت اور اجازت سب کچھ اکٹھا کر دیتا ہے پھر طالب اور مطلوب (دونوں) کیلئے سعادت و کرامت سب کچھ مکمل ہو جاتی ہے۔ (بخارج ۷۸ ص ۲۴۶)

۳۰- برادر مومن کی حاجت میں جانے والا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی طرح ہے اور برادر مومن کی حاجت کو پوری کرنے والا جنگ بردار و احد میں راہ خدا کے اندر اپنے خون میں تھہرنے والے کی طرح ہے۔ (تحف العقول ص ۳۰۳)

۳۱- خداوند عالم نے ایک قوم کو اپنی نعمتوں سے ملاماں کر دیا مگر (جب) اس قوم نے خدا کا شکر نہ ادا کیا تو وہی نعمتیں دباں بن گئیں اور ایک قوم کو مصائب میں مبتلا کیا، مگر اس نے صبر کیا پس وہ مصائب اس قوم کیلئے نعمت بن گئے۔ (بخارج ۷۸ ص ۲۴۱)

۳۲- انسان اگر چھپ کر گناہ کرے تو صرف اپنے کو نقصان پہنچاتا ہے اور اگر علی الاعلان گناہ کرے اور اس کی روک تھام نہ کی جائے تو پورے معاشرے کو نقصان پہنچاتا ہے، (قرب الاسناد ص ۲۶)

۳۳- جو شخص بھی تکبر یا خود سری کرتا ہے وہ صرف اس ذلت و رسوائی کی وجہ سے کرتا ہے جو وہ اپنے اندر پاتا ہے۔ (اصول کافی ج ۲ ص ۳۱۲)

۳۴- تم اپنے آباء کے ساتھ نیکی کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی، لوگوں کی عورتوں سے عفت نہ کرو تمہاری عورتوں سے بھی عفت برقی جائے گی۔ (بخارج ۷۸ ص ۲۴۲)

۳۵۔ صَلِّ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَغْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَأَخْسِنِ إِلَى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ، وَسَلِّمْ عَلَى مَنْ سَبَّكَ، وَأَنْصِفْ مَنْ خَاصَمَكَ، وَأَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، كَمَا أَنَّكَ تُحِبُّ أَنْ يُعْفَى عَنْكَ. فَأَعْتِزْ بِعَفْوِ اللَّهِ عَنْكَ، أَلَا تَرَى أَنَّ شَمْسَهُ أَشْرَقَتْ عَلَى الْأَنْبَارِ وَالْفُجَارِ، وَأَنَّ مَقَرَّهُ يَنْزِلُ عَلَى الصَّالِحِينَ وَالْخَاطِئِينَ. (تحف العقول ص ۳۰۵)

۳۶۔ اخَذَ مِنَ النَّاسِ ثَلَاثَةَ: الْخَائِنِ وَالظَّالِمِ وَالسَّامِ لِأَنَّ مَنْ خَانَ لَكَ خَانَكَ، وَمَنْ ظَلَمَ لَكَ سَيَظْلِمُكَ، وَمَنْ نَمَّ إِلَيْكَ سَيَنْمُ عَلَيْكَ. (تحف العقول ص ۳۱۶)

۳۷۔ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بَعَثَ اللَّهُ الْعَالِمَ وَالْعَابِدَ، فَإِذَا وَقَفَا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قَبِلَ لِلْعَابِدِ: انْظِلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَبِلَ لِلْعَالِمِ قِفْ تَشْفَعُ لِلنَّاسِ بِخَيْرٍ تَأْدِيكَ لَهُمْ. (بحار ج ۸ ص ۵۶)

۳۸۔ كُفَّتَانِ يُصَلِّيهِمَا مُتَزَوِّجٌ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً يُصَلِّيَهَا غَيْرَ مُتَزَوِّجٍ.

(بحار الانوار ج ۱۰ ص ۲۱۹)

۳۹۔ أَلَا كَادَ عَلَى عِبَائِهِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

(وسائل الشيعة ج ۱۲ ص ۴۳)

۴۰۔ لَا يَبَالُ شَفَاعَتُنَا مَنْ اسْتَحَفَّ بِالصَّلَاةِ.

(فروع کافی ج ۳ ص ۲۷۰)

۲۵۔ جو تمہارے ساتھ قطع رحم کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحم کرو، جو تمہارے ساتھ برائی کرے، تم اس کے ساتھ اچھائی کرو، جو تم کو کالی دے اس کو سلام کرو، جو تم سے دشمنی کرے تم اس سے ہنسنا کا براؤ کرو، جو تم پر ظلم کرے اس کو اسی طرح معاف کرو، جس طرح تم چاہتے ہو کہ تم کو معاف کیا جائے عفو خدا کو پیش نظر رکھو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس کا سورج نیکیوں اور بروں سب پر چمکتا ہے اور اس کی بارش نیک لوگوں اور گنہگاروں دونوں پر ہوتی ہے۔

”تحف العقول ص ۳۰۵“

۳۶۔ تین لوگوں سے ڈرو، ۱۔ خائن، ۲۔ ظالم، ۳۔ جھوڑا۔ اس کے کھان کو آج تہہ ہے (فائدے) کیلئے خیانت کر رہا ہے تو کل تمہارے (نقصان) کیلئے خیانت کرے گا۔ اور جو آج تمہاری خاطر ظلم کر رہا ہے کل تم پر ہی ظلم کرے گا۔ اور جو تم سے دوسروں کی جلی کھاتا ہے وہ دوسروں سے تمہاری جلی کھائے گا۔ ”تحف العقول ص ۳۱۶“

۳۷۔ قیامت کے دن خدا عالم اور عابد (دونوں) کو اٹھائے گا۔ جب دونوں خدا کے سامنے کھڑے ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا تو جنت میں جا، اور عالم سے کہا جائے گا تم ٹھہرو لوگوں کو بہترین ادب کھانے کی وجہ سے ان کی شفاعت کرو۔ ”بحار ج ۱۸ ص ۵۶“

۳۸۔ شادی شدہ کی دو رکعت نماز غیر شادی شدہ کی ستر رکعت نماز سے افضل ہے۔

”بحار ج ۱۰ ص ۲۱۹“

۳۹۔ اپنے عیال کیلئے کوشش کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

”وسائل الشیعة ج ۱۲ ص ۴۳“

۴۰۔ نماز کی استخفاف کرنے والے کو ہماری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

”فروع کافی ج ۳ ص ۲۷۰“

نام: — — — موسیٰ
 القاب: شہو: — — — عبد صالح، کاظم، باب الحوائج،
 نسبت: — — — ابوالحسن، ابوالبرکات،
 باپ: — — — امام جعفر صادق
 مان: — — — حمیدہ خاتون،
 وقت ولادت: — — — صبح روز یکشنبہ،
 مایع ولادت: — — — ۷ صفر،
 سن ولادت: — — — ۲۸ ہجری
 پائے ولادت: — — — ابوار، مکر و مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے۔
 ریخ شہادت: — — — ۲۵ رجب، — — — سن شہادت: — — — ۱۸۳ ہجری قمری:
 پائے شہادت: — — — قید خانہ ہارون رشید در بغداد
 سن: — — — ۵۵ سال۔ — — — سبب شہادت: — — — ہارون کے حکم سے نہرو گیا:
 راز: — — — کاظمین، بغداد کے قریب۔
 دوران زندگی: ۱۔ امامت سے پہلے کا دور جو ۱۲۸ قمری سے ۱۳۸ قمری (۱۰ سال) تک، پر پھیلا ہوا
 ہے۔ ۲۔ امامت کے بعد کا دور ۱۳۸، سے ۱۸۳ تک (۴۵ سال) تک کا ہے جو منقسم دو قسمی مہدی عباسی
 ادبی عباسی، ہارون رشید پر مشتمل ہے، سب سے زیادہ آپ کی امامت کا دور عصر ہارون بن تھا
 بس کی مدت ۲۳ سال ۲ ماہ ۱۷ دن تھی اور ہارون عباسی دور کا پانچواں خلیفہ تھا اس
 لیے دور میں حضرت زیادہ تر قید خانہ میں رہے۔

اربعون حدیثاً

عن الامام موسى الكاظم عليه السلام

۱- وَحَدَّثَ عِلْمَ النَّاسِ فِي أَرْبَعٍ: أَوَّلُهَا أَنْ تَعْرِفَ رَبَّكَ، وَالثَّانِيَةُ أَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِكَ، وَالثَّالِثَةُ أَنْ تَعْرِفَ مَا أَرَادَ مِنْكَ، وَالرَّابِعَةُ أَنْ تَعْرِفَ مَا يُخْرِجُكَ عَنْ دِينِكَ.

(اعيان الشيعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۹)

۲- إِنَّ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجَّتَيْنِ: حُجَّةَ ظَاهِرَةٍ، وَحُجَّةَ بَاطِنَةٍ، فَأَمَّا الظَّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَيُّمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: وَأَمَّا الْبَاطِنَةُ فَالْعُقُولُ.

(بحار الانوار ج ۱ ص ۱۳۷)

۳- يَا هِشَامُ إِنَّ لِقَمَّانَ قَاتِلَ الْبَيْتِ: «تَوَاضَعَ لِلْحَقِّ تَكُنْ أَغْفَلَ النَّاسِ. يَأْتِيَنَّ إِنَّ الدُّنْيَا تَسْخَرُ عَمِيقًا، قَدْ غَرِقَ فِيهِ عَالَمٌ كَثِيرٌ فَلَنْ تَكُنْ سَفِينَتُكَ فِيهَا تَقْوَى اللَّهِ وَخَشَوَهَا الْإِيمَانُ وَشِرَاعُهَا التَّوَكُّلُ وَقَيْمُهَا الْعَقْلُ. وَذَلِيلُهَا الْعِلْمُ وَسُكَّانُهَا الصَّبْرُ».

(تحف العقول ص ۳۸۶)

حضرت امام موسی کاظمؑ کی چالیس حدیث

۱- لوگوں کا علم میں چار چیزوں میں پایا، ۱- اپنے خدا کی معرفت، ۲- خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا ہے اس کی معرفت، ۳- اس بات کی معرفت کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے، ۴- کون سی چیز تم کو دین سے خارج کر دے گی۔

«اعیان الشیعة طبع جدید، ج ۱، ص ۹»

۲- خدا کی طرف سے لوگوں کیلئے دو حجتیں ہیں، ۱- ظاہری، ۲- باطنی، ظاہری حجتیں انبیاء و رسل، ائمہ ہیں، اور باطنی عقول ہیں،

«بحار، ج ۱، ص ۱۳۷»

۳- اے ہشام! لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: حق کیلئے تواضع کرو تو سب سے زیادہ عقلمند ہو گے، میرے بیٹے! دنیا ایک بہت سی گہرا سمندر ہے اس میں بہت سی دنیاؤں کی جہازیں ہیں، لہذا اس میں تمہاری کشتی تقویٰ الہی ہو اس میں جو چیز باری کی جائے وہ ایمان ہو، اس کا بادبان توکل (برخدا) ہو اس کا ملاح عقل ہو، اس کشتی کا رہنما علم ہو، اس میں سوار ہونے والا صبر ہو۔

تحف العقول ص ۳۸۶»

۴- تَقَفُّهُمَا فِي دِينِ اللَّهِ فَإِنَّ الْفِقَةَ مِفْتَاحُ الْبَصِيرَةِ وَتَمَامُ الْعِبَادَةِ وَالسَّبَبُ إِلَى الْمَنَازِلِ الرَّفِيعَةِ وَالرَّتَبِ الْجَلِيلَةِ فِي الدِّينِ وَالْدُّنْيَا. وَفَضْلُ الْفَقِيهِ عَلَى الْعَالِدِ كَفَضْلِ الشَّمْسِ عَلَى الْكَوَاكِبِ. وَمَنْ لَمْ يَتَّقَهُ فِي دِينِهِ لَمْ يَرْضَ اللَّهُ لَهُ عَمَلًا. (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۱)

۵- اجْتَهِدُوا فِي أَنْ يَكُونَ زَمَانُكُمْ أَرْبَعَ سَاعَاتٍ: سَاعَةٌ لِمُتَالِحَةِ اللَّهِ، وَسَاعَةٌ لِأَمْرِ الْمَعَاشِ، وَسَاعَةٌ لِمُعَاشَرَةِ الْإِخْوَانِ وَالْيَقِينَاتِ الَّذِينَ يُعْرِفُونَكُمْ غُيُوبَكُمْ وَيُخْلِصُونَ لَكُمْ فِي الْبَاطِنِ، وَسَاعَةٌ تَخْلُونَ فِيهَا لِلذَّائِكُمْ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ وَبِهَذِهِ السَّاعَةِ تَقْدِرُونَ عَلَى الثَّلَاثِ سَاعَاتٍ. (تحف العقول ص ۴۰۹)

۶- يَا هِشَامُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ خَائِفًا رَاجِيًا. وَلَا يَكُونُ خَائِفًا رَاجِيًا حَتَّى يَكُونَ غَامِلًا لِمَا يَخَافُ وَيَرْجُو. (تحف العقول ص ۳۹۵)

۷- ... فَأَيُّ الْأَعْدَاءِ أَوْجَبُهُمْ مُجَاهَدَةً؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَقْرَبُهُمْ إِلَيْكَ وَأَعْدَاؤُهُمْ لَكَ وَأَضْرَهُمْ بِكَ وَأَعْظَمُهُمْ لَكَ عَدَاوَةً وَأَخْفَاهُمْ لَكَ شَخْصًا مَعَ دُنُوهِ مِنْكَ...

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۵)

کفتار معصوم نم - امام کاظمؑ

۴- دین خدا کو سمجھو کیونکہ فقہ بصیرت کی کلید اور مکمل عبادت اور دنیا و آخرت میں عظیم مرتبوں، اور بلند مرتبوں تک پہنچنے کا ذریعہ (وسبب) ہے فقہ کی فضیلت عابد پر ایسی طرح ہے جس طرح سورج کی فضیلت ستاروں پر ہے، اور جو شخص دین کی فقہ نہ حاصل کرے خدا اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۲۱

۵- گوشش کر کے اپنے وقت کو چار حصوں میں تقسیم کرو۔ ایک وقت خدا سے مناجات کیلئے، ایک وقت اپنے امور معاش کیلئے، ایک وقت اپنے ان بھروسہ والے دوستوں کیلئے جو تمہارے عیوب و تباہیوں اور باطن میں تمہارے غلصہ ہوں، ایک وقت اپنے غیر حرام لذتوں کیلئے اور اسی ماعت سے باقی تینوں ساعتوں کیلئے طاقت حاصل کرو۔

تحف العقول، ص ۴۰۹

۶- اے ہشام! انسان اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا سے خائف اور اس کی رحمتوں کا امیدوار نہ ہو، اور خائف و امیدوار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ جن چیزوں سے ڈرنا چاہیے اور جن کی امید رکھنی چاہیے ان کا حامل نہ ہو۔

تحف العقول، ص ۳۹۵

۷- ایک شخص نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا: کس دشمن سے جہاد کرنا زیادہ واجب ہے؟ امام نے فرمایا: ان لوگوں سے جو تمہارے سب سے نزدیک ترین دشمن ہوں، اور سب سے زیادہ تیرے دشمن ہوں، اور تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہوں، اور ان کی دشمنی تمہارے لئے سب سے زیادہ عظیم ہو، اور تمہارے لئے ان کی شخصیت سب سے زیادہ پوشیدہ ہو، حالانکہ تم سے بہت قریب ہوں۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۱۵

۸۔ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ قَذْرًا: الَّذِي لَا يَرَى الدُّنْيَا لِنَفْسِهِ خَطَرًا، أَمَّا إِنْ أَبْدَانَكُمْ لَيْسَ لَهَا نَعْمٌ إِلَّا الْجَنَّةُ، فَلَا تَبِعُوهَا بِغَيْرِهَا.

(تحف العقول ص ۳۸۹)

۹۔ يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ لَا يُحَدِّثُ مَنْ يَخَافُ تَكْذِيبَهُ. وَلَا يَسْأَلُ مَنْ يَخَافُ مَنَعَهُ. وَلَا يَعِدُّ مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ. وَلَا يَرْجُو مَا يَنْتَفِ بِرَجَائِهِ. وَلَا يَتَقَدَّمُ عَلَى مَا يَخَافُ الْعَجْزَ عَنْهُ.

(تحف العقول ص ۳۹۰)

۱۰۔ يَسْتَسْرِ الْعَبْدُ عِنْدَ يَكُونُ ذَاوَجْهَيْنِ وَذَا لِسَانَيْنِ يُظَرَى أَخَاهُ إِذَا شَاهَدَهُ وَبِاطْنُهُ إِذَا غَابَ عَنْهُ إِنْ أُعْطِيَ حَسَدَهُ وَإِنْ ابْتُلِيَ خَدْلُهُ.

(تحف العقول ص ۳۹۵) (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۰)

۱۱۔ ... وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ لِأَمِيهِ وَأَبِيهِ وَإِنْ لَمْ يَلِدْهُ أَبُوهُ، مَلْعُونٌ مَنِ اتَّهَمَ أَخَاهُ، مَلْعُونٌ مَنِ عَشَّ أَخَاهُ، مَلْعُونٌ مَنِ لَمْ يَنْصَحْ أَخَاهُ، مَلْعُونٌ مَنِ اغْتَابَ أَخَاهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۳)

۱۲۔ مَنْ اسْتَوَى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَقْبُولٌ، وَمَنْ كَانَ آخِرُ يَوْمِهِ شَرًّا لِمَا فَهُوَ مَلْعُونٌ، وَمَنْ لَمْ يَتَّعِزْ الزِّيَادَةَ فِي نَفْسِهِ فَهُوَ فِي نَقْصَانٍ، وَمَنْ كَانَ إِلَى الثَّقَافَيْنِ قَالَمَتْ خَيْرُهُ مِنَ الْحَيَاةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۷)

۸۔ تم میں سب سے زیادہ ارجمند وہ شخص ہے کہ جو دنیا کو اپنے لئے باعث عزت و وقار نہ سمجھے۔ آگاہ ہو جاؤ تمہارے بدنوں کی قیمت صرف جنت ہے لہذا اس سے کم پر سودا نہ کرو۔

(تحف العقول ص ۳۸۹)

۹۔ اے ہشام! عقلمند آدمی اس شخص سے بات نہیں کرتا جس کے بارے میں ڈر ہو کہ یہ مجھے جھٹلا دے گا اور نہ اس سے سوال کرتا ہے جس کے بارے میں خطرہ ہوتا ہے کہ انکار کر دے گا اور نہ ایسی چیز کا وعدہ کرتا ہے جس پر قادر نہیں ہوتا، اور نہ اس چیز کی امید کرتا ہے جو باعث سرزنش ہو، اور نہ ایسے کام کا اقدام کرتا ہے۔ اے کے بارے میں خطرہ ہو کہ عاجز ہو جائے گا۔

(تحف العقول ص ۳۹۰)

۱۰۔ کتا برا وہ شخص ہے جو دو چہرہ اور دو زبان والا ہو۔ یعنی منافق ہو۔ سارے اپنے برادر مومن کی تعریف کرے اور پیچھے پیچھے غیبت کرے، اگر وہ برادر مومن کو کچھ مل جائے تو اس سے حسد کرنے لگے اور اگر مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو کیا چھوڑ دے۔

(تحف العقول ص ۳۹۵) (بحار ج ۷۸ ص ۳۱۰)

۱۱۔ ایک مومن دوسرے مومن کا حقیقی بھائی ہے چاہے اس کے والدین نے اس کو نہ جانا ہو جو اپنے بھائی کو متہم کرے وہ ملعون ہے، اور جو اپنے بھائی سے کھوت کرے وہ ملعون ہے، جو اپنے بھائی سے خیر نہ کرے اور اس کو نصیحت نہ کرے وہ ملعون ہے جو اپنے بھائی کی غیبت کرے وہ ملعون ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۲۳)

۱۲۔ جس کے دونوں دن (معنوی اعتبار سے) برابر ہوں وہ کھائے میں ہے، اور جس کے دونوں میں سے دوسرے دن کا آخری دنوں سے برابر ہو وہ ملعون ہے، اور جو اپنے اندر افسوس معنوی نہ دیکھے وہ نقصان میں ہے، اور جو نقصان میں ہو اس کیلئے موت زندگی سے بہتر ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۲۷)

۱۳- مَنْ أَظْلَمَ نُورَ فِكْرِهِ بِطُولِ أَقْلِهِ وَمَحَا طَرَائِفَ حِكْمَتِهِ بِفُضُولِ كَلَامِهِ،
وَاطْفَأَ نُورَ عَيْتِهِ بِشَهَوَاتِ نَفْسِهِ فَكَأَنَّمَا آغَانِ هَوَاهُ عَلَى هَدْمِ عَقْلِيهِ وَمِنْ مَدَمٍ
عَقْلُهُ أَلْسَدُ دِينُهُ وَذُنْبَاهُ.

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۴- كَلَّمَا أَخَذْتَ النَّاسَ مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَعْمَلُونَ، أَخَذْتَ اللَّهَ
لَهُمْ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَتَعَدَّوْنَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۲)

۱۵- يَا هِشَامُ لَوْ كَانَ فِي يَدِكَ جَوْزَةٌ وَقَالَ النَّاسُ [فِي يَدِكَ] لَوْلَوْةٌ مَا كَانَ
يَنْفَعُكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهَا جَوْزَةٌ. وَلَوْ كَانَ فِي يَدِكَ لَوْلَوْةٌ وَقَالَ النَّاسُ: إِنَّهَا
جَوْزَةٌ مَا ضَرَّكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهَا لَوْلَوْةٌ.

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۶- أَخْبِرْكَ أَنْ مِنْ أَوْجِبِ حَقِّ أَخِيكَ أَنْ لَا تَكْتُمَهُ شَيْئًا يَنْفَعُهُ لِأَمْرِ دُنْيَاهُ
وَلِأَمْرِ آخِرَتِهِ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۹)

۱۷- إِيَّاكَ وَالْكِبْرَ، فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ
كِبَرٍ...

(تحف العقول ص ۳۹۶)

۱۸- يَا هِشَامُ لِكُلِّ شَيْءٍ دَلِيلٌ وَدَلِيلُ الْعَاقِلِ التَّفَكُّرُ، وَدَلِيلُ التَّفَكُّرِ
الصَّنْعُ.

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۳- جو شخص اپنے فکر کے نور کو لمبی امیدوں کے ذریعہ تاریک بنائے، اور حکیمانہ اقوال کو
فضول باتوں سے ختم کر دے، اور عبرتوں کے نور کو خواہشوں (کی ہوا) سے بجھا دے، اس
نے اپنے خانہ عقل کو ویران کرنے میں خواہشات نفس کی مدد کی ہے اور جس نے خانہ عقل کو
ویران کر دیا اس نے اپنی دنیا و دین کو برباد کر لیا۔

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۴- جب بھی لوگ نئے نئے قسم کے گناہ کرتے ہیں تو خدا ان کو نئے نئے قسم کے عذاب میں
مبتلا کرتا ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۳۳)

۱۵- اے ہشام! اگر تمہارے ہاتھ میں اخروٹ ہے اور تم کو معلوم ہے کہ یہ اخروٹ ہے تو
لوگ چاہے جتنا کہیں کہ تمہارے ہاتھ میں موتی ہے اس سے تم کو کوئی فائدہ نہیں پہونچے گا۔
اور اگر تمہارے ہاتھ میں موتی ہے اور تم جانتے ہو کہ موتی ہے تو لوگوں کے یہ کہنے سے کہ یہ اخروٹ
ہے تم کو کوئی ضرر نہیں پہونچے گا۔

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۶- میں تم کو بتاتا ہوں کہ تمہارے برادر مومن کا تمہارے اوپر سب سے بڑا واجب حق یہ
ہے کہ کوئی بھی ایسی چیز جو اس کے دنیا یا آخرت کیلئے مفید ہو اس سے نہ چھپاؤ۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۲۹)

۱۷- خبردار کبر نہ کرنا، کیونکہ جس کے دل میں دانہ کے برابر بھی کبر ہو گا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

(تحف العقول ص ۳۹۶)

۱۸- اے ہشام! ہر شے کے لئے دلیل ہے اور عقلمند کی دلیل غور و فکر کرنا ہے اور غور و فکر کی
دلیل خاموشی ہے۔

(تحف العقول ص ۳۸۶)

۱۹۔ يَا هِشَامُ إِنَّ أَلْمَسِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلْحَوَارِيِّينَ: ... وَأَنْ صِنَارَ الدُّنُوبِ وَمُحَقَّرَاتِهَا مِنْ مَكَائِدِ إِبْلِيسَ يُحَقِّرُهَا لَكُمْ وَيُصَفِّرُهَا فِي آغْيَاسِكُمْ فَتَجْتَمِعُ وَتَكْتَفِرُ فَتَحِيْطُ بِكُمْ،

(تحف العقول ص ۳۹۲)

۲۰۔ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلَى كُلِّ فَاحِشٍ بَذِيٍّ قَلِيلٍ الْبَيَاءِ لَا يُبَالِي مَا قَالَ وَلَا مَا قِيلَ فِيهِ.

(تحف العقول ص ۳۹۴)

۲۱۔ يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ رَضِيَ بِالذُّونِ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْحِكْمَةِ، وَلَمْ يَرْضَ بِالذُّونِ مِنَ الْحِكْمَةِ مَعَ الدُّنْيَا.

(تحف العقول / ص ۳۸۷)

۲۲۔ وَجَاهِدْ نَفْسَكَ لِتَرْذُلَهَا عَنْ هَوَاهَا، فَإِنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْكَ تَجَاهُدُ عَذْوِكَ.

(بحار الانوار ص ۷۸ ص ۳۱۵)

۲۳۔ مَنْ كَثَفَ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَثَفَ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(وسائل الشیعة، ج ۱۱ ص ۲۸۹)

۲۴۔ يَا هِشَامُ إِنَّ الزَّرْعَ يَنْبُتُ فِي السَّهْلِ وَلَا يَنْبُتُ فِي الصَّفَا. فَكَذَلِكَ الْحِكْمَةُ تَقْمَرُ فِي قَلْبِ الْمُتَوَاضِعِ وَلَا تَقْمَرُ فِي قَلْبِ الْمُتَكَبِّرِ الْجَبَّارِ.

(تحف العقول ص ۳۹۶)

۱۹۔ اے ہشام! جناب علیؑ نے اپنے حواریوں سے کہا: چھوٹے اور معمولی گناہ ابلیس کے کاربیوں میں سے ہیں، وہ ان گناہوں کو تمہاری نظروں میں حقیر و معمولی کر کے پیش کرتا ہے پھر وہ انہما ہو کر بہت ہو جاتے ہیں۔ اور تم کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں۔

(تحف العقول، ص ۳۹۲)

۲۰۔ خداوند عالم نے ہر بزدل اور گالی دینے والے اور بے حیا اور جس کو اس بات کا احساس نہ ہو کہ اس نے کیا کیا اور اس کے بارے میں کیا کہا گیا، پر حجت حرام قرار دیدی ہے۔

(تحف العقول، ص ۳۹۴)

۲۱۔ اے ہشام! عقل مند آدمی دانش و معرفت کے ساتھ تھوڑی سی دنیا پر راضی ہو سکتا ہے لیکن بغیر حکمت و دانش پوری دنیا کے ساتھ بھی راضی نہ ہوگا۔

(تحف العقول ص ۳۸۷)

۲۲۔ اپنے کسر خواہشات سے جہاد کرو تا کہ اپنے نفس کو ان خواہشات سے روک سکو خواہشات نفسانی کے ساتھ جہاد کرنا دشمن سے جہاد کرنے کی طرح واجب ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۱۵)

۲۳۔ جو شخص اپنے غصے کو لوگوں سے روک لے، خدا قیامت کے دن اس سے اپنا اب روک لے گا۔

(وسائل الشیعة، ج ۱۱ ص ۲۸۹)

۲۴۔ اے ہشام! زراعت نرم زمین میں اگتی ہے، پتھروں پر زراعت نہیں اگتی اسی طرح تواضع سے قلب بڑھتا ہے، متکبر و جبار کے دل میں حکمت اور نہیں بڑھ سکتی۔

(تحف العقول ص ۳۹۶)

۲۵۔ لَا تُخَيِّدُوا أَنْفُسَكُمْ بِفَقْرٍ وَلَا بِطُولٍ عُمْرٍ، فَإِنَّهُ مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالْفَقْرِ تَجَلَّى، وَمَنْ حَدَّثَهَا بِطُولِ الْعُمْرِ تَخَرَّصَ. (تحف العقول ص ۴۱۰)

۲۶۔ يَا هِشَامُ إِنْ كَانَ يُغْنِيكَ مَا يَكْفِيكَ فَأَذْنِي مَا فِي الدُّنْيَا يَكْفِيكَ، وَإِنْ كَانَ لَا يُغْنِيكَ مَا يَكْفِيكَ فَلَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا يُغْنِيكَ. (تحف العقول ص ۳۸۷)

۲۷۔ يَا تَاكَ وَالْمِزَاحَ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ بِثَوْرِ إِيْمَانِكَ. (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۱)

۲۸۔ يَا هِشَامُ الصَّبْرُ عَلَى الْوَحْدَةِ عِلَامَةُ قُوَّةِ الْعَقْلِ فَمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى اغْتَرَلَ أَهْلُ الدُّنْيَا وَالرَّاعِيْنَ فِيهَا وَرَغِبَ فِيمَا عِنْدَ رَبِّهِ وَكَانَ اللَّهُ آتِسَةً فِي الْوَحْشَةِ وَصَاحِبَةً فِي الْوَحْدَةِ وَغَنَاءُ فِي الْعَيْلَةِ وَمُقَرَّرَةٌ فِي غَيْرِ عَشِيرَةٍ. (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۰۱)

۲۹۔ مَنْ لَمْ يَجِدْ لِنِاسَاءٍ مَقْصُصًا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْإِخْتِسَانُ مَوْقِعٌ. (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۳)

۳۰۔ مَا مِنْ شَيْءٍ تَرَاهُ عَيْتَاكَ إِلَّا وَفِيهِ مَوْعِظَةٌ. (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۹)

۳۱۔ يَا هِشَامُ مَنْ أَرَادَ الْغِنَى بِلَا مَالٍ، وَرَاحَةَ الْقَلْبِ مِنَ الْحَسَدِ، وَالسَّلَامَةَ فِي الدِّينِ، فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَسْأَلَتِهِ بِأَنْ يُكَمِّلَ عَقْلَهُ، فَمَنْ عَقَلَ قَنَعَ بِمَا يَكْفِيهِ، وَمَنْ قَنَعَ بِمَا يَكْفِيهِ اسْتَغْنَى، وَمَنْ لَمْ يَقْنَعْ بِمَا يَكْفِيهِ لَمْ يَذَرِكِ الْغِنَى أَبَدًا. (اصول الكافي ج ۱ ص ۱۸)

۲۵۔ اپنے نفسوں سے فقیری اور طول عمر کی بات نہ کرو، کیونکہ جو اپنے نفس سے فقیری کی بات کرتا ہے وہ غریب ہو جاتا ہے اور جو طول عمر کی بات کرتا ہے وہ عمر میں ہو جاتا ہے۔

”تحف العقول ص ۴۱۰“

۲۶۔ اے ہشام! اگر باندازہ کفایت زندگی تم کو بے نیاز بنا سکتا تو سادہ ترین زندگی دنیا بھی تیرے لئے کافی ہوتی اور اگر بمقدار کفایت تم کو بے نیاز نہیں بنا سکتا تو دنیا کی کوئی چیز بھی تم کو بے نیاز نہیں کر سکتی۔

”تحف العقول ص ۳۸۷“

۲۷۔ خبردار مزاح نہ کرو کیونکہ اس سے تمہارے چہرے کا نور چلا جاتا ہے۔

”بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۱“

۲۸۔ اے ہشام! تنہائی پر صبر قوت عقل کی علامت ہے، جو خداوند عالم سے آشنا ہو گا (یا خدا سے عقلمندی حاصل کرے گا) اور اہل دنیا، اور دنیا سے رغبت کرنے والوں سے کنارہ کشی کرے گا اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے دل لگائے گا تو خدا و جنت کے وقت اس کا انیس اور تنہائی کے وقت اس کا رفیق، فقیری میں اس کی مال داری، اور بے قومی اور بے بیگنی کی صورت میں اس کے لئے مایہ عزت ہو گا۔

”بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۰۱“

۲۹۔ جس نے رنج و تکلیف کا مزاج کچھا ہو، اس کے نزدیک نیکی کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔

”بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۳“

۳۰۔ تمہاری آنکھیں جن چیزوں کو بھی دیکھتی ہیں ان میں موعظہ ہے۔

”بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۹“

۳۱۔ اے ہشام! جو بغیر مال کے مال داری چاہتا ہو، اور حمد سے راحت قلب، اور دین کی سلامتی چاہتا ہو وہ خدا سے تضرع و زاری کے ساتھ کمال عقل کا سوال کرے۔ کیونکہ عاقل بقدر ضرورت قناعت کرتا ہے اور جو بقدر کفایت قناعت کرتا ہے وہ مالدار ہو جاتا ہے اور جو بقدر کفایت قناعت نہیں کرتا وہ بھی غنا حاصل نہیں کر پاتا۔

”اصول کافي ج ۱ ص ۱۸“

۲۵۔ لَا تُحَيِّثُوا أَنْفُسَكُمْ بِفَقْرِ وَلَا يَطُولُ عُمْرٌ، فَإِنَّهُ مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالْفَقْرِ بَخِيلٌ، وَمَنْ حَدَّثَهَا بِطُولِ الْعُمْرِ يَخْرُصُ. (تحف العقول ص ۴۱۰)

۲۶۔ يَا هِشَامُ إِنْ كَانَ يُغْنِيكَ مَا يَكْفِيكَ فَأُذْنِي مَا فِيهِ اللَّهُ نَبَا يَكْفِيكَ، وَإِنْ كَانَ لَا يُغْنِيكَ مَا يَكْفِيكَ فَلَيْسَ شَيْءٌ مِنَ اللَّهِ نَبَا يُغْنِيكَ. (تحف العقول ص ۳۸۷)

۲۷۔ إِيَّاكَ وَالْمِرَاحَ فَإِنَّهُ بَذَّهَبُ بُيُورِ إِيْمَانِكَ. (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۱)

۲۸۔ يَا هِشَامُ الصَّبْرُ عَلَى الْوَحْدَةِ عَلَامَةُ قُوَّةِ الْعَقْلِ فَمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى اَعْتَزَلَ أَهْلَ الدُّنْيَا وَالرَّاعِيْنَ فِيهَا وَرَغِبَ فِيمَا عِنْدَ رَبِّهِ وَكَانَ اللَّهُ آتِسَةً فِي الْوَحْشَةِ وَصَاحِبَةً فِي الْوَحْدَةِ وَغَنَاءُ فِي الْعَيْلَةِ وَمُعَزَّةٌ فِي غَيْرِ عَشِيرَةٍ. (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۰۱)

۲۹۔ مَنْ لَمْ يَجِدْ لِلْإِسَاءَةِ مَقْصُصًا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْإِحْسَانُ مُوقِفٌ. (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۳)

۳۰۔ مَا مِنْ شَيْءٍ تَرَاهُ غَيْبًا إِلَّا وَفِيهِ مُؤِظَةٌ. (بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۹)

۳۱۔ يَا هِشَامُ مَنْ أَرَادَ الْغِنَى بِلَا مَالٍ، وَرَاحَةَ الْقَلْبِ مِنَ الْحَتَدِ، وَالسَّلَامَةَ فِي الدِّينِ، فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَسْأَلَتِهِ بِأَنْ يُكْتَلِ عَقْلُهُ، فَمَنْ عَقَلَ قَتَعَ بِمَا يَكْفِيهِ، وَمَنْ قَتَعَ بِمَا يَكْفِيهِ اسْتَغْنَى، وَمَنْ لَمْ يَفْقَعْ بِمَا يَكْفِيهِ لَمْ يَذْرُكِ الْغِنَى أَبَدًا. (اصول الكافي ج ۱ ص ۱۸)

۲۵۔ اپنے نفسوں سے فقیری اور طول عمر کی بات نہ کرو کیونکہ جو اپنے نفس سے فقیری کی بات کرتا ہے وہ بخیل ہو جاتا ہے اور جو طول عمر کی بات کرتا ہے وہ خریص ہو جاتا ہے۔

» تحف العقول ص ۴۱۰

۲۶۔ اے ہشام! اگر باندازہ کفاف زندگی تم کو بے نیاز بنا سکتا تو سادہ ترین زندگی دنیا بھی تیرے لئے کافی ہوتی اور اگر بمقدار کفاف تم کو بے نیاز نہیں بنا سکتا تو دنیا کی کوئی چیز بھی تم کو بے نیاز نہیں کر سکتی۔

» تحف العقول ص ۳۸۷

۲۷۔ خبر دار مزاح نہ کرو کیونکہ اس سے تمہارے چہرے کا نور چلا جاتا ہے۔

» بحار ج ۷۸ ص ۳۲۱

۲۸۔ اے ہشام تنہائی پر صبر قوت عقل کی علامت ہے، جو خداوند عالم سے آشنا ہو گا (یا خدا سے عقلمندی حاصل کرے گا) اور اہل دنیا، اور دنیا سے رغبت کرنے والوں سے کنارہ کشی کر لے گا اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اس سے دل ٹکائے گا تو خدا وحشت کے وقت اس کا انیس اور تنہائی کے وقت اس کا رفیق، فقیری میں اس کی مال داری، اور بے قومی اور بے قبیلگی کی صورت میں اس کے لئے مایہ عزت ہو گا۔

» بحار ج ۷۸ ص ۳۰۱

۲۹۔ جس نے رنج و تکلیف کا مزہ کچھا ہو، اس کے نزدیک نیکی کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔

» بحار ج ۷۸ ص ۳۲۳

۳۰۔ تمہاری آنکھیں جن چیزوں کو بھی دیکھتی ہیں ان میں مؤظفہ ہے۔

» بحار ج ۷۸ ص ۳۱۹

۳۱۔ اے ہشام جو بنیر مال کے مال داری چاہتا ہو، اور حسد سے راحت قلب، اور دین کی سلامتی چاہتا ہو وہ خدا سے تضرع و زاری کے ساتھ کمال عقل کا سوال کرے کیونکہ عاقل بقدر ضرورت قناعت کرتا ہے اور جو بقدر کفاف قناعت کرتا ہے وہ مالدار ہو جاتا ہے اور جو بقدر کفاف قناعت نہیں کرتا وہ کبھی غنا حاصل نہیں کر پاتا۔

» اصول کافی ج ۱ ص ۱۸

۳۲۔ إِيَّاكَ أَنْ تَمْنَعَ فِي طَاعَةِ اللَّهِ فَتَنْفِقَ بَيْنِيهِ فِي مَقْصِدَةِ اللَّهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۰)

۳۳۔ يَا هِشَامُ إِنَّ كُلَّ النَّاسِ يُنْصِرُ الشُّجُومَ وَلَكِنْ لَا يَهْتَدِي بِهَا إِلَّا مَنْ يَعْرِفَ مَجَارِيهَا وَمَنَازِلَهَا وَكَذَلِكَ أَنْتُمْ تَذَرُسُونَ الْحِكْمَةَ وَلَكِنْ لَا يَهْتَدِي بِهَا مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِهَا.

(تحف العقول ص ۳۹۲)

۳۴۔ وَأَمِيتِ الْقَطْمَعِ مِنَ الْمُخْلُوفِينَ، فَإِنَّ الْقَطْمَعَ مِفْتَاحٌ لِلدِّينِ...

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۵)

۳۵۔ وَأَعْلَمُوا أَنَّ الْكَلِمَةَ مِنَ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ...

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۰۹)

۳۶۔ وَإِنْ شَرَّ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَكَرَّرَ مُجَالَسَتُهُ لِفُخْيِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۱۰)

۳۷۔ أَفْضَلُ مَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْعَبْدُ إِلَى اللَّهِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ بِهِ: الصَّلَاةُ وَبِرَّ الْوَالِدَيْنِ وَتَزَكُّي الْحَسَنِ وَالْعُجْبِ وَالْفَخْرِ.

(تحف العقول ص ۳۶۱)

گفتار معصوم ہیم - امام کاظم

۳۲۔ اطاعت خدائیں خربچہ کرنے سے نہ کرو۔ ورنہ اس کا دگنا معصیت میں خرچ کرنا پڑے گا۔

۱۱۔ بحار ج ۷۸ ص ۳۲۰

۳۳۔ اے ہشام! (یوں تو) سب ہی لوگ ستاروں کو دیکھتے ہیں لیکن ان کے ذریعہ کوئی اصل راستہ تک نہیں پہنچ پاتا۔ البتہ جو لوگ ستاروں کے مجاری اور ان کی منزلوں کو جانتے ہیں اور اصل راستہ تک پہنچ جاتے ہیں اسی طرح ہم لوگ حکمت پڑھتے ہو لیکن اس کے ذریعہ کوئی ہدایت نہیں حاصل کر پاتے ہاں جو اس پر عمل کرتے ہیں (وہی سمجھتے ہیں) (تحف العقول ص ۳۹۲)

۳۴۔ مخلوقات سے اپنی طمع کو ختم کر دو۔ کیونکہ یہی طمع ذلت کی کلید ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۱۵)

۳۵۔ یہ جان لو کہ حکمت کا کلمہ مومن کی گمشدہ چیز ہے، لہذا تمہارے اوپر علم و دانش کا سیکھنا واجب ہے۔

۱۱۔ بحار ج ۷۸ ص ۳۰۹

۳۶۔ خدا کے بندوں میں سب سے برا وہ ہے جس کے ساتھ نشست و برخاست لو اس کے فحشیات کی وجہ سے مکروہ سمجھا جائے۔

۱۱۔ بحار ج ۷۸ ص ۳۱۰

۳۷۔ خدا کی معرفت کے بعد سب سے افضل چیز جس سے بندہ اپنے خدائے تعالیٰ سے حاصل کر سکے نماز، والدین کے ساتھ نیکی، ترک حسد، خود پسندی، اور فخر ہے

(تحف العقول ص ۳۶۱)

۳۸۔ یا ہشام من صدق لسانہ زکاء عملہ

(تحف العقول ص ۳۸۸)

۳۹۔ ... وَمَنْ ظَلَمَ الرِّثَاسَةَ هَلَكَ. وَمَنْ دَخَلَ الْعُجْبُ هَلَكَ.

(تحف العقول ص ۴۰۹)

۴۰۔ مَنْ تَذَرَّ وَأَشْرَفَ زَالَتْ عَنْهُ النِّعْمَةُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۲۷)

گفتار معصوم ہتم - امام کاظم

۱۷۳

۳۸۔ اے ہشام! جس کی زبان سچ بولتی ہو اس کا عمل پاکیزہ ہے۔

(تحف العقول ص ۳۸۸)

۳۹۔ جو شخص ریاست طلب ہوگا وہ ہلک ہوگا، اور جو بھی خود میں ہوگا وہ ہلک ہوگا۔

(تحف العقول ص ۴۰۹)

۴۰۔ جو شخص فضول خرچ ہوگا، اس کی نعمت اس سے زائل ہو جائے گی۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۲۷)



www.sirat-e-mustajeem.net

دسویں معصوم

آٹھویں امام

حضرت علی رضا علیہ السلام

کی چالیس حدیث

دسویں معصوم آٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام

نام: --- علیؑ
شہور لقب: --- رضا
باپ: --- امام موسیٰ کاظمؑ
ماں: --- نجمہ خاتون
تاریخ ولادت: --- ۱۱۲۸ھ، سن ولادت: --- ۱۲۸ھ، قہر
جائے ولادت: --- مدینہ منورہ،
تاریخ شہادت: --- آخر صفر، سن شہادت: --- ۲۰۳ھ، قہر،
عمر: --- ۵۵ سال۔
سبب شہادت: مامون کے حکم سے زہر دیا گیا۔ اور سنا باد فوکان (آجکل شہید کا ایک محلہ ہے) میں شہید ہو گئے۔
قبر مبارک: --- مشہد مقدس:
دوران زندگی: --- اسکو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، ۱۔ قبل از امامت ۲۵ سال (۱۲۸ھ سے ۱۵۱۳ھ تک) ۲۔ بعد از امامت ۱۴ سال مدینہ میں، ۳۔ بعد از امامت تین سال خراسان میں جو حضرت کی سیاسی زندگی کا حساس ترین دور تھا۔ امام رضاؑ کے صرف ایک غوغا امام محمد تقیؑ تھے جو باپ کی شہادت کے وقت صرف سات سال کے تھے۔

اربعمون حدیثاً

عن الامام علي الرضا عليه السلام

۱- مَنْ شَبَّهَ اللَّهَ بِخَلْفِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ ، وَمَنْ نَسَبَ إِلَيْهِ مَا نَهَى عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ .

(وسائل الشيعة ج ۱۸ ص ۵۵۷)

۲- إِنَّ الْإِيمَانَ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ ، وَالتَّقْوَى أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ، وَالتَّيَقُّنُ أَفْضَلُ مِنَ الْإِيمَانِ بِدَرَجَةٍ ، وَلَمْ يُغْطِ بَنُو آدَمَ أَفْضَلَ مِنَ التَّيَقُّنِ .

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۸)

۳- الْإِيمَانُ أَرْبَعَةُ أَرْكَانٍ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ ، وَالرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ ، وَالتَّسْلِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ ، وَالتَّقْوِيَةُ إِلَى اللَّهِ .

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۸)

۴- وَالْإِيمَانُ إِذَاءُ الْقَرَائِصِ وَاجْتِنَابُ الْمُحَارِمِ . وَالْإِيمَانُ هُوَ مَعْرِفَةُ بِالْقَلْبِ وَإِفْرَازُ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ .

(تحف العقول ص ۴۲۲)

امام علی رضاؑ کی چالیس حدیث

۱- جو خدا کا شیعہ اس کی مخلوق سے دے وہ مشرک ہے اور جو خدا کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جن کی ممانعت کی گئی ہے وہ کافر ہے ۔

” وسائل الشیعة ، ج ۱۱۸ ص ۵۵۷ “

۲- ایمان اسلام سے ایک درجہ افضل ہے ، اور تقویٰ ایمان سے ایک درجہ افضل ہے ، اور تیقین ایمان سے ایک درجہ افضل ہے ، اور بنی آدم کو تیقین سے افضل کوئی چیز نہیں دیکھی گئی ۔

بحار ، ج ۷۸ ص ۳۳۸

۳- ایمان کے چار رکن ہیں ۔ ۱- خدا پر ہمسرد ، ۲- قضا (وقعد) الہی پر راضی رہنا ، ۳- امر الہی کے سامنے تسلیم خم کرنا ، ۴- (تمام اموال کو) خدا کے سپرد کر دینا ۔

” بحار ، ج ۷۸ ص ۳۳۸ “

۴- ایمان قرآن کی ادائیگی اور محرمات سے اجتناب کا نام ہے ، ایمان زبان سے نہ کرنے ، دل سے پہچاننے اعضا و جوارح سے عمل کرنے کو کہتے ہیں ۔

تحف العقول ص ۴۲۲

۵- ذمیر الرضا (ع) یوماً القرآن فَعَظَمَ الْحُجَّةَ فِيهِ وَالْآيَةَ الْمُعْجِزَةَ فِي تَفْطِيهِ، فَقَالَ: هُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْقَتِينُ، وَغُرُوتُهُ الْوُثْقَى، وَطَرَفَتُهُ الْمُثَلَّى، الْمُؤَدِّي إِلَى الْجَنَّةِ، وَالْمُنْجِي مِنَ النَّارِ، لَا يَخْلُقُ مِنَ الْأَزْمَةِ، وَلَا يَبْتَغِي عَلَى الْأَلْسِنَةِ، لِأَنَّهُ لَمْ يُجْعَلْ لِيَزْمَانِ دُونَ زَمَانٍ، بَلْ جُعِلَ دَلِيلَ الْبُرْهَانِ، وَحُجَّةً عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ. لَا يَبْأِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ تَبَيُّدِهِ، وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ.

(بحار الانوار ج ۹۲ ص ۱۴)

۶- قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا تَقُولُ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ كَلَامُ اللَّهِ لَا تَتَجَاوَزُوهُ، وَلَا تَطْلُبُوا الْهُدَى فِي غَيْرِهِ فَتَضِلُّوا.

(بحار الانوار ج ۹۲ ص ۱۱۷)

۷- إِنَّ الْإِمَامَةَ زِمَامُ الدِّينِ، وَنِظَامُ الْمُسْلِمِينَ، وَصَلَاحُ الدُّنْيَا، وَعِزُّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْإِمَامَةَ أَسُّ الْإِسْلَامِ السَّامِيِّ، وَقَرْعَةُ السَّامِيِّ، بِالْإِمَامِ تَمَامُ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ، وَتَوْفِيرُ الْفَقِيءِ، وَالصَّدَقَاتِ، وَامْتِصَاءُ الْحُدُودِ وَالْأَحْكَامِ، وَمَنْعُ الثُّغُورِ وَالْأُظْرَافِ.

(اصول الكافي ج ۱ ص ۲۰۰)

۸- «... فِي أَعْمَالِ السُّلْطَانِ»...: أَلَدُّ خَوْفٍ فِي أَعْمَالِهِمْ، وَالْعَوْنُ لَهُمْ وَالسَّعْيُ فِي خَوَانِهِمْ عَدِيلُ الْكُفْرِ، وَالنَّظَرُ إِلَيْهِمْ عَلَى الْعُنْدِ مِنَ الْكِبَائِرِ الَّتِي يُسْتَحَقُّ بِهَا [يَهَا] النَّارُ.

(بحار الانوار ج ۷۵ ص ۳۷۴)

۹- رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَخْبَا أَمْرَنَا (قُلْتُ): وَكَيْفَ يُخْبِي أَمْرَكُمْ؟ قَالَ: يَتَعَلَّمُ غُلُوقَنَا، وَيَعْلَمُهَا النَّاسُ.

(وسائل الشيعة ج ۱۸ ص ۱۰۲)

۵- ایک دن امام رضاؑ نے قرآن کا ذکر کرتے ہوئے اس کی محنت و عظمت اور فوق العادہ آیتوں کے نظم کے اعجاز کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: قرآن خدا کی مضبوطی ہے اور انوثہ و حکم رس ہے اور خدا کا وہ شالی راستہ ہے جو جنت تک پہنچانے والا اور دوزخ سے بچانے والا ہے، امتداد زمانہ سے پرانا نہیں ہوتا، کثرت تلاوت سے اس کی قیمت کم نہیں ہوتی، کیونکہ وہ کسی مخصوص زمانہ کیلئے نازل نہیں کیا گیا ہے بلکہ بر عنوان دلیل و برہان ہر انسان کیلئے قرار دیا گیا ہے، باطل کا گزندہ اس کے آگے سے ہے نہ پیچھے سے ہے وہ اس کو خدا حکیم و جمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

بحار ج ۹۲ ص ۱۴

۶- ریان کہتے ہیں: میں نے امام رضاؑ سے عرض کیا: آپ قرآن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ خدا کا کلام ہے اس (کے حدود قانون) سے آگے نہ بڑھو اور غیر قرآن سے ہدایت طلب نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

بحار ج ۹۲ ص ۱۱۷

۷- امامت دین کی مہار، مسلمانوں کا نظام، صلاح دینا اور مومنین کی عزت ہے، ترقی کرنے والے اسلام کی بنیاد، اس کی بلنشاخ ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد کا کمال امام (پر موقوف) ہے، مال غنیمت کی زیادتی، صدقات، احکام و حدود کا اجل، سرحدوں اور اطراف کی حفاظت امام ہی سے ہوتی ہے،

اصول کافی ج ۱ ص ۲۰۰

۸- ظلم حکام کے کاسوں میں داخل ہونا، ان کی مدد کرنا، ان کی حاجتوں کیلئے کوشش کرنا کفر کے برابر ہے، ان کی طرف جان بوجھ کر نظر رکھنا ان کا ہاں کبیر میں داخل ہے جس پر آدمی مستحق جہنم ہوتا ہے۔

بحار ج ۷۵ ص ۳۷۴

۹- خدا اس پر رحم کرے جو ہمارے لکھو زندہ کرے، درودی نہ کہا، آپ کے امور کو کوئی زندہ کرے؟ فرمایا: ہمارے علوم کو کوئی کر کوئی کو سیکھا لے۔

وسائل الشیعة ج ۱۸ ص ۱۰۲

۱۰۔ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: مُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَشَنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ، وَشَنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ، فَأَمَّا الشَّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ فَيَكْتُمَانُ سِرَّهُ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا» إِلَّا مَنْ أَزْنَضَ مِنْ رَسُولٍ، وَأَمَّا الشَّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمُدَارَاةُ النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ، فَقَالَ: «خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ» وَأَمَّا الشَّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالضَّبْرُ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۲۴۱)

۱۱۔ لَا يَتِمُّ عَقْلُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ حَتَّى تَكُونَ فِيهِ عَشْرُ خِصَالٍ: الْخَيْرُ مِنْهُ مَا مَوْلُومٌ وَالشَّرُّ مِنْهُ مَا مَوْلُومٌ، يَشْكُرُ قَلِيلَ الْخَيْرِ مِنْ غَيْرِهِ، وَيَسْتَقِيلُ كَثِيرَ الْخَيْرِ مِنْ نَفْسِهِ، لَا يَتَسَامُ مِنْ طَلَبِ الْخَوَانِجِ إِلَيْهِ، وَلَا يَتَمَلُّ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ طُلُوقَ ذَهْرِهِ، أَلْفَقُزُّ فِي اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْغِنَى، وَالذُّثُّ فِي اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعِزِّ فِي عَدُوِّهِ، وَالْخُمُولُ أَشْهَى إِلَيْهِ مِنَ الشُّهُورَةِ، ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَلْعَاسِرَةُ وَمَا الْعَاسِرَةُ، قِيلَ لَهُ: مَا هِيَ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا يَرَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَأَتَقَى.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۶)

۱۲۔ مَنْ لَحَاسَبَ نَفْسَهُ رَيْحَ، وَمَنْ غَفَلَ عَنْهَا خَيْرَ، وَمَنْ لَخَافَ أَمِنَ، وَمَنْ اعْتَبَرَ ابْصَرَ، وَمَنْ ابْصَرَ فَعَلِمَ، وَمَنْ فَعَلِمَ عَزِمَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۱۳۔ وَشَيْئٌ عَنِ خِيَارِ الْعِبَادِ، فَقَالَ (ع): الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبَشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا؛ وَإِذَا أَغْطَوْا شَكَرُوا، وَإِذَا أَتَبَلُّوا صَبَرُوا، وَإِذَا غَضِبُوا عَفَا.

(تحف العقول ص ۴۴۵)

کلیا مومن میں جب تک تین خصلتیں نہ ہوں وہ حقیقی مومن نہیں ہے اور وہ یہ ہیں، ۱۔ خدا کی سنت (پر عمل ہو) ۲۔ سنت رسول (پر عمل ہو) ۳۔ سنت امام (پر عمل ہو)۔ سنت الہی تو یہ ہے کہ رازدار ہو چنانچہ ارشاد باری ہے: (خدا) عالم الغیب ہے اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس رسول کے جو اس کا پسندیدہ ہو و سورہ جن آیت ۲۷ میں اور سنت رسول یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری سے پیش آئے کیونکہ خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے: عَفْوٌ وَتَشْوِشٌ كَوَانِهَا بِشَيْءٍ بَنَانٍ أَوْ رِيكٍ كَالْحَكِّمِ دَوِّ «آیت ۱۹ سورہ اعراف» اور سنت امام یہ ہے کہ تنگدستی اور پریشانی میں صبر کرتا ہے۔

۱۱۔ مومنان میں جب تک دس صفیں نہ ہوں اس کی عقل کامل نہیں ہوتی، ۱۔ لوگ اس سے خیر کی توقع کرتے ہوں، ۲۔ اس کے شر سے مامون ہوں، ۳۔ دوسرے کی قلیل نیکی کو بہت سمجھتا ہو، ۴۔ اپنی زیادہ نیکی کو کم سمجھتا ہو، ۵۔ ضرورت مندوں کی کثرت مراجعت سے بخیر نہ ہو، ۶۔ تمام تحصیل علم خستہ نہ ہو، ۷۔ راہ خدا میں فقر کو تو نگری سے زیادہ دوست رکھتا ہو، ۸۔ خدا کی راہ میں زلت، دشمن خدا کی راہ میں عزت سے زیادہ محبوب ہو، و گناہی اس کو شہرت سے زیادہ پسند ہو، اس کے بعد حضرت نے فرمایا دسویں صفت بھی کیا صفت ہے؟ ایک شخص نے پوچھا: دسویں چیز کیا ہے؟ فرمایا: جس کو بھی دیکھے کہے: یہ مجھ سے زیادہ اچھا اور مجھ سے زیادہ تقوی والا ہے۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۳۶

۱۲۔ جس نے اپنے نفس کا محاسب کیا وہ فائدہ میں رہا اور جو اس سے غافل رہا وہ کھائے میں رہا جو خدا سے ڈرا وہ بے خوف رہا جس نے عبرت حاصل کی وہ بینا ہوا، اور جو بینا ہوا وہی باہم ہوا اور جو باہم ہوا وہی عالم ہوا۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۵۲

۱۳۔ (ایک شخص نے امام رضا سے پوچھا: خدا کے بندوں میں سب اچھا کون ہے؟ فرمایا: وہ لوگ جو چھ لکم کرنے پر خوش ہوں، اور برا کام کرنے پر استغفار کرتے ہیں جب ان کو کچھ گناہ تھکرتے ہیں اور جب تہائے محبت ہوتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اور جب غمناک ہوتے ہیں تو حافی کرتے ہیں) (تحف العقول ص ۴۴۵)

۱۴... وَاجْتَنَابُ الْكِبَائِرِ وَهِيَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى. وَالزَّيْنَا وَالسَّرِقَةُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ، وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَالْفَرَارُ مِنَ الرَّخِيفِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْمًا، وَأَكْلُ آ لَمَبْتَةِ وَالْدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ، وَأَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيْتَةِ، وَالسُّخْتِ، وَالْمَيْسِرُ وَالْقِمَارُ، وَالتَّبَخُّسُ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ، وَقَذْفُ الْمُخَضَّنَاتِ وَاللِّوَاظِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَقَعُونَهُ الظَّالِمِينَ وَالرُّكُونُ إِلَيْهِمْ، وَالتَّمِينُ الْغَمُوسُ وَخَبْسُ الْخُفُوقِ مِنْ غَيْرِ الْعُسْرَةِ، وَالْكَذِبُ وَالْكِبْرُ، وَالْإِسْرَافُ وَالْتَّبَذِيرُ، وَالْخِيَانَةُ، وَالْإِسْتِخْفَافُ بِالْحَجِّ، وَالْمُحَارَبَةُ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْإِسْتِغَالُ بِالْفُلَاهِي، وَالْإِضْرَارُ عَلَى الذُّنُوبِ.

(عیون اخبار الرضا (ع) ج ۲ ص ۱۲۷)

۱۵... لِلْعُجْبِ دَرَجَاتٌ: مِنْهَا أَنْ يُرْتَضَّ لِلْعَبْدِ سُوءُ عَمَلِهِ قَبْرًا حَسَنًا فَيُعْجِبُهُ وَتَحْسِبُ أَنَّهُ يُحْسِنُ ضَنْعًا. وَمِنْهَا أَنْ يُؤْمِنَ الْعَبْدُ بِرَبِّهِ فَيَمُنَّ عَلَى اللَّهِ وَلِلَّهِ الْمِنَّةُ عَلَيْهِ فِيهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۶)

۱۶... لَوْ تَمَّ يَخَوفُ اللَّهُ النَّاسَ بِجَنَّةٍ وَنَارٍ لَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَلَا يَنْصُوهَ لِتَفْضِيلِهِ عَلَيْهِمْ وَاحْسَانِهِ إِلَيْهِمْ، وَمَا بَدَأَهُمْ بِهِ هَامِيهِ الَّذِي مَا اسْتَحَقُّوه.

(بحار ج ۷۱ ص ۱۷۴)

۱۲. اسلام کا حکام میں سے یہ چیزیں بھی ہیں، ۱۔ گناہ کبیرہ سے اجتناب مثلاً جس نفس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اسکو قتل کرنا، ۲۔ زنا سے بچنا، ۳۔ چوری نہ کرنا، ۴۔ شراب نہ پینا، ۵۔ والدین کی نافرمانی نہ کرنا، ۶۔ جنگ (جہاد) سے بھاگنا (حرام ہے) ۷۔ مال یتیم کا ظلم سے کھانا (حرام ہے) ۸۔ مردار کھانا (حرام ہے) ۹۔ خون پینا (حرام ہے) ۱۰۔ سور کا گوشت کھانا (حرام ہے) ۱۱۔ جو جانور نام خدا نے بغیر ذبح کئے جانے ان کا کھانا بغیر ضرورت حرام ہے ۱۲۔ دلیل و برہان کے بعد سو کھانا حرام ہے، ۱۳۔ حرام دکھانا، ۱۴۔ جوا، پانسہ، پیمانہ اور ترازو میں کم تولنا، باعفت عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا، بچوں سے برا فعل کرنا، جھوٹی گواہی دینا، رحمت خدا سے مایوس ہونا، مکر خدا سے بے خوف ہونا، رحمت الہی سے مایوسی، ظالمین کی مدد، انکی طرف میلان، جھوٹی قسم، کسی عذر کے بغیر دوسروں کے حقوق روک رکھنا، جھوٹ، تکبر، اسراف خرچ میں زیادہ روی، خیانت، حج کا استخفاف، خاصان خدا سے جنگ کرنا، بیو و یتیم میں مشغول رہنا، گناہوں پر اصرار کرنا یہ سب کے سب حرام ہیں اور اسلام کے منافی ہیں۔

۱۱. عیون اخبار الرضا (ع) ج ۲ ص ۱۲۷

۱۵۔ عُجْب (خود پسندی) کئی درجے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان کے بڑے اعمال تنے مرتب ہوں کہ وہ انکو اچھا سمجھے اور اس عمل سے خوش ہو اور گمان کرے کہ اس نے بڑا اچھا عمل کیا ہے، اور ایک درجہ یہ ہے کہ ایمان کو اپنے خدا پر احسان جتائے حالانکہ اس سلسلہ میں اس پر خدا کا احسان ہے۔

۱۰. بحار ج ۷۸ ص ۳۳۶

۱۶۔ اگر خداوند عالم لوگوں کو جنت و نار سے نہ بھی ڈراتا تب بھی اس نے اپنے بندوں پر جو فضل و احسان فرمایا ہے۔ اور جو نعمتیں بغیر کسی استحقاق کے رحمت فرمائی ہیں ان کا تقاضا یہی ہے کہ بندے اس کی اطاعت کریں اور اسکی نافرمانی نہ کریں۔

۱۱. بحار ج ۷۱ ص ۱۷۴

۷- فَإِنْ قَالَتْ لِمَ أَمَرُوا بِالصَّوْمِ؟ فَيَقُولُ: لِكَيْ تَعْرِفُوا أَنَّ الْجُوعَ وَالْعَطَشَ، قَبَسَتِ لَكُمْ عَلَى فَقْرِ الْآخِرَةِ، وَلِتَكُونَ الصَّائِمُ حَاشِعًا، ذَلِيلًا مُسْتَكِينًا مَاجُورًا مُخْتَبِئًا غَارِفًا صَابِرًا لِمَا أَصَابَهُ مِنَ الْجُوعِ وَالْعَطَشِ، فَيَسْتَوْجِبُ الثَّوَابَ. مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْإِنْكِسَارِ عَنِ الشَّهَوَاتِ، وَلِتَكُونَ ذَلِكَ وَأَعْظَى لَهُمْ فِي الْعَاجِلِ وَآخِرًا لَهُمْ عَلَى آذَاءِ مَا كَلَّفَهُمْ وَذَلِيلًا فِي الْآجِلِ، وَلِتَعْرِفُوا شِدَّةَ مَبْلَغِ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ الْفَقْرِ وَالْمُسْكِنَةِ فِي الدُّنْيَا، فَيُؤَدُّوا إِلَيْهِمْ مَا أَفْتَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُمْ فِي أَمْوَالِهِمْ....

(بحار الانوار ج ۹۶ ص ۳۷۰)

۸- إِنَّمَا جُعِلَتِ الْجَمَاعَةُ لِئَلَّا يَكُونَ إِلَّا خُلَاصُ وَالتَّوْحِيدُ وَالْإِسْلَامُ وَالْعِبَادَةُ لِلَّهِ إِلَّا ظَاهِرًا مَكْشُوفًا مَشْهُورًا. لِأَنَّ فِي إِظْهَارِهِ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ لِلَّهِ وَخِدَّةً. وَلِتَكُونَ الْمُنَافِقُ وَالْمُنْخَفِثُ مُؤَدِّيًا لِمَا أَقْرَبَهُ بِظَاهِرِ الْإِسْلَامِ وَالْمُرَاقَبَةِ. وَلِتَكُونَ شَهَادَاتُ النَّاسِ بِالْإِسْلَامِ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لِحَاجَةِ الْمُنْكَتَةِ، مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْمُسَاعَدَةِ عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى، وَالتَّزْجِيرِ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ مَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۱۰۹) الحیاء ج ۱ ص ۲۳۳

۹- إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِثَلَاثَةِ مَقْرُونٍ بِهَا ثَلَاثَةُ أُخْرَى، أَمَرَ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَمَنْ صَلَّى وَلَمْ يُزَكَّ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ صَلَاتُهُ، وَأَمَرَ بِالشُّكْرِ لِلَّهِ وَلِلْوَالِدَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَشْكُرْ وَالِدَيْهِ لَمْ يَشْكُرْ اللَّهَ، وَأَمَرَ بِاتِّقَاءِ اللَّهِ وَصَلَةِ الرَّجِيمِ فَمَنْ لَمْ يَصِلْ رَجِيمَهُ لَمْ يَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. (عیون اخبار الرضا (ع) ج ۱ ص ۲۵۸)

۱۷- اگر پوچھا جائے کہ روزہ کیوں حکم دیا گیا ہے؟ تو جواب دیا جائے گا کہ لوگ بھوک پیاس کی تکلیف کا احساس کر سکیں اور آخرت کی بھوک پیاس کو پہچان سکیں، اور تاکہ روزہ دار میں خشوع پیدا ہو (خدا کے سامنے) ذلیل و سبیل ہو اور اجر کا مستحق ہو، بھوک و پیاس پر صبر کر کے معرفت کے ساتھ اپنی جزا و ثواب کا مستحق ہو، اسکے علاوہ یہ توں پر کنٹرول کا بھی سبب ہے اور دنیا میں نصیحت عطا کرنے والا ہو، اور لوگوں کو اپنی تکلیف پر عمل کرنے کا عادی بنانے والا ہو اور امور آخرت کیلئے رہبری کرنے والا ہو، (اور یہ بھی وجہ ہے کہ) روزہ رکھنے والے فقیروں اور مسکینوں کی رحمت و پریشانی کا احساس کر سکیں تاکہ خداوند عالم نے انکے اوپر جو مالی حقوق واجب کئے ہیں انکو اپنے اموال سے نکال کر ان تک پہنچا لیں....

» بحار، ج ۹۶، ص ۳۷۰ «

۱۸- نماز جماعت کو اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ اخلاص، توحید، اسلام، خدا کی عبادت ظاہر و باطنی طور سے ہو سکے، کیونکہ اسلام و توحید کو علی الاعلان پیش کرنا مشرق و مغرب کے لوگوں پر خدا کی یکتائی کیلئے اتمام حجت کا سبب ہے، اور تاکہ منافق اور اسلام کا استخفاف کرنے والے ظاہری طور سے جو اسلام کا اقرار کرتے ہیں اور اس کیلئے تسلیم کرتے ہیں ان کو نیچا دکھایا جاسکے اور لوگوں کا ایک دوسرے کیلئے مسلمان ہونے کی گواہی دینا ممکن و جائز ہو سکے۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ نیکی اور تقویٰ اور بہت سے گناہوں سے روکنے کا سبب و مددگار بنے۔

» عیون اخبار الرضا، ج ۲، ص ۱۰۹ الحیاء ج ۱، ص ۲۳۳ «

۱۹- خداوند عالم نے (قرآن میں) تین چیزوں کو تین چیزوں سے ملا کر حکم دیا ہے۔ ۱- نماز کا حکم زکات کے ساتھ دیا ہے لہذا جس نے نماز پڑھی مگر زکوة نہ دی تو اس کی نماز مقبول نہیں ہے ۲- اپنے شکر کا حکم والدین کے شکر کے ساتھ قرار دیا۔ لہذا جس نے والدین کا شکر نہ ادا کیا اس نے خدا کا بھی شکر نہ ادا کیا، ۳- تقویٰ کا حکم صلہ رحم کے ساتھ دیا۔ اس لئے جس نے صلہ رحم نہ کیا اس نے تقویٰ الہی نہ اختیار کیا۔

عیون اخبار الرضا، ج ۱، ص ۲۵۸ «

۲۰- لَا تَدْعُوا الْقَتْلَ الصَّالِحَ وَلَا جَنَّتَهُ فِي الْبَيَادَةِ أَتَكُنَّ لَا عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ (ص).

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۴۷)

۲۱- يَا كُنَّ وَالْحِرْصَ وَالْحَسَدَ فَإِنَّهُمَا أَهْلَكَ الْأُمَّةَ السَّالِفَةَ، وَيَا كُنَّ وَالْبُخْلَ فَإِنَّهَا عَاهِدَةٌ لَا تَكُونُ فِي خَيْرٍ وَلَا مُؤْمِنٍ، إِنَّهَا خِلَافُ الْإِيمَانِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۴۶)

۲۲- لَصُمْتُ بَابَ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ، إِنَّ الصُّمْتَ يُكْسِبُ التَّعَبَةَ، إِنَّهُ ذَلِيلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۳- إِضْحَبْ ... الصَّدِيقَ بِالتَّوَاضُّعِ، وَالْعَدُوَّ بِالتَّحَرُّزِ، وَالْعَاقَةَ بِالْبِشْرِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۵)

۲۴- إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْفَيْلَ وَالْفَالَانَ وَاضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۵- لَا تَبْسُ لِيَخِيلَ رَاغَةً، وَلَا يَحْسُدَ لِدَّةً وَلَا يُلْوِكُ وَفَاءً، وَلَا يَكْذُوبُ مُرَوَّةً.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۴۵)

۱۰- آل محمد کی محبت پر اعتقاد کر کے عمل صالح، اور عبادت میں سعی و کوشش کو نہ چھوڑو،

(بحار ج ۷۸ ص ۳۳۴)

۲۱- خیر و حرص و حسد سے بچو (کیونکہ) انہیں دونوں نے سابق امتوں کو ہلاک کیا ہے اور خیر و غفلت نہ کرنا کیونکہ یہ ایسی بیماری ہے جو شریعت اور مومن میں نہیں ہوتی یہ تو ایمان کے خلاف ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۳۴)

۲۲- خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، خاموشی جلب محبت کرتی ہے اور یہ ہر خیر کی دلیل ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۳- دوستوں سے انکساری کے ساتھ، دشمنوں سے ہوشیاری کے ساتھ، عام لوگوں سے کشادگی، روئی سے ملو،

(بحار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۴- خدا قیل و قال، ضیاع مال اور کثرت سوال کو دشمن رکھتا ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۵- بخیل کو راحہ نہیں ہے، حاسد کو لذت نصیب نہیں ہے، بادشاہوں کو وقایہ نہیں ہے، جھوٹے کو مروت نہیں ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۲۶۔ عِلَّةُ الصَّلَاةِ أَنَّهَا إِفْرَازُ بِالرُّبُوبِيَّةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَخَلْعُ الْأُنْدَادِ، وَفِيَامَ بَيْنَ بَدْيِ الْجَبَارِ جَلَّ جَلَالُهُ بِالذَّلِّ وَالْمَسْكَنَةِ وَالْخُضُوعِ وَالْإِغْرَابِ، وَالْظَّلْبِ لِلْإِقَالَةِ مِنْ سَالِفِ الذُّنُوبِ، وَوَضْعُ الْوُجْهِ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ أَغْظَامًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَنْ يَكُونَ ذَاكِرًا غَيْرَ نَاسٍ وَلَا بَطِيرٍ، وَتَكُونَ خَاشِعًا مُتَذَلًّا رَاغِبًا طَالِبًا لِلزِّيَادَةِ فِي الدِّينِ وَالذُّنُوبِ مَافِيهِ مِنَ الْإِنْجَارِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لِيَلْتَمِسَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَمُدَبِّرَهُ وَخَالِقَهُ فَيَنْظُرَ وَيَتَلَمَّسَ وَتَكُونَ فِي ذِكْرِهِ لَزِيَّةٌ وَفِيَامِهِ بَيْنَ بَدْيِهِ زَاجِرًا لَهُ مِنَ الْمُعَاصِي وَمَا نَعَا مِنْ أَنْوَاعِ الْفُسَادِ.

(بحار الانوار ج ۸۲ ص ۲۶۱)

۲۷۔... وَالْبُخْلُ يُتَمَرِّقُ الْعِزَّ، وَالْخُبُّ ذَا عِي الْمَكَارِهِ، وَأَجَلُ الْخَلَائِقِ وَأَكْرَمُهَا اصْطِنَاعُ الْمَعْرُوفِ، وَإِغَاثَةُ الْمَلْهُوفِ، وَتَحْقِيقُ أَقْمَلِ الْأَمَلِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۷)

۲۸۔ لَا تُجَالِسْ شَارِبَ الْخَمْرِ وَلَا تُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

(بحار الانوار ج ۳۶ ص ۴۹۱)

۲۹۔ حَرَّمَ اللَّهُ الْخَمْرَ لِمَا فِيهَا مِنَ الْفُسَادِ وَمِنْ تَغْيِيرِ عُقُولِ شَارِبِيهَا وَخَمْلِهَا إِيَّاهُمْ عَلَى إِنْكَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْفِرْيَةِ عَلَيْهِ وَعَلَى رُسُلِهِ وَسَائِرِ مَا يَكُونُ مِنْهُمْ مِنَ الْفُسَادِ وَالْقَتْلِ وَالْقَذْفِ وَالزَّانَا وَقَلَّةِ الْأَخْتِجَازِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْمُعَارِمِ فَبِذَلِكَ قَضَيْنَا عَلَى كُلِّ مُشْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِيَةِ أَنَّهُ حَرَامٌ مُعَرَّضٌ لِأَنَّهُ يَأْتِي مِنَ عَاقِبَتِهَا مَا يَأْتِي مِنَ عَاقِبَةِ الْخَمْرِ...

(وسائل الشيعة ج ۱۷ ص ۲۶۲)

۔ نماز کا فلسفہ یہ ہے کہ نماز خدا کی ربوبیت کا اقرار، اور ہر قسم کے شریک کی نفی کرتا ہے۔ خدا کے سامنے ذلت و مسکنت، خضوع، اعتراف و گناہ، اور گنہگار ہونے کے یہ واستغفار کیلئے کھڑے ہونے کا نام ہے، اور روزانہ خدا کی تعظیم کیلئے پانچ مرتبہ چہرے کا تین پر رکھنے کا نام ہے نماز یا خدا اور غفلت و شہی سے دوری، سبب خشوع و فروتنی و دین و دنیا کی زیادتی کی طلب و رغبت پر آمادہ کرتی ہے، اس کے علاوہ انسان کو سب و روزہ کو خدا کی مدامت پر بھارتی ہے تاکہ زندہ اپنے آقا و مدبر و خالق کو فراموش نہ کرے کیونکہ ان چیزوں کی فراموشی انسان کے اندر طغیان بکھرتی پیدا کرتی ہے، اور ذکر الہی اور لکے حضور میں قیام گناہوں سے روکنے والا اور انواع فساد سے مانع ہوتا ہے۔

۱۱۔ بحار، ج ۸۲، ص ۲۶۱

۔ بخل انسان کی آبروریزی کر دیتا ہے، اور وہ دنیا کی "محبت رنج و مکروہ کا سبب ہے، سب سے اچھی اور شریف عادت نیکی کرنا، مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا، امیدوار امید کو پورا کرنا،

۱۲۔ بحار، ج ۷۸، ص ۳۵۷

۔ شراب کے پاس نہ اٹھو بیٹھو نہ اس پر سلام کرو،

۱۳۔ بحار، ج ۳۶، ص ۴۹۱

۔ خداوند عالم نے شراب کو اسلئے حرام قرار دیا ہے کہ اس میں فساد ہے، اور شرابیوں کی ہلاکت جاتی ہے، اور وہ شرابی کو خدا کے انکار پر آمادہ کرتی ہے، اور خدا واسکے رسولوں پر ایمان لگانے پر آمادہ کرتی ہے۔ اور یہی شراب دوسرے گناہوں مثلاً فساد، قتل، شوہر دار عورت زنا کا الزام لگانے، زنا، محرمات کو ناجیز سمجھنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اسی لئے ہم نے حکم دیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام و محرم ہے، اسلئے کہ ان چیزوں کا بھی انجام وہی ہوتا ہے جو شراب کا ہوتا ہے۔

۱۴۔ وسائل الشیعة، ج ۱۷، ص ۲۶۲

۳۰- تَنَعُّهُ أَشْيَاءُ بِغَيْرِ سَبْعَةِ أَشْيَاءٍ مِنَ الْإِسْتِهْزَاءِ: مَنْ اسْتَهْزَأَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَنْدَمْ بِقَلْبِهِ فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ التَّوْفِيقَ وَلَمْ يَخْشَعْهُ فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ اسْتَحْزَمَ وَلَمْ يَخْذَرْ فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَضِيزْ عَلَى الشَّدَائِدِ فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَلَمْ يَتْرُكْ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ. وَمَنْ ذَكَرَ اللَّهَ وَلَمْ يَنْتَبِثْ إِلَى لِقَائِهِ فَقَدْ اسْتَهْزَأَ بِنَفْسِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۶)

۳۱- صَلِّ رَحِمَكَ وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَأَفْضَلُ مَا تُوصِلُ بِهِ الرَّحِمَ كُفُّ الْأَذَى عَنْهَا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۸)

۳۲- تَصَدَّقْ بِالشَّيْءِ وَإِنْ قَلَّ، فَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ يُرَادُّ بِهِ اللَّهُ، وَإِنْ قَلَّ تَعَدَّ أَنْ تَصَدَّقَ الْبَيْتَ فِيهِ عَظِيمٌ...

(وسائل الشیعة ج ۱ ص ۸۷)

۳۳- مَنْ لَقِيَ فَقِيرًا مُسْلِمًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ خِلَافَ سَلَامِهِ عَلَى الْغَنِيِّ لَقِيَ اللَّهَ غَرْوَجَلَّ نَوْمُ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ.

(وسائل الشیعة ج ۸ ص ۴۴۲)

۳۴- تَزَاوَرُوا نَحَابُوا....

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۴۷)

۳۵- لَتَأْتِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

(بحار الانوار ج ۶ ص ۲۱)

۳۶- مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ السُّطُفُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۳۵)

۳۰- سات چیزیں، سات چیزوں کے بنیر (ایک قسم کا) مذاق ہیں، ۱۔ جو شخص زبان سے استفادہ کرے محمول سے نادم نہ ہو تو اس نے اپنی ذات سے مذاق کیا، ۲۔ جو خدا سے توفیق کا سوال تو کرے مگر اسکے لئے کوشش نہ کرے تو اس نے اپنے آپ سے مذاق کیا، ۳۔ جو دوراندیشی کی طلب رکھے مگر اس کی رعایت نہ کرے تو اپنے ساتھ سزا کیا، ۴۔ جو خدا سے جنت کا سوال کرے مگر شہوات پر صبر نہ کرے اس نے اپنے ساتھ مذاق کیا، ۵۔ جو خدا کی پناہ مانگے جہنم سے مگر خواہشات دنیا کو نہ چھوڑے اس نے اپنے ساتھ مسخر بازی کی، ۶۔ جو شخص خدا کو یاد کرے لیکن اس کی ملاقات کیلئے سبقت نہ کرے اس نے اپنے ساتھ مذاق کیا، ۷۔ لوٹ: اس میں ساتویں بات چوتھی ہے مترجم ۱۱، بحار ج ۷۸ ص ۳۵۶

۳۱- صلہ رحم کو چاہے ایک کھونٹ پانی سے، اور سب سے افضل صلہ رحم (رشتہ داروں سے) ازیت دینا ہے۔

۱۱، بحار ج ۷۸ ص ۳۳۸

۳۲- صدقہ دو چاہے تھوڑی سی چیز سے، اسے کہہ دیا تھوڑی سی چیز بھی اگر صدقہ نیت سے ہو تو عظیم ہے۔

۱۱، وسائل الشیعة ج ۸ ص ۴۴۲

۳۳- جو کسی مسلمان فقیر سے ملاقات پر اس کو اسکے برخلاف سلام کرے جس طرح مالدار پر سلام کرتا ہے تو قیامت کے دن خدا سے اس عالم میں ملاقات کہے گا کہ خدا اس سے ناراض ہو گا۔

۱۱، وسائل الشیعة ج ۸ ص ۳۴۷

۳۴- ایک دوسرے کی زیارت کرو تاکہ آپس میں محبت بڑھے۔

۱۱، بحار ج ۷۸ ص ۳۳۵

۳۵- گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

۱۱، بحار ج ۷۸ ص ۳۳۵

۳۶- نظافت و پاکیزگی انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔

۱۱، بحار ج ۷۸ ص ۳۳۵

۳۷- أَفْضَلُ الْمَالِ مَا وَفَى بِهِ الْعِرْضُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۳۸- عَلَيْكُمْ بِسِلَاحِ الْأَنْبِيَاءِ «فَقِيلَ: وَمَا سِلَاحُ الْأَنْبِيَاءِ؟» قَالَ: الدُّعَاءُ.

(اصول الکافی ج ۲ ص ۴۶۸)

۳۹- مَا أَعْلَمَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَهَى عَنْ جَمِيعِ الْقِمَارِ وَأَمَرَ الْعِبَادَ بِالْإِجْتِنَابِ مِنْهَا وَسَمَّاها رِجْسًا فَقَالَ «رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ» مِثْلُ اللَّعِبِ بِالسُّطْرَنِجِ وَالنَّرْدِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْقِمَارِ وَالنَّرْدِ أَشْرُ مِنْ السُّطْرَنِجِ.

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۴۳۶)

۴۰- أَفْضَلُ الْعَقْلِ مَعْرِفَةُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۳۷- سب سے افضل مال وہ ہے جس سے آبرو بچائی جاسکے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۵۲)

۳۸- تم لوگوں کیلئے سلاح انبیاء بہت ضروری ہے پوچھا گیا: انبیاء کا سلاح (تہیہ کیا ہے؟) ارشاد فرمایا: دعا!

(اصول کافی ج ۲ ص ۴۶۸)

۳۹- خدا تم پر رحمت نازل کرے یہ جان لو کہ خدا نے ہر قسم کے جوئے بازی سے ممانعت کی ہے، اور بندوں کو اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے۔ اور اسکو (قرآن میں) رِجْس کہا ہے اور فرمایا ہے: یہ سب ناپاک برے «شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔ جیسے نرد و سطرنج بازی اور ان کے علاوہ دیگر جوئے کے اقسام نرد و سطرنج سے بھی زیادہ برے ہیں۔

(مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۴۳۶)

۴۰- افضل ترین عقل خود انسان کیلئے اپنے نفس کی معرفت ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۵۲)



معصوم یازدہم

امام نہم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

اور آپ کی

چالیس حدیث

معصوم یازدہم امام نہم حضرت جواد علیہ السلام

نام: ——— محمد رضا
مشہور القاب: — جواد، تقی، رضا
کنیت: — ابو جعفر
باپ: — امام رضا
ملا: — خیزران

تاریخ تولد: — ۱۰ رجب — — — — — جائے تولد: — مدینہ منورہ
سن تولد: — ۱۹۵ھ

تاریخ شہادت: — آخر ذی قعدہ — — — — — سن شہادت: — ۲۴ھ ق
سبب شہادت: — مقتضی عباہی کے حکم سے آپ کی بیوی ام الفضل (مامون کی لڑکی) نے زہر دیا
جائے شہادت: — بغداد

عمر: — — — — — ۲۵ سال
جائے دفن: — کاظمین، بغداد کے قریب
دوران زندگی: — اسکو درجوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، ۱۔ سات سال قبل امامت،
۲۔ ۴ سال مدت امامت، آپ کے دور میں مامون و مقتضی خلیفہ رہے۔ آپ سات
سال کی عمر میں امام ہوئے اور ۲۵ سال کی عمر میں شہید ہو گئے۔ بچپن میں امام ہوئے اور
سب سے زیادہ کم عمر میں شہید ہو گئے۔

امام محمد تقی ع کی چالیس حدیثیں

۱۔ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے خدا اسکو خوش کر دیتا ہے، اور جو خدا پر توکل کرتا ہے خدا اس کے تمام امور کی کفایت کرتا ہے، خدا پر اطمینان ایک ایسا قلعہ ہے جس میں مومن امین کے علاوہ کوئی پناہ نہیں لیتا، خدا پر توکل ہر برائی سے نجات اور ہر قسم کے دشمن سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ دین عزت اور علم خزانہ اور خاموشی نور ہے، زہد کی اتہا ہر گناہ سے پرہیز ہے بدو کی طرح کوئی چیز دین کو برباد کرنے والی نہیں ہے اور طمع سے زیادہ کوئی چیز انسان کو فاسد کرنے والا نہیں ہے، لوگوں کے امور کی اصلاح ان کے رہبر سے ہوتی ہے، اور دعاؤں سے بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔
امیان الشیخ، طبع جدید ج ۲، ص ۳۵

۲۔ جو کسی بڑا گروا سید و ارباب دے (یا اس کی آرزو پوری کر دے) اس کی سب سے معمولی و چھوٹی سزا محرومی ہے۔
احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۶

۳۔ خداوند عالم نے بعض انبیاء کی طرف وحی فرمائی: تمہارے دل کا دنیا سے اچٹ ہو جانا تم کو جلد راحت و آرام پہنچانے والا ہے اور تمہارا میری طرف متوجہ ہو جانا (اور دوسروں سے منہ موڑ لینا) تمہارے لئے باعث عزت ہے جو میری طرف سے تم کو حاصل ہوئی ہے (مگر یہ سب چیزیں تو خود تمہارے اپنے لئے تھیں) لیکن (سوال یہ ہے کہ) کیا میری خاطر تم نے میرے کسی دشمن سے دشمنی مولی؟ اور میرے کسی دوست سے میری خاطر دوستی کی؟
تحف العقول، ص ۴۵۸

اربعون حدیثاً

عن الامام محمد التقي عليه السلام

۱۔ مَنْ وَتَقَّ بِاللَّهِ أَرَاهُ الشُّرُورَ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ الْأُمُورَ، وَالْيَقَّةُ بِاللَّهِ حِصْنٌ لَا يَتَحَصَّنُ فِيهِ إِلَّا مُؤْمِنٌ أَمِينٌ، وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ نَجَاةٌ مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَحِزْزٌ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ، وَالدِّينُ عِزٌّ، وَالْعِلْمُ كَنْزٌ، وَالصَّنْعُ نُورٌ، وَغَايَةُ الزُّهْدِ الْوَرَعُ، وَلَا هَذَمَ لِلدِّينِ مِثْلُ الْيَدِ، وَلَا أَفْسَدَ لِلرِّجَالِ مِنَ الْقَلَمِ، وَبِالرَّاعِي تَضْلُعُ الرَّعِيَّةُ، وَبِالدُّعَاءِ تُضَرَّفُ التَّيْسَةُ...
(اعیان الشیعة طبع جدید ج ۲، ص ۳۵)

۲۔ مَنْ أَتَمَّلَ فَاجِرًا كَانَ أَدْنَى عُقُوبَتِهِ الْجَحِيمَانِ.

(احقاق الحق ج ۱۲، ص ۴۳۶)

۳۔ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ: أَمَّا زُهْدُكَ فِي الدُّنْيَا فَشَجَلَتْكَ الرَّاحَةُ، وَأَمَّا أَنْ يَطَاعَكَ إِنْسِي فَيُعْزِّزُكَ بِي، وَلَكِنْ هَلْ غَادَبْتَ لِي عَدُوًّا وَوَالَيْتَ لِي وَلِيًّا؟
(تحف العقول، ص ۴۵۸)

۴۔ مَنْ شَهِدَ أَمْرًا فَكَرِهَهُ كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهُ، وَمَنْ غَابَ عَنْ أَمْرِ قَرِيْبِهِ كَانَ كَمَنْ شَهِدَهُ.
(تحف العقول ص ۴۵۶)

۵۔ لَوْ سَكَتَ الْجَاهِلُ مَا اخْتَلَفَ النَّاسُ.
(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۲)

۶۔ كَفَى بِالْمَرْءِ خِيَانَةً أَنْ يَكُونَ أَمِينًا لِلْخَوَانَةِ.
(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۶)

۷۔ مَنْ أَضْعَى إِلَى نَاطِقٍ فَقَدْ عَبَدَهُ، فَإِنْ كَانَ النَّاطِقُ عَنْ اللَّهِ فَقَدْ عَبَدَ اللَّهَ، وَإِنْ كَانَ النَّاطِقُ يُنْطِقُ عَنْ لِسَانِ إِبْلِيسَ فَقَدْ عَبَدَ إِبْلِيسَ.
(تحف العقول ص ۴۵۶)

۸۔ تَأْخِيرُ الثَّوْبَةِ أَغْتِرَازَ وَطُولُ الثَّوْبِ خَيْرٌ، وَلَا غِبْلَالٌ عَلَى اللَّهِ هَلَكَتُهُ، وَلَا ضَرَارٌ عَلَى الذَّنْبِ أَمِنْ لِمَكْرِ اللَّهِ «وَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ».
(تحف العقول ص ۴۵۶)

۹۔ مَا عَظُمَتْ نِعْمَ اللَّهِ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَظُمَتْ إِلَيْهِ خَوَانِجُ النَّاسِ، فَمَنْ لَمْ يَحْتَمِلْ تِلْكَ الْمَوْنَةَ عَرَضَ تِلْكَ التَّيَغَةَ لِلزَّوَالِ.
(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۲۸)

۱۰۔ أَزْبَغُ خِصَالٍ يُعِينُ الْمَرْءَ عَلَى الْقَمَلِ: الصِّعَةُ وَالْيَنَى وَالْعِلْمُ وَالتَّوْفِيقُ.
(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶)

۱۱۔ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ لَنْ تَخْلُومِنَ غِنِيَّ اللَّهِ، فَانْظُرْ كَيْفَ تَكُونُ.
(تحف ص ۴۵۵)

۴۔ جو شخص کسی کام میں موجود ہو مگر اس سے راضی نہ ہو وہ مثل غائب شخص کے ہے اور جو کسی کام میں غائب ہو مگر اس پر خوش ہو اور راضی ہو تو وہ موجود شخص کی طرح ہے۔

۵۔ اگر جاہل و ناگاہ شخص خاصوں رہے تو لوگوں میں اختلاف نہ رہے۔
(تحف العقول ص ۴۵۶)

۶۔ انسان کے خیانت کار ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ خائوں کا امین ہو۔
(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۲)

۷۔ جو بولنے والے کی بات کان دھ کر سنے اس نے (گویا) اس کی پرستش کی پس اگر بولنے والا خدا کی بات کہہ رہا ہے تو اس نے خدا کی عبادت کی، اور اگر بولنے والا شیطان کی زبان بولی رہا ہے تو اس نے شیطان کی پرستش کی۔
(تحف العقول ص ۴۵۶)

۸۔ ثوبہ میں تاخیر کرنا دھوکہ ہے، اور تاخیر ثوبہ کو بہت طویل کر دینا حیرت و سرگردانی ہے اور خدا سے مال سؤل کرنا ہلاکت ہے اور گناہ کا بار بار کرنا مکر خدا سے ایمن ہونا ہے اور مکر خدا صرف کھانا اٹھانے والے ہی بے خوف ہوتے ہیں (سورہ اعراف آیت ۱۹)

۹۔ جس پر خدا کی نعمتیں عظیم ہوتی ہیں لوگوں کی ضرورتیں بھی اس کی طرف زیادہ ہوتی ہیں۔ پس جو شخص دنیا و ان نعمتوں کے بعد لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مشقتوں کو برداشت نہ کرے ان نعمتوں کے زوال کا انتظار کرے۔
(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۲۸)

۱۰۔ چار باتیں انسان کو عمل پر ابھارتی ہیں۔ صحت، مالداری، علم، توفیق،
(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶)

۱۱۔ یہ سمجھ کر خدا کی نظروں سے تم باہر نہیں ہو۔ اسلئے یہ دیکھو کہ تم کس حال میں ہو۔
(تحف العقول ص ۴۵۵)

۱۲. الْعَامِلُ بِالظُّلْمِ وَالْمُعِينُ عَلَيْهِ وَالرَّاضِي شُرَكَاءُ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۲)

۱۳. مَنْ أَسْتَفْنَىٰ بِاللَّهِ افْتَقَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، وَمَنْ أَتَى اللَّهَ أُحْبِبَهُ النَّاسُ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۲۹)

۱۴. ثَوَابُ النَّاسِ بَعْدَ ثَوَابِ اللَّهِ، وَرِضَا النَّاسِ بَعْدَ رِضَا اللَّهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۰)

۱۵. أَلَيْسَ بِاللَّهِ تَعَالَىٰ تَمَنُّ لِكُلِّ غَالٍ، وَسَلَمٌ إِلَىٰ كُلِّ غَالٍ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۱۶. كَيْفَ يُصْبِحُ مِنَ اللَّهِ كَافِلُهُ؟ وَكَيْفَ يَنْجُو مِنَ اللَّهِ ظَالِمُهُ؟

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶)

۱۷. إِنَّا لَا نَنَالُ مَحَبَّةَ اللَّهِ إِلَّا بِبُغْضِ كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۳)

۱۸. وَالْجَلْمُ لِبَاسِ الْعَالِمِ فَلَا تَقْرَبْ مِنْهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۲)

۱۹. وَالْعُلَمَاءُ فِي أَنْفُسِهِمْ خَائِفَةٌ إِنْ كَتَمُوا النَّصِيحَةَ، إِنْ رَأَوْا ثَابِتَهَا طَالَمَا لَا يَهْدُونَهُ، أَوْ مَيَّنَّا لَا يُخَوِّنُهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۱)

۱۳. ظالم، اسکے مددگار، اس پر راضی رہنے والے سب ہی (ظلم میں) شریک ہیں۔

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۲)

۱۴. جو خدا کی مدد سے مالدار ہو گا لوگ اسکے محتاج ہوں گے، جو متقی ہوں گے لوگ ان سے محبت کریں گے۔

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۲۹)

۱۵. لوگوں کی جنہا خدا کی جزا کے بعد ہے اور لوگوں کی خوشنودی کا نمبر "خدا کی خوشنودی کے بعد آتا ہے" (یعنی انسان پہلے خدا کی خوشنودی چاہے اسکے بعد لوگوں کی)

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۰)

۱۶. خدا پر اطمینان ہر مقام کراں قیمت کی قیمت ہے اور ہر بلند جگہ کی سیر بھی ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۱۷. جس کی کفایت خدا کرے وہ کیونکر ضائع ہو سکتا ہے؟ اور جس کی تلاش میں خدا ہو وہ کیونکر (بھوک کر) نجات پاسکتا ہے؟

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۶)

۱۸. اعدا بہت سے لوگوں سے دشمنی کے بغیر خدا کی محبت حاصل نہیں کی جاسکتی۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۳)

۱۹. ایک حکم عالم کا لباس ہے لہذا اس لباس کو نہ اتارو۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۲)

۲۰. اگر علماء اپنی نصیحت کو چھپائیں (یعنی) سرگرداں اور گمراہ ان کو دیکھ کر اسکو ہدایت نہ کریں یا (معنوی) مردہ کو دیکھ کر اسے زندہ نہ کریں تو انہوں نے اپنے ساتھ خیانت کی۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۱)

۲۰.... قَاتِي أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، فَإِنْ فِيهَا السَّلَامَةُ مِنَ التَّلَافِ، وَالنَّبِيَّةُ فِي الْمُنْقَلَبِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَتَّقِي بِالتَّقْوَى عَنِ الْعَبْدِ مَا عَزَبَ عَنْهُ عَقْلُهُ، وَيُجَلِّي بِالتَّقْوَى عَنْهُ عَمَاءَهُ وَجَهْلَهُ، وَيَالْتَقِي بِتَقْوَى نَجَاتِ نَوْحٍ وَمَنْ مَعَهُ فِي السَّفِينَةِ، وَصَالِحٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الصَّاعِقَةِ، وَيَالْتَقِي فَارَ الصَّابِرُونَ...

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۸)

۲۱ إِيَّاكَ وَمُصَاحِبَةَ الشَّرِّ، فَإِنَّهُ كَالسَّبَبِ يَحْسُنُ مَنْظَرُهُ وَيُضَيِّعُ أَثَرُهُ.

(بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۲ قَدْ غَاذَاكَ مَنْ سَتَرْنَاكَ الرُّشْدَ اتِّبَاعًا لِمَا تَهْوَاهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۳ عِزُّ الْمُؤْمِنِ فِي غِنَاهُ عَنِ النَّاسِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۵)

۲۴ مَنْ عَمِلَ عَلَى غَيْرِ عِلْمٍ، مَا يُفْسِدُ أَكْثَرُ مِمَّا يُصْلِحُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۵ مَنْ أَطَاعَ هَوَاهُ أُعْطِيَ عَذْوَةَ مَنَاهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۶ الْمُؤْمِنُ يَخْتِاجُ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ: تَوْفِيقَ مِنَ اللَّهِ، وَوَاعِظَ مِنَ نَفْسِهِ، وَقَبُولَ مِمَّنْ يَنْصَحُهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۸)

۱۔ میں تم کو تقوائے الہی کی وصیت کرتا ہوں اسلئے کہ اس میں ہر گت سے بچت ہے اور وہ آخرت کے لئے غنیمت ہے، بندگی مقل نے اسکو جس چیز سے دور کر دیا ہے تقویٰ کی وجہ سے خدا اس کو اس کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ تقویٰ کے ذریعہ اس کی جہالت و اندھے پن کو دور کر دیتا ہے۔ نوح و ران کی کشتی کے ساتھ تقویٰ ہی کی وجہ سے (طوفان سے) نجات پائے، جناب صالح اور ان کے ساتھ تقویٰ ہی کی وجہ سے صاعقہ سے محفوظ رہے، اور تقویٰ ہی کے سبب صابرین کا سیلاب ہوئے۔۔۔

۱۱ بحار ج ۷۸ ص ۳۵۸

۲۔ ایک خبر دار شیریں کی صحبت میں نہ رہا کیونکہ وہ دیکھنے میں اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا شر بہت بڑا ہوتا ہے۔

۱ بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۔ جس شخص نے تمہاری خواہشوں کی پیروی کرتے ہوئے راہِ رشد و صلاح کو تم سے پھیر دیا اس نے تمہارے ساتھ دشمنی کی۔

۱ بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۴۔ مسموم کی عزت اسی میں ہے کہ لوگوں سے بے نیاز رہے۔

۱ بحار ج ۷۸ ص ۳۶۵

۵۔ کبھی جو بنیرِ علم کے عمل کرے گا وہ اصلاح کرنے سے زیادہ تباہی مچائے گا۔ خزاںِ اداری کی شمالی لہر

۱ بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۶۔ کبھی جو خواہشاتِ نفس کی پیروی کرے گا وہ دشمن کی خواہشات پوری کرے گا۔

۱ بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۷۔ مومن تین باتوں کا راج ہے، اولاً توفیق، اپنے اندر سے ایک واعظ و نصیحت رنے والے کی بات کو ماننا۔

۱ بحار ج ۷۸ ص ۳۵۸

۲۷. الْعِفَافُ زِينَةُ الْفَقِيرِ، وَالشُّكْرُ زِينَةُ الْغَنِيِّ، وَالصَّبْرُ زِينَةُ الْبَلَاءِ وَالنَّوَاضِعُ زِينَةُ الْحَسَبِ، وَالْقَصَاحَةُ زِينَةُ الْكَلَامِ وَالْحِفْظُ زِينَةُ الزَّوَايَةِ وَخَفْضُ الْجَنَاحِ زِينَةُ الْعِلْمِ. وَحُسْنُ الْأَدَبِ زِينَةُ الْعَقْلِ، وَنَسْطُ الرُّوحِ زِينَةُ الْكَرَمِ، وَتَرْكُ الْمَنِّ زِينَةُ الْمَعْرُوفِ، وَالْخُشُوعُ زِينَةُ الصَّلَاةِ، وَالتَّقَلُّلُ زِينَةُ الْقَنَاعَةِ، وَتَرْكُ مَا لَا يَنْبَغِي زِينَةُ الْوَرَعِ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۴)

۲۸. اِنَّهُ نُصِيبُ اَوْتَكَدْ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۲۹. اِنْ اِخْوَانَ الْيَقِيَةِ دَخَلُوا، بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۲)

۳۰. لَا يَنْقَطِعُ الْمَرْبُودُ مِنَ اللَّهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ الشُّكْرُ مِنَ الْعِبَادِ.

(تحف قول ص ۴۵۷)

۳۱. أَهْلُ الْمَعْرُوفِ إِلَى اضْطِنَاعِهِ أَخْرَجَ مِنْ أَهْلِ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ، لِأَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ وَقَحْرَهُ، وَذِكْرَهُ، فَمَا اضْطَنَّعَ الرَّجُلُ مِنْ مَعْرُوفٍ فَأَتَمَّ بِنْدَافِيهِ بِنَفْسِهِ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۷)

۳۲. ثَلَاثٌ يَتَلَفَنَ بِالْعَتِيدِ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى: كَثْرَةُ الْإِسْتِغْفَارِ، وَلِينُ الْجَانِبِ، وَكَثْرَةُ الصَّدَقَةِ. وَثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَنْدَمْ: تَرْكُ الْعَجَلَةِ، وَالْمَشُورَةِ، وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ عِنْدَ الْعَزَمِ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۸)

فقیری کی زینت عفت ہے، مالدار کی زینت شکر گری ہے، بلا کی زینت جبر ہے، بت انسان کی زینت تواضع ہے، کلام کی زینت فصاحت ہے، روایت کی زینت ہے، علم کی زینت فروتنی ہے، عقل کی زینت حسن ادب ہے، کرم کی زینت خوشروئی، نیکی کی زینت ترک احسان ہے، نماز کی زینت خضوع ہے، قناعت کی زینت کم خرچی ہے، فی زینت لا یعنی باتوں کا ترک کر دینا ہے،

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۴)

ثابت قدم رہو تاکہ مقصد تک یا اس کے قریب تک پہنچ جاؤ۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

مخلص و قابل اطمینان دوست ایک دوسرے کیلئے ذخیرہ ہیں۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

جب تک بندوں کی طرف سے شک و سہاس ختم نہیں ہوتا خدا کی طرف سے انزال نعمت نہیں ہوتی۔

تحف العقول ص ۴۵۷

نیک لوگ نیکی کرنے میں حاجت مندوں کے زیادہ محتاج ہیں اس لئے کہ وہ لوگ اجرو بر کے زیادہ محتاج ہیں، پس جو شخص نیک کام کرتا ہے اس کا سب سے پہلے فائدہ اسی کو پہنچتا ہے۔

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۷)

تین چیزیں بندہ کو خدا کی خوشنودی تک پہنچاتی ہیں۔ ۱۔ بکثرت استغفار، ۲۔ نرم خوئی، ۳۔ شرت صدقہ۔ اور تین ہی چیزیں ایسی ہیں کہ جس کے اندر ہوں گی وہ کبھی پشیمان نہیں ہوگا۔ ۱۔ مشورہ کرنا، ۲۔ عزم کے وقت خدا پر بھروسہ کرنا۔

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۸)

۳۳ مَنْ هَجَرَ الْمُدَارَاةَ قَارَبَهُ الْمَكْرُوهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۴ مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَوَارِدَ أَغْبَتْهُ الْمَصَادِرُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۵ مَنْ انْقَادَ إِلَى الظَّالِمَاتِ قَبْلَ الْخَيْرِ فَقَدْ عَرَّضَ نَفْسَهُ لِلْهَلَاكَةِ وَلِلْعَاقِبَةِ الْمُنْعِيَةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۶ رَاكِبُ الشَّهَوَاتِ لَا تَقَالُ عُثْرَتُهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۴)

۳۷ نِعْمَةٌ لَا تُشْكُرُ كَسِبَتْهَا لَا تُغْفَرُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۵)

۳۸ وَالْعَاقِبَةُ أَحْسَنُ عَطَايَ

(أعيان الشيعة الطبع الجديد ج ۲ ص ۳۶)

۳۹ لَا تُعَالِجُوا الْأَمْرَ قَبْلَ بُلُوغِهِ فَتَنْدَمُوا، وَلَا تَطْلُبُوا عَلَيْكُمْ الْأَمْرَ فَتَقْسُوا قُلُوبَكُمْ، وَأَرْحَمُوا ضَعْفَاءَكُمْ، وَاطْلُبُوا مِنَ اللَّهِ الرَّحْمَةَ بِالرَّحْمَةِ فِيهِمْ.

(احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۱)

۴۰ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْحَلِيمُ الْعَلِيمُ إِنَّمَا غَضِبَهُ عَلَى مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ رِضَاهُ، وَإِنَّمَا يَمْتَنِعُ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ عَطَاؤُهُ وَإِنَّمَا يُضِلُّ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ هُدَاهُ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۵۶)

۳۳۔ جو لوگوں کے ساتھ خوش رفتاری چھوڑ دے گا۔ رنج و ناگواری اس کے قریب آئے گی۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۴۔ جو کسی کام میں داخل ہونے کے راستوں کو نہ پہچانے گا، نکلنے کے راستوں میں عاجز ہو جائے گا۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۵۔ جو شخص امتحان سے پہلے کسی کے تابع ہو جائے گا وہ اپنے کو ہلاکت اور تھکاوٹ میں انجام میں مبتلا کر دے گا۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۶۔ شہوتوں (کے گھوڑے) پر سوار شخص کی ٹھوکریں قابل علاج نہیں ہو سکتیں۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۶۴

۳۷۔ جس نعمت کا شکریہ ادا نہ کیا جائے وہ اس گناہ کے مثل ہے جو بخشا نہ جائے۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۶۵

۳۸۔ عاقبت بہترین عطیہ خداوندی ہے۔

اعیان الشیوخ طبع جدید ج ۲ ص ۳۶

۳۹۔ کسی چیز کے اصلاح کا وقت پہنچنے سے پہلے اصلاح نہ کرو ورنہ نادم و پشیمان ہو گے۔ اور (عمر کی) مدت دراز نہ ہو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اپنے کز و بکرا پر رحم کرو۔ اور کز و بکرا پر رحم کر کے خدا سے اپنے لئے رحمت کا سوال کرو۔

احقاق الحق ج ۱۲ ص ۴۳۱

۴۰۔ یاد رکھو خدا حلیم و علیم ہے۔ اس کا غضب صرف ان پر ہے جو اس سے اس کی رضا کی بات نہ طلب کریں۔ اور جو عظیم خدا کو قبول نہیں کرتا اسی کو عظیم الہی نہیں پہنچتا۔ اور جو خدا کی ہدایت نہیں قبول کرتا ہے اسی کو گمراہی نصیب ہوتی ہے۔

بحار ج ۷۸ ص ۳۵۶

مقصوم دوازدهم امام دہم حضرت امام علی نقی علیہ السلام

نام: ----- علی ر ع
 مشہور القاب: ----- ہادی ، نقی
 کنیت: ----- ابوالحسن ، سوم
 باپ: ----- حضرت محمد تقی
 ماں: ----- جناب سمانہ دس
 جائے ولادت: ----- مدینہ منورہ "----- تاریخ ولادت: ----- ۱۵ ذی الحجہ
 سن ولادت: ----- ۲۳ ہجری
 تاریخ شہادت: ----- سوم رجب "----- محل شہادت: ----- شہر سلار
 سبب شہادت: ----- معتز نے معتد کے واسطے سے زہر دلویا
 سن شہادت: ----- ۲۵۴ ہجری "----- عمر شریف: ----- ۴۲ سال
 قبر: ----- سامرا "عراق"
 دوران زندگی: اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ۱۔ قبل از امامت ۲۔ امامت ۳۔ بعد از امامت
 (۲۳۱ سے لیکر ۲۴۰ تک) ۲۔ دوران امامت در زمان خلفائے قبل از متوکل ۳۰ سال
 (۲۴۰ سے لیکر ۲۶۳ ہجری تک) ۳۔ دوران امامت ۲۳ سال متوکل کے زمانہ میں اور
 کے بعد والے خلفائے کے زمانے۔

امام دہم حضرت امام علی الحادی علیہ السلام

کی چالیس حدیثیں

امام ہادی کی چالیس حدیث

اربعون حدیثاً

عن الامام علي النقي عليه السلام

۱- مَنْ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فَلَا تَأْمَنُ شَرَّهُ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲- الدُّنْيَا سَوْقٌ، رِيحٌ فِيهَا قَوْمٌ وَخَيْرٌ آخِرُونَ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۳- مَنْ رَضِيَ عَنْ نَفْسِهِ كَثُرَ السَّخِطُونَ عَلَيْهِ.

(بجاء الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹) (الانوار النبیة ص ۱۴۳)

۴- الْفَقْرُ شَرُّ النَّفْسِ وَشِدَّةُ الْفُتُوْطِ.

(بجاء الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۸)

۵- خَيْرٌ مِنَ الْخَيْرِ فَاِغْلُهُ، وَاجْمَلُ مِنَ الْجَمِيلِ فَاِثْلُهُ وَارْجَحُ مِنَ الْعِلْمِ حَامِلُهُ، وَشَرُّ مِنَ الشَّرِّ جَالِيَّتُهُ وَآهْوَى مِنَ الْهَوَى رَاكِبُهُ.

(اعیان الشیعة ج ۲ (الطبع الجديد) ص ۳۹)

۱۔ جو شخص اپنی قدر و منزلت نہ جانتا ہو اس کے شر سے بچو،

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۔ دنیا ایک بازار ہے جس میں کچھ لوگوں کو فائدہ اور کچھ لوگوں کو نقصان ہوتا ہے۔

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۳۔ جو اپنی ذات سے راضی ہو گا اس سے بہت سے لوگ ناراض ہوں گے۔

» بحار ج ۷۸ ص ۳۶۹ « » انوار النبیة ص ۱۴۳ «

۴۔ فقر کشی نفس کا سبب اور شدید ناامیدی ہے۔

» بحار ج ۷۸ ص ۳۶۸ «

۵۔ نیکی سے بہتر نیکی کرنے والا ہے، اور جمیل سے جمیل تر جمیل کا بیان کرنے والا ہے

علم سے بزرگ علم کا حامل ہے، برائی سے بدتر برائی کرنے والا ہے، وحشت سے زیادہ وحشتناک وحشت پر سوار ہونے والا ہے۔

» ایمان الشیعة ج ۲ (طبع جدید) ص ۳۹ «

۶۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يُوَصِّفُ إِلَّا بِمَا وَصَفَ بِهِ نَفْسَهُ؛ وَأَنَّى يُوصَفُ الَّذِي تَفْجِزُ الْخَوَاسِ
أَنْ تُدْرِكَهُ، وَالْأَوَّلُ أَنْ تَنَالَهُ، وَالْخَطَرَاتُ أَنْ تَحُدَّهُ، وَالْأَبْصَارُ عَنِ الْإِلَاحَاظَةِ
بِهِ. (تحف العقول ص ۴۸۲)

۷۔ قَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مُجَبَّرٌ عَلَى الْمُعَاصِي فَقَدْ أَحَالَ بِذَنبِهِ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ ظَلَمَهُ
فِي عُقُوبَتِهِ. (تحف العقول ص ۴۶۱)

۸۔ إِنَّ لِلَّهِ بِطَاعًا يُحِبُّ أَنْ يُدْعَا فِيهَا فَيَسْتَجِيبَ لِمَنْ دَعَاهُ وَالْحَبِيرُ مِنْهَا.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۹۔ إِذَا كَانَ زَمَانُ الْعَدْلِ فِيهِ أَغْلَبَ مِنَ الْجَوْرِ فَحَرَامٌ أَنْ يُظَنَّ أَحَدٌ بِأَخِي
سُوءٍ حَتَّى يَتْلَمَ ذَلِكَ مِنْهُ، وَإِذَا كَانَ زَمَانُ الْجَوْرِ أَغْلَبَ فِيهِ مِنَ الْعَدْلِ فَلَيْسَ
بِأَخِي أَنْ يُظَنَّ بِأَخِي خَيْرًا مَا لَمْ يَتْلَمَ ذَلِكَ مِنْهُ.

(اعیان الشیعة ج ۲ (طبع جدید) ص ۳۹)

۱۰۔ قَمَنْ مَاتَ عَلَى طَلَبِ الْحَقِّ وَلَمْ يُدْرِكْ كَمَالَهُ فَ... خَيْرٌ؛ وَذَلِكَ
قَوْلُهُ: «وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْنِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ... الْآيَةُ.

(تحف العقول ص ۴۷۲)

۱۱۔ مَنْ أَتَى اللَّهَ يَتَّقُ وَمَنْ أَطَاعَ اللَّهَ يُطْعَمُ.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۶۔ خدا کی توصیف انہیں اوصاف سے کی جاسکتی ہے جن سے اس نے خود اپنی توصیف
کی ہے اور اس خدا کی توصیف کیسے کی جاسکتی ہے جس کے ادراک سے جو اس عاجز ہیں اور اوہام
کی وہاں تک رسائی نہیں ہے تصورات جس کی حد بندی نہیں کر سکتے، آنکھیں اس کا احاطہ
نہیں کر سکتیں۔

و تحف العقول، ص ۴۸۲

۷۔ جس کا گمان یہ ہے کہ وہ گناہ کرنے پر مجبور ہے (جبر کا عقیدہ رکھتا ہے) اس نے اپنے
گناہوں کو خدا (کی گردن) پر ڈال دیا اور اس کو بندوں کے جوار دینے کے سلسلہ میں ظالم قرار دیا
۸۔ تحف العقول، ص ۴۶۱

۸۔ خدا کی زمین پر ایسے بھی ٹکڑے ہیں جہاں خدا دوست رکھتا ہے کہ ان مقامات پر دعا کی
جائے تو خدا اس کو قبول کرے اور حاکم (امام حسین) انہیں مقامات میں سے ہے۔

۹۔ تحف العقول، ص ۴۸۲

۹۔ جب کبھی ایسا زمانہ آئے جس میں عدل و انصاف کو ظلم و جور پر غلبہ ہو تو کسی کو کسی کے
بارے میں بدگمانی کرنا حرام ہے جب تک اس کی برائی کا علم نہ حاصل ہو جائے۔ اور جب کبھی ایسا
زمانہ آجائے جس میں ظلم و جور کو عدل و انصاف پر غلبہ ہو جائے تو کسی کو کسی کے بارے میں خیر
نہیں رکھنا چاہیے جب تک اس کے بارے میں نیکی کا علم نہ ہو جائے۔

۱۰۔ اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۱۰۔ جو شخص تحصیل سعادت و غیر کے راستہ میں قدم اٹھائے اور کمال تک پہنچنے سے پہلے
مر جائے تو اس کی موت خیر پر ہوئی ہے جیسا کہ قرآن نے کہا ہے: وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْنِهِمْ
مُجَاهِدًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، اپنے گھر سے خدا و رسول کی طرف ہجرت کے

لئے قدم نکالے اور مر جائے تو اس کی جہاد پر ہے۔

۱۱۔ جو خدا سے ڈرے گا لوگ اس سے ڈریں گے اور جو خدا کی اطاعت کرے گا لوگ
اسکی فرمانبرداری کریں گے۔

۱۲۔ تحف العقول، ص ۴۸۲

۱۲- اذْ كُرْ حَسْرَاتِ التَّفْرِيطِ بِأَخْذِ تَقْدِيمِ الْحَزَمِ.

(بحار الانوار/ ۷۸/ ۳۷۰)

۱۳- اَلْحَزَمُ مَا حَيَّ الْحَسَنَاتِ جَالِبُ الْمَقْتِ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۱۴- اَلْعُقُوقُ بِعَقَبِ الْفِلَّةِ وَتُؤَدِّي إِلَى الدِّلَالَةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۱۵- اَلْعِنَابُ مِفْتَاحُ الثَّقَالِ، وَالْعِنَابُ خَيْرٌ مِنَ الْحَفِيدِ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۱۶- مَنْ أَطَاعَ الْخَالِقَ لَمْ يُبَالِ سَخَطَ الْمَخْلُوقِ وَمَنْ أَسَخَطَ الْخَالِقَ قَلْبَتَيْنِ أَنْ يَحِلَّ بِهِ سَخَطُ الْمَخْلُوقِ.

(تحف العقول ص ۴۸۲)

۱۷- اَلْحَبَانُ الْعَالِمُ وَالْمُتَعَلَّمُ شَرِيكَانِ فِي الرُّشْدِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۷)

۱۸- اَلشَّهْرُ اَلَّذِي لِلْعَنَامِ، وَالْخَوْفُ يَزِيدُ فِي طَيِّبِ الطَّعَامِ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۱۲- دورانہ شیعی کے ذریعہ پہلے تفریط کے نقصانات کو یاد کر کے ان کا تدارک کرو۔

(بحار ج ۷۸، ص ۳۷۰)

۱۳- حسد نیکیوں کو مٹانے والا اور خطا (و مخلوق) کی ناراضگی پیدا کرنے والا ہے۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹۹)

۱۴- والدین کی نافرمانی قلت روزی اور ذلت و رسوائی کا سبب ہوتا ہے۔

(بحار ج ۷۸، ص ۳۶۹)

۱۵- سرزنش (وسخنی کرنا) شدید دشواریوں کا سبب ہے مگر گینہ سے بہر حال بہتر ہے۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹۹)

۱۶- جو خدا کی اطاعت کرے اسکو مخلوق کی ناراضگی سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ لیکن جو خدا کو ناراض کر دے اس کو یقین رکھنا چاہیے کہ مخلوق اس سے ضرور ناراض ہوگی۔

(تحف العقول، ص ۴۸۲)

۱۷- طالب علم اور معلم دونوں رشد میں شریک ہیں۔

(بحار ج ۷۸، ص ۳۶۷)

۱۸- شب بیداری نیند کو لذیذ بنا دیتی ہے اور بھوک غذا کو خوش مزہ بنا دیتی ہے۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹۹)

۱۹- اذْکُرْ مَضْرَعَكَ بَيْنَ يَدَيِ اِهْلِكَ وَلَا ظَلِيْبَ يَمْنَعُكَ وَلَا حَبِيْبَ يَنْفَعُكَ

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۲۰... فَمَنْ فَعَلَ فِعْلًا وَكَانَ بَيْنَ يَدَيِ لَمْ يَغْفِرْ قَلْبُهُ عَلَى ذَلِكَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ عَمَلًا اِلَّا بِصَدَقِ النَّبِيِّ...

(تحف العقول ص ۴۷۳)

۲۱- مَنْ اٰمَنَ مَكْرَ اللّٰهِ وَاٰلِمَ اَخِيْهِ تَكَبَّرَ حَتّٰى يَحِلَّ بِهٖ قَضَاؤُهُ وَنَافِقُهُ اَمْرُهُ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۲- اَتَّبِعُوا النَّعَمَ بِخُسْنِ مُجَاوَرَتِهَا وَاتَّقُوا الزَّيَادَةَ فِيْهَا بِالشُّكْرِ عَلَيْهَا.

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۲۳- مَنْ كَانَ عَلَى يَتِيْمٍ مِنْ رِّبِّهِ هَانَتْ عَلَيْهِ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَلَوْ قُرِضَ وَنُشِرَ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۴- اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الدُّنْيَا دَارَ بَلْوٍ، وَالْآخِرَةَ دَارَ غَفْوٍ وَجَعَلَ بَلْوَى الدُّنْيَا لِنَوَابِ الْآخِرَةِ سَبَبًا، وَنَوَابِ الْآخِرَةِ مِنْ بَلْوَى الدُّنْيَا عَوَضًا.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۲۵- اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ يَتَّبِعْ خَيْرًا اِذَا عُوْتُبَ قَبْلَ.

(تحف العقول ص ۴۸۱)

۲۶- اِنَّ الْمُجِنَّ السَّعْيَةَ يَكَاذُ اَنْ يُظْفِي نُورَ حَقِّهِ بِسَفْهِهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۱۹- اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے اہل و عیال کے سامنے پڑے ہو گے اس وقت نہ کوئی طیب تم کو موت سے بچا سکتا ہے اور نہ کوئی دوست تمہارے کام آ سکتا ہے۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹

۲۰- اگر کوئی ایسا کام کرے جس کا مصمم دل سے موافق نہ ہو تو خدا اس سے اس عمل کو قبول نہ کرے گا۔ بس وہ تو صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جس میں صدق نیت ہو۔

تحف العقول، ص ۴۷۳

۲۱- جو شخص مکر خدا سے مطمئن ہو اور اس کی دردناک گرفت سے بے خوف ہو تو وہ متکبر ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قضا اور اس کا حکم نافذ (اسکے گریبان کو) پکڑے۔

تحف العقول، ص ۴۸۳

۲۲- نعمتوں کو اچھی ہمسائیگی (یعنی صحیح مصرف میں صرف کر) کے ساتھ باتی رکھو اور شکر ادا کر کے اس میں زیادتی چاہو۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲ ص ۳۹

۲۳- جو شخص خدا کی طرف سے واضح دلیل رکھتا ہو وہ دنیا کے ہر مصائب کو آسان سمجھتا ہے چاہے اس کے گمراہ کر دیئے جائیں۔

تحف العقول، ص ۴۸۳

۲۴- خدا نے دنیا کو مصیبتوں کا گھر بنایا ہے۔ اور آخرت کو جزا کا گھر، قرار دیا ہے اور دنیا کی مصیبتوں کو آخرت کے ثواب کا ذریعہ قرار دیا ہے اور آخرت کے ثواب کو دنیا کی مصیبتوں کا عوض قرار دیا ہے۔

تحف العقول، ص ۴۸۳

۲۵- خدا جب کسی بندے کیلئے خیر چاہتا ہے تو جب نامصوبوں کی طرف سے اس کو توجیح کی جاتی ہے تو قبول کر لیتا ہے۔

تحف العقول، ص ۴۸۱

۲۶- حق بجانب ہو تو قوف اپنی پوتوں کی وجہ سے نور حق کو قریب کر لیتا ہے۔

تحف العقول، ص ۴۸۳

۲۷۔ شعرا نشدہ الامام علیہ السلام، مخاطب بہ المتوکل العباسی:

بِأَسْوَأِ عَلَى قَتْلِ الْأَخْبِيَالِ تَغَرُّثُهُمْ
عُلْبُ الرِّجَالِ قَلِمَ تَنَفُّهُمُ الْقُلُ
وَأَنْتُمْ نَزَلُوا بَعْدَ عِزِّهِمْ مَعَاذِلَهُمْ
وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ خَفَرًا بِأَيْسَرِ مَا نَزَلُوا
نَادَاهُمْ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ دَفْنِهِمْ
أَبْنِ الْأَسَاوِزِ وَالْتَبِجَانِ وَالْحُلُ
أَبْنِ الْوُجُوهُ الَّتِي كَانَتْ مُنْقَطِعَةً
مِنْ دُونِهَا تُضَرَّبُ الْأَشْأَارُ وَالْكُلُ
فَأَفْضَحَ الْقَبْرِ عَنْهُمْ حِينَ سَاءَ لَهُمْ
بِئْسَ الْوُجُوهُ عَلَيْهَا الدُّوَالُ يَفْتَسِلُ
قَدْ طَالَمَا أَكَلُوا دَمْرًا وَقَدْ شَرِبُوا
فَأَضْحَكُوا الْيَوْمَ بَعْدَ الْأَكْلِ قَدْ أَكَلُوا
وَطَالَمَا عَمُرُوا دُونَ الْفُسْكِتِ لَهُمْ
فَفَارَقُوا الدُّوَرُ وَالْأَهْلِيْنَ وَأَنْتُمْ قَلُوا
وَطَالَمَا كُنْتُمْ زُرُوا الْأَمْوَالَ وَأَذْخَرُوا
فَفَرَّقُواهَا عَلَى الْأَغْدَاءِ وَأَرْتَحَلُوا
(اعیان الشیعة (الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۸)

۲۸۔ الْغِنَى: قِلَّةُ تَعْنِيكَ وَالزُّهْدُ بِمَا يَكْفِيكَ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجدید) ج ۲ ص ۳۹)

۲۹۔ الْقَضْبُ عَلَى مَنْ تَنَلَّكَ لَوْمٌ.

(بخارا الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۰)

۱۴۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر برسی مولیٰ گردنوں والے (بہادر لوگ) جبکہ وہ ان چوٹیوں پر شب بسر کرتے تھے، ان کی حفاظت کرتے رہے۔ لیکن وہ چوٹیاں ان کو فائدہ نہ پہنچا سکیں۔

۱۷۔ عزت کے بعد ان کو ان کی پناہ گاہوں سے لڑکر گڑھے میں رکھ دیا گیا اور وہ کتنی بری جگہ ہے۔

۱۷۔ ان کے کرنے کے بعد منادی نے ندا دی: اٹھو طلائئ دستہ، اٹھو تاج، ان کے زیور یہ سب کہاں گئے۔

۱۴۔ دھڑک چہرے جیسے سانس پر دے اور پھر واپس لٹکا لی جاتی تھیں وہ کیا ہوئے؟

۱۵۔ جب ان سے سوال کیا گیا تو قبر نے ان کی طرف سے جواب دیا اب تو ان کے چہروں پر کیرے چل رہے ہیں۔

۱۷۔ زمانہ تک انہوں نے کھایا پیا مگر آج کھانے کے بعد ان کو کھایا گیا۔

۱۸۔ انہوں نے اپنے رہنے کے لئے بہت سے گھر بنائے لیکن ان گھروں سے اور اپنے اہل و عیال سے منتقل ہو گئے۔

۱۸۔ مالط کا خزانہ اور ذخیرہ کیا تھا لیکن اسکو دشمنوں پر تقسیم کر کے خود کوچ کر گئے: ان اشعار کو امام نے متوکل کے سامنے پڑھا تھا:

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ص ۳۸ ج ۲)

۲۸۔ کم امید اور عاجز کاغذ پر راضی رہنا ہی مالدار ہے۔

(اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹)

۲۹۔ اپنے مملوک پر غصہ ناک ہونا۔ بل ملامت ہے۔

(بخارا، ج ۷۸، ص ۳۷۰)

۳۰۔ الشَّاكِرُ أَسْعَدُ بِالشُّكْرِ مِنْهُ بِالنِّعْمَةِ الَّتِي آوَحَّتِ الشُّكْرُ، لِأَنَّ النِّعْمَ مَنَاءُ وَالشُّكْرَ نِعْمٌ وَعُفْبَى.
(تحف العقول ص ۱۸۳)

۳۱۔ النَّاسُ فِي الدُّنْيَا بِالْأَمْوَالِ وَفِي الْآخِرَةِ بِالْأَعْمَالِ.

(اعیان الشیعة، (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۳۲۔ بِإِتَاكَ وَالْحَسَدَ قَبْلَهُ يَبِينُ فَيْكَ، وَلَا تَعْمَلُ فِي عَدُوِّكَ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۳۳۔ الْحِكْمَةُ لَا تَتَجَعُّ فِي الْقِلَابِ الْفَاسِدَةِ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۳۴۔ الْمِرَاءُ يُفْسِدُ الصَّدَاقَةَ الْقَدِيمَةَ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۳۵۔ لَا تَطْلُبِ الصَّفَاءَ مِمَّنْ كَذَرْتَ عَلَيْهِ، وَلَا الْوَفَاءَ مِمَّنْ عَدَرْتَ بِهِ،

(اعیان الشیعة، (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۳۶۔ رَاكِبُ الْحَرُونِ أَسِيرُ نَفْسِهِ وَالْجَاهِلُ أَسِيرُ لِسَانِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۳۷۔ شکر گزار کے شکر کی سعادت اس نعمت کی سہولت سے زیادہ ہے جس کی بنا پر اس نے شکر کیا ہے۔ اس لئے کہ نعمت زندگی کی حاجت ہے۔ لیکن شکر نعمت بھی ہے اور جزا بھی

و تحف العقول، ص ۱۸۳

۳۸۔ انسان کی عزت و شخصیت دنیا میں اموال سے ہے اور آخرت میں اعمال سے ہے۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۳۹۔ حسد سے پرہیز کرو کیونکہ اس کا برا اثر تم میں ظاہر ہوگا اور تمہارے دشمن میں بے اثر ہوگا

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۴۰۔ فاسد طبیعتوں میں حکمت کا اثر نہیں ہوتا۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۴۱۔ جنگ و جدال پر اپنی دوستی کو خراب کر دیتی ہے۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۴۲۔ اس شخص سے صفا و یگانگی طلب نہ کرو جس پر غصہ ہو، اور جس سے غدار کی ہے اس سے وفا کی توقع نہ کرو۔

اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۴۳۔ کھڑے (اور بے حرکت) جانور پر سوار شخص اپنا قیدی ہے۔ اور جاہل اپنی زبان کا

بحار، ج ۷۸، ص ۳۶۹

قیدی ہے۔

۳۷۔ مَنْ جَمَعَ لَكَ وَدَّهَ وَرَأِيَهُ فَاَجْمَعْ لَهُ طَاعَتَكَ.

(تحف العقول ص ۴۸۳)

۳۸۔ الْهَزْلُ فَكَاكُهُ السُّقْمَاءُ، وَصِنَاعَةُ الْجُهَالِ.

(بهار الانوار ج ۷۸ ص ۳۶۹)

۳۹۔ الْمَصِيبَةُ لِلصَّابِرِ وَاحِدَةٌ وَلِلْجَازِعِ اثْنَانِ.

(اعیان الشیعة ج ۲ طبع جدید) ص ۳۹

۴۰۔ الْعُجْبُ صَارَتْ عَنْ طَلَبِ الْعِلْمِ، ذَاعَ إِلَى الْعَمِيَّةِ وَالْجَهْلِ.

(اعیان الشیعة (الطبع الجديد) ج ۲ ص ۳۹)

۳۷۔ جو شخص اپنی محبت اور رائی (دوونوں) تمہارے لئے (مخصوص) کر دے۔ تم اپنی اطاعت اس کیلئے مخصوص کر دو۔

(تحف العقول، ص ۴۸۳)

۳۸۔ بیہودہ کوئی بیوقوف کیلئے لذت بخش، اور نادانوں کا کام۔ ہے۔

» بحار، ج ۴۸، ص ۳۶۹

۳۹۔ صبر کرنے والے انسان کیلئے مصیبت ایک ہوتی ہے اور جزع و فزع کرنے والے کے لئے دو ہوتی ہے۔

» اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹

۴۰۔ خود پسندی طلب علم سے رکتی ہے اور انسان کے پستی و جہالت کا سبب بنتی ہے۔

» اعیان الشیعة، طبع جدید، ج ۲، ص ۳۹



امام حسن عسکریؑ کی چالیس حدیث

اربعون حدیثاً

عن الامام الحسن العسکری علیہ السلام

۱۔ اَللّٰهُ هُوَ الَّذِي بَنَاهُ اِلَيْهِ عِنْدَ الْخَوَانِجِ وَالشُّدَّائِدِ كُلُّ مَخْلُوقٍ، عِنْدَ انْقِطَاعِ الرَّجَاءِ مِنْ كُلِّ مَنْ دُونَهُ، وَتَقَطُّعِ الْاَسْنَابِ مِنْ جَمِيعٍ مِّنْ سِوَاهُ.

(بحار الانوار ج ۳ ص ۴۱)

۲۔ حُبُّ الْاَبْرَارِ لِلْاَبْرَارِ ثَوَابٌ لِلْاَبْرَارِ. وَحُبُّ الْفُجَّارِ لِلْاَبْرَارِ قَصِيْلَةٌ لِلْاَبْرَارِ، وَبُغْضُ الْفُجَّارِ لِلْاَبْرَارِ، زَيْنٌ لِلْاَبْرَارِ وَبُغْضُ الْاَبْرَارِ لِلْفُجَّارِ خِزْيٌ عَلَى الْفُجَّارِ.

(تحف العقول ص ۴۸۷)

۳۔ مَا تَرَكَ الْحَقُّ غَرِيْبًا اِلَّا ذَلًّا، وَلَا اَخَذَ بِهِ ذَلِيْلٌ اِلَّا عِزًّا.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۴۔ فَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ صَانِعًا لِنَفْسِهِ، حَافِظًا لِدِينِهِ، مُخَالِفًا عَلَى هَوَاهُ مُطِيعًا لِأَمْرِ مَوْلَاهُ، فَلِلْعَوَامِ أَنْ يُقْلِدُوهُ.

(وسائل الشيعة ج ۱۸ ص ۹۵)

۱۔ اللہ وہ ذات ہے کہ ہر مخلوق شہداء اور ضرورتوں کے وقت جب ہر طرف سے اس کی امید منقطع ہو جائے اور اس کے علاوہ تمام مخلوقات کے وسائل ٹوٹ جائیں تو اس کی پناہ دیتی ہے۔

(بحار ج ۳، ص ۴۱)

۲۔ نیک لوگوں کی نیک لوگوں سے دوستی و محبت نیک لوگوں کیلئے ثواب ہے۔ اور برے لوگوں کی نیک لوگوں سے محبت نیک لوگوں کی فضیلت ہے۔ اور بدکار لوگوں کی نیکو کاروں سے بغض نیکو کاروں کیلئے باعث زمینیت ہے، اور نیکو کاروں کا بدکاروں سے بغض کھٹا بدکاروں کی رسوائی ہے۔

(تحف العقول، ص ۴۸۷)

۳۔ جس عزت دار نے حق کو چھوڑا وہ ذلیل ہوا۔ اور جس ذلیل نے حق پر عمل کیا وہ صاحب عزت ہو گیا۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۴۔ فقہائیس سے جو اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہو، اور دین کی حفاظت کرنے والا ہو، خواہشات نفس کی مخالفت کرنے والا ہو، اپنے آقا کے حکم کی اطاعت کرنے والا ہو عوام کو چاہیے کہ اس کی تقلید کریں۔

(وسائل الشیعہ ج ۱۸، ص ۹۵)

۵۔ سَبَّاتِي زَمَانٌ عَلَى النَّاسِ وَجُوهُهُمْ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبِيرَةٌ، وَقُلُوبُهُمْ مُظْلِمَةٌ مُتَكَدِّرَةٌ، الشُّنَّةُ فِيهِمْ بَذْعَةٌ، وَالْبَذْعَةُ فِيهِمْ مُنَّةٌ، الْمُؤْمِنُ بَيْنَهُمْ مُخَفَّرٌ، وَالْفَاسِقُ بَيْنَهُمْ مُوقَّرٌ، أَمْرًاؤُهُمْ جَاهِلُونَ جَائِرُونَ وَعُلَمَاءُهُمْ فِي أَنْوَابِ الظُّلْمَةِ...

(مستدرک الوسائل ۲ ص ۳۲۲)

۶۔ مَنْ وَعَظَ أَخَاهُ سِرًّا فَقَدْ زَانَهُ. وَمَنْ وَعَظَهُ عَلَانِيَةً فَقَدْ شَانَهُ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۷۔ خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِخْلَاصَكَ إِلَيْهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۸۔ قَلْبُ الْأَخْمَقِ فِي قِيَمِهِ وَقَمِ الْحَكِيمِ فِي قَلْبِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۹۔ مَنْ رَكِبَ ظَهَرَ الْبَاطِلِ نَزَلَ بِهِ دَارًا لِلدَّامَةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۱۰۔ الْقَضَبُ مِفْتَاحُ كُلِّ سِرٍّ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۳)

۱۱۔ لَا تُنَارِ قَبْذَ هَبِّ تَهَاؤُكَ، وَلَا تُنَارِخْ فَيْخَتْرًا عَلَيْكَ.

(تحف العقول ص ۴۸۶)

۵۔ با عنقریب لگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ان کے چہرے خندان و شادمان ہوں گے، ان کے دل تیرہ و تاریک ہوں گے سنت خدا بدعت، اور بدعت الہی سنت ہوگی، ان کے درمیان مومن حقیر اور فاسق محترم ہوگا، ان کے علماء ظالموں کے دربار میں ہوں گے، ان کے فرمان روا جاہل و متکبر ہوں گے۔

”مستدرک الوسائل، ج ۲، ص ۳۲۲“

۶۔ جس نے اپنے برادر مومن کو پوشیدہ طور سے نصیحت کی اس نے اس کو آراستہ کیا اور جس نے علانیہ نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ برائی کی۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۷۔ تمہارا بہترین بھائی وہ ہے جو تمہارے گناہ بھول جائے اور تم نے جو اس پر احسان کیا ہے اس کو یاد رکھے۔

”بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۹“

۸۔ احمق کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے اور حکیم کا منہ اس کے دل میں ہوتا ہے۔

”بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۴“

۹۔ جو پشت باطل پر سوار ہوگا (غلط کام کرے گا) وہ پشیمانی کے گھر میں اترے گا۔

”بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۹“

۱۰۔ ہر برائی کی کلید غصہ ہے۔

”بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۳“

۱۱۔ جنگ و جدال نہ کر۔۔۔ تمہاری عزت و ابر و ختم ہو جائے گی۔ اور مذاق و شوخی نہ کرو ورنہ لوگوں کی جرات بڑھ جائے گی۔

(تحف العقول، ص ۴۸۶)

۱۲- مَا أَفْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ تَكُونُ لَهُ رَغْبَةٌ تُذِلُّهُ

(انوارالبیہ، ص ۲۵۲)

۱۳- الْمُؤْمِنُ بَرَكَهٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ وَحُجَّةٌ عَلَى الْكَافِرِ

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۴- اخْضَلْتَانِ لَيْسَ فَوْقَهُمَا شَيْءٌ، إِلَّا يَمَانُ بِاللَّهِ وَتَنْفَعُ الْإِخْوَانُ.

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۵- مِنَ الْفَوَافِرِ الَّتِي تَقْصِمُ الظُّهْرَ: جَارٌ، إِنْ رَأَى حَسَنَةً أَخْفَاهَا وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۲)

۱۶- أَلْتَوَاضَعُ نِعْمَةً لَا يُخْبِتُ عَلَيْهَا.

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۷- لَيْسَ مِنَ الْأَدَبِ إِظْهَارُ الْفَرْحِ عِنْدَ الْمَخْرُوجِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۱۸- أَقْلُ النَّاسِ رَاحَةُ الْحَقْوَدِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۳)

۱۹- جُعِلَتِ الْخَبَائِثُ فِي بَيْتٍ وَالْكَذِبُ مَقَاتِلُهَا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۶)

۱۲- مومن کیلئے کتنی بری بات ہے کہ ایسی چیز کی طرف رغبت رکھے جو اس کی ذلت و رسوائی کا سبب ہو۔

۱۳- مومن، مومن کیلئے باعث برکت اور کافر کیلئے حجت ہے۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۴- دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے اوپر کوئی شئی نہیں ہے۔ ۱- ایمان باللہ، ۲- برادر مومن کو نفع پہنچانا۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۵- مکرر مہائب میں سے وہ بڑی ہے جو اچھی بات کو چھپالے اور بری بات کو طشت از بام کر دے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۲)

۱۶- انکساری ایک ایسی نعمت ہے جس پر حسد نہیں کیا جاسکتا۔

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۱۷- ننگین آدمی کے سامنے اظہار خوشی کرنا خلاف ادب ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۴)

۱۸- کمزور رکھنے والے کو سب سے زیادہ ناراحت ہیں۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۳)

۱۹- تمام برائیوں کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا ہے اور اس کی کلید جھوٹ کو توڑ دیا گیا ہے۔

(بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۶)

۲۰۔ مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي لَا تُغْفَرُ: لَيْتَنِي لَا أُؤَاخِذُ إِلَّا بِهَذَا. ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْإِشْرَاكُ فِي النَّاسِ أَخْفَى مِنْ ذَيْبِ النَّمْلِ عَلَى الْمِشْجِ الْأَسْوَدِ فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ.

(تحف العقول ص ۴۸۷)

۲۱۔ لَا تَعْرِفُ النِّعْمَةَ إِلَّا الشَّاكِرُ، وَلَا يَشْكُرُ النِّعْمَةَ إِلَّا الْعَارِفُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۲۔ مَنْ مَدَحَ غَيْرَ الْمُسْتَحِقِّ فَقَدْ قَامَ مَقَامَ الْمُنْهَمِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۳۔ أضعف الأعداء كيداً من أظهر عداوتهم.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۲۴۔ رِيَاضَةُ الْجَاهِلِ وَرَدُّ الْمُغْنَادِ عَنْ غَاذِيهِ كَالْمُغْجِيزِ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۲۵۔ وَاعْلَمْ أَنَّ الْإِلْحَاحَ فِي الْمَطَالِبِ يَنْتَلِبُ الْبُهَاءَ وَيُورِثُ التَّعَبَ وَالْعَنَاءَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۶۔ كَفَاكَ أَدَبًا تَجَنُّبُكَ مَا تَكْزُرُهُ مِنْ غَيْرِكَ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۰۔ جن گناہوں کو نہیں بخشا جائیگا (ان میں سے ایک گناہ یہ کہنا ہے) کاش مجھ سے اس کے علاوہ کسی اور گناہ کا مواخذہ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد امام نے فرمایا: لوگوں کے درمیان شرک چھوٹی کی اس چال سے بھی زیادہ باریک پایا جاتا ہے جو تاریک رات میں کالی گدڑی پر چل رہی ہو۔

(تحف العقول، ص ۴۸۷)

۲۱۔ نعمت کو شکر گزار کے علاوہ کوئی نہیں پہچانتا اور عارف کے علاوہ کوئی نعمت کا شکر نہیں ادا کرتا۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۲۔ جو غیر مستحق کی مدح کرے وہ اپنے کو متعصب شخص کی جگہ پیش کرتا ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۳۔ قریب نظر کے اعتبار سے سب سے کمزور دشمن وہ ہے جو اپنی دشمنی کو ظاہر کر دے۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۴۔ جاہل کو تربیت دینا اور کسی شئی کے علوی کو اس کی عادت چھڑانا مثل مجنوں کے ہے (یعنی بہت مشکل ہے)

(تحف العقول، ص ۴۸۹)

۲۵۔ سوال میں گڑبگڑانا ہے آبروئی اور باعث رنج و زحمت ہے۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۸)

۲۶۔ تمہارے بلا ب ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ دوسروں کی جس بات کو ناپسند کرتے ہو خود اس سے اجتناب کرو۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۷۔ إِنَّ لِلشَّيْءِ مِقْدَارًا، فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ سَرَفٌ، وَلِلْعَزْمِ مِقْدَارًا، فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ جَبْنٌ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۸۔ وَلِلْإِفْتِسَادِ مِقْدَارًا، فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ بُخْلٌ، وَلِلشَّجَاعَةِ مِقْدَارًا، فَإِنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ تَهَوُّزٌ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۹۔ مَنْ كَانَ الْوَزْغُ سَجِيَّةً، وَالكَرَمُ طَبِيعَةً، وَالْجُلْمُ خُلَّةً كَثُرَ صَدِيقُهُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۳۰۔ إِذَا تَنَقَّلَتِ الْقُلُوبُ فَأَوْدَعُوهَا وَإِذَا تَفَرَّتْ فَوَدِّعُوهَا.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۳۱۔ قَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى الصَّوْمَ لِيَجِدَ الْغَنِيُّ مَسَّ الْجُوعِ لِيَتَخَوَّ عَلَى الْفَقِيرِ.

(كشف الغمة ج ۲ ص ۱۹۳)

۳۲۔ لَا تَشْغَلْكَ رِزْقُ مَضْمُونٌ عَنْ عَمَلٍ مَفْرُوضٍ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۳۳۔ إِيَّاكَ وَالْإِدَاعَةَ وَطَلَبَ الرِّيَاسَةِ فَإِنَّهُمَا يَدْعُوَانِ إِلَى الْهَلَكَةِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۱)

۲۶۔ سخاوت کی ایک مقدار ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو فضول خرچی ہے اور دراندیشی (اور احتیاط) کی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو بزدلی ہے

(بحار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۸۔ میانہ روی کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو بخل ہے شجاعت کی بھی ایک حد ہے اگر اس سے آگے بڑھ جائے تو وہ تہمت ہے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۹۔ جس کی عادت تقویٰ ہو، کرم طبیعت ہو، حلم اس کی خلعت ہو اس کے دوست بہت ہوں گے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۳۰۔ جس وقت قلوب مسرور ہوں (علم و کمال) ان میں ودیعت کرو، اور جس وقت خالی و متغیر ہوں ان کو چھوڑ دو۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۷۹)

۳۱۔ خداوند عالم نے روزہ اس لئے واجب قرار دیا ہے تاکہ مالدار (بھوک و پیاس کا مزہ چکھے اور اس کی وجہ سے فقیر پر مہربانی کرے۔

(كشف الغمة ج ۲ ص ۱۹۳)

۳۲۔ جس رزق کی خلت ضمانت دیا ہے (اس کی طلب) تم کو واجب عمل سے نروک دے۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۳۳۔ خبردار ریاست و شہرت طلبی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہلاکت کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔

(بحار ج ۷۸ ص ۳۷۱)

۳۴۔ آتَتْ الْعِبَادَةُ كَثْرَةَ الصَّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّمَا الْعِبَادَةُ كَثْرَةُ التَّفَكُّرِ فِي أَمْرِ اللَّهِ.

(تحف العقول ص ۴۸۸)

۳۵۔ يَا أَيُّهَا اللَّهُ وَكُونُوا زَيْنًا وَلَا تَكُونُوا شَيْنًا.

(تحف العقول ص ۴۸۸)

۳۶۔ لَا يُذَرِّكَ حَرِيصٌ مَا لَمْ يُقَدَّرْ لَهُ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۳۷۔ جُزْأَةُ الْوَلَدِ عَلَى وَالِدِهِ فِي صَغَرِهِ تَدْعُو إِلَى الْعُقُوقِ فِي كِبَرِهِ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۴)

۳۸۔ مِنَ الْجَهْلِ الضَّخْكَ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ

(تحف العقول ص ۴۸۷)

۳۹۔ إِنَّا نَكُنْ فِي أَجَالٍ مَنقُوضَةٍ، وَأَتَامَ مَعْدُودَةٍ، وَالْمَوْتُ بَاتِي بَغْتَةً، مَنْ يَزْنِ خَيْرًا يَخْصِدُ غِلْظَةً، وَمَنْ يَزْنِ شَرًّا يَخْصِدُ نَدَامَةً، لِكُلِّ زَانِعٍ مَا يَزْنِ.

(تحف العقول ص ۴۸۹)

۴۰۔ مَنْ لَمْ يَتَّقِ وَجْهَ النَّاسِ لَمْ يَتَّقِ اللَّهَ

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۷۷)

۲۔ روزہ و نماز کی کثرت عبادت نہیں ہے بلکہ خدا کے بارے میں غور و فکر کرنا عبادت

۳۔ تحف العقول، ص ۴۸۸

۳۱۔ تقوای الہی اختیار کرو۔ اور (ہمارے لئے) باعث زینت بنو، باعث برائی نہ بنو

تحف العقول، ص ۴۸۸

۳۔ حریص آدمی اپنے مقدر سے زیادہ نہیں حاصل کر سکتا۔

تحف العقول، ص ۴۸۹

۳۶۔ بچپن میں بچے کی اپنے باپ سے جبارت، اس کو بڑے ہوئے پر حاق ہونے کا سبب

بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۴

بن جاتی ہے۔

۳۸۔ بغیر تعجب کے ہنسنا جہالت کی علامت ہے۔

تحف العقول، ص ۴۸۷

۳۹۔ تم کو کم ہونے والی عری می ہیں اور چند گنے چنے دن ملے ہیں، موت کسی بھی وقت

اچانک آ سکتی ہے، جو خیر کی زراعت کرے گا وہ خوشی و نفع کاٹے گا۔ اور جو شر و برائی کی کاشت کرے گا وہ ندامت کاٹے گا۔ ہر شخص کو وہی چیز ملے گی جس کی وہ کاشت کرے گا۔

تحف العقول، ص ۴۸۹

۴۰۔ جو لوگوں کے سامنے برائی کرنے سے نہیں بچے گا (اور گناہ کرے گا) وہ خدا سے بھی

نہیں ڈرے گا۔

بحار، ج ۷۸، ص ۳۷۷

معصوم چہار دہم امام دواز دہم حضرت مہدیؑ، عجل اللہ فرجہ

- نام : ---- رسول خدا کے ہمنام (م . ح . م . د) علیہ السلام۔
مشہور القاب : -- مہدی موعود ، امام عصر ، صاحب الزمان ، بقیۃ اللہ ، قائم و ... ارواح النبی
باپ : -- الحسن عسکریؑ ،
ماں : -- جناب حبیبہ خاتون ،
تاریخ ولادت : -- ۱۵ شعبان ،
سال ولادت : -- ۲۵۵ یا ۲۵۶ ہجری قمری ،
جائے ولادت : -- سامراء - تقریباً پانچ سال تحت کفالت پدر تھے اور پوشیدہ تھے۔
دوران زندگی : -- اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ۔
۱۔ بچپن : -- پانچ سال اپنے والد ماجد کے زیر سرپرستی تھے۔ اور پوشیدہ تھے تاکہ دشمنوں کے
گمزنہ سے محفوظ رکھیں۔ اور جب ۲۶ ہجری میں امام حسن عسکریؑ کا انتقال ہو گیا تو عہدہ امامت
آپ کے سپرد ہوا۔
۲۔ غیبت صغریٰ : -- سن ۲۶۰ ہجری سے شروع ہوئی اور سن ۳۲۹ ہجری تک تقریباً ۶۰
سال تک باقی رہی۔ (اس میں دیگر اقوال بھی ہیں)
۳۔ غیبت کبرا : -- ۳۲۹ ہجری سے شروع ہوئی ہے اور جب تک خدا چاہے گا باقی
رہے گی۔
۴۔ ظہور کا زمانہ : -- یہ بھی مثبت الہی پر موقوف ہے۔ ظہور کے بعد آپ کی حکومت ہوگی۔

امام دواز دہم ، حضرت امام مہدیؑ ، امام زمانہ ، عجل اللہ فرجہ

اور آپ کی چالیس حدیث

اربعون حدیثاً

عن الامام المهدي (عجل الله تعالى فرجه)

۱- أَفَدَارُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تُعَالَبُ، وَإِذَا ذُنُوبُ لَا تُرَدُّ، وَتَوْفِيقُهُ لَا يُسْتَبَقُ.

(البحار ج ۵۳ ص ۱۹۱)

۲- «... إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَخْلُقِ الْخَلْقَ عَبَثًا وَلَا أَهْمَلَهُمْ سُدًى...»

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۹۴)

۳- «... بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَتَمَّمَ بِهِ نِعْمَتَهُ وَخَتَمَ

بِهِ أَنْبِيََاءَهُ وَأَرْسَلَهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً...»

۴- فَإِنَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ: «الْمُ أَحْسِبَ النَّاسَ أَنْ يُنْزَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْشُونَ» كَيْفَ يَنْسَاقُظُونَ فِي الْفِتْنَةِ وَتَتَرَدَّدُونَ فِي الْخَيْرَةِ وَتَتَأْخُذُونَ بِمِصْبَا

وَسِمَالًا فَارْقُوا دِينَهُمْ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ غَانَدُوا الْحَقَّ أَمْ جَهِلُوا مَا جَاءَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ

الصَّادِقَةُ وَالْأَخْبَارُ الصَّحِيحَةُ أَوْ عَلِمُوا ذَلِكَ فَتَنَسَّوْا مَا يَعْلَمُونَ أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو

مِنْ حُجَّةٍ إِنَّمَا ظَاهِرًا وَأَمَّا مَغْمُورًا.

(كمال الدين ج ۲ ص ۵۱۱) باب (توقيع من صاحب الزمان)

حضرت حجت کی چالیس حدیث

۱- مقتدرات الہی کبھی مغلوب نہیں ہو کرتے۔ ارادہ الہی کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اور توفیق الہی پر کوئی چیز بھی سبقت نہیں لے جاسکتی۔

» بحار ج ۵۳ ص ۱۹۱ «

۲- خداوند عالم نے مخلوقات کو بیکار نہیں پیدا کیا اور نہ ان کو بے مقصد چھوڑ رکھا ہے۔

» بحار ج ۵۳ ص ۱۹۲ «

۳- خداوند عالم حضرت محمد کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر مبعوث کیا اور ان کے ذریعہ نعمتوں کو تمام کیا، اور ان پر سلسلہ نبوت کو ختم کیا، اور تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

» بحار ج ۵۳ ص ۱۹۲ «

۴- خداوند عالم کا ارشاد ہے -

۵- اَلَمْ، کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ (صرف) اتنا کہہ دینے سے کہ «ہم ایمان لائے»

چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ «پ س ۲۱ (مکبوت) آیت ۲۱»

لوگ کس طرح آزمائش میں مبتلا ہو گئے ہیں اور کس طرح حیرت و سرگردانی میں مارے

مارے پھرتے ہیں، دائیں بائیں بھٹکتے ہیں (یہ لوگ) دین سے جدا ہو گئے ہیں یا شک و

شبهہ میں مبتلا ہو گئے ہیں یا حق کے دشمن ہو گئے ہیں یا سچی روایات اور اخبار صحیحہ سے

جاہل ہیں یا جان بوجھ کر بھلا دیتے ہیں؟ (آگاہ ہو جاؤ) زمین کبھی حجت خدا سے خالی

نہیں رہتی خواہ ظاہر ہو، یا پوشیدہ ہو،

(كمال الدين ج ۲ ص ۵۱۱) باب (توقيع من صاحب الزمان)

۵۔ اَمَّا سَمِعْتُمُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» هَلْ أَمَرَ آلَ إِبْرَاهِيمَ هُوَ كَائِنَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ أَوَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَكُمْ مَعَاقِلَ تَأْوُونَ إِلَيْهَا وَأَعْلَامًا تَهْتَدُونَ بِهَا مِنْ لَدُنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَنْ ظَهَرَ الْمَاضِي (أَبُو مُحَمَّدٍ) صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كُلَّمَا غَابَ عِلْمٌ بَدَأَ عِلْمٌ وَإِذَا أَقْبَلَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، فَلَمَّا قَبَضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ. كَلَامًا كَانَ ذَلِكَ وَلَا تَكُونُوا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَتُظْهَرَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُمْ كَارِهُونَ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۷)

۶۔ «... إِنَّ الْمَاضِي (ع) مَضَى سَعِيداً قَبِيحاً عَلَى مِنْهَاجِ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خَذُوا الثَّغْلَ بِالثَّغْلِ وَفِينَا وَصِيَّتُهُ وَعِلْمُهُ وَمَنْ هُوَ خَلْفُهُ وَمَنْ تَسْلُتُ مَسَدُهُ وَلَا يُنَازِعُنَا مَوْضِعُهُ إِلَّا ظَالِمٌ آئِمٌّ وَلَا يَدَّ عِيَهُ دُونَنَا إِلَّا جَائِدٌ كَافِرٌ وَلَوْلَا أَنَّ أَمْرَ اللَّهِ لَا يُغْلَبُ وَبِسَرِّهِ لَا يُظْهَرُ وَلَا يُغْلَبُ لَظَهَرَ لَكُمْ مِنْ حَقِّنَا مَا تَبْهَرُ مِنْهُ عُقُولُكُمْ وَيُزِيلُ شُكُوكَكُمْ لَكِنَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَسَلِّمُوا لَنَا.

(البحار ج ۵۳ ص ۱۷۹)

۷۔ وَأَمَّا الْخَوَارِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوا فِيهَا إِلَى رِوَاةٍ حَدِيثِنَا، فَإِنَّهُمْ حُجَّتِي عَلَيْهِمْ، وَأَنَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۵۔ کیا تم نے خدا کا قول نہیں سنا کہ ارشاد ہے: ایمان والو! خدا، رسول اور صاحبان امر کی (جو تم میں سے ہیں) اطاعت کرو کیا خداوند عالم نے قیامت تک ہونے والوں کے علاوہ کسی اور کو حکم دیا ہے؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے تمہارے لئے ایسی پناہ گاہیں قرار دی ہیں جس میں تم اگر پناہ لیتے ہو اور کیا جناب آدم سے لیکر امام حسن سکریٰ تک ایسی نشانیاں نہیں قرار دیں کہ جن سے تم ہدایت حاصل کرو۔ جب بھی ایک پرچم گراس کی جگہ دوسرا پرچم لہرایا جب بھی ایک ستارہ ڈوبادوسرا اس کی جگہ طالع ہوا۔ اور جب امام حسن سکریٰ کا انتقال ہو گیا تو تم کو گمان ہوا کہ خدا نے اپنے اور اپنے بندوں کے درمیان کا واسطہ ختم کر دیا۔ مگر نہیں! نہ ایسا ہوا ہے نہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ خدا کا امر ظاہر ہو کر رہے گا چاہے وہ کتنا ہی ناپسند کریں۔

کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴

۶۔ امام گزشتہ (امام حسن سکریٰ) بالکل سعادت اپنے آباء (واجداد) کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہماری نظروں سے پوشیدہ ہو گئے، ہمارے درمیان ان کا وصی، ان کا علم، ان کا بیٹا، ان کا قائم مقام موجود ہے۔ جو شخص بھی ان کی جانشینی کے سلسلے میں ہم سے جنگ کرے گا وہ ظالم و گنہگار ہوگا، اور اس کا عویدار ہمارے علاوہ وہی ہو سکتا ہے جو منکر و کافر ہو، اور چونکہ امر خدا معلوب نہیں ہو سکتا اور اس کا راز ظاہر نہیں کیا جاسکتا اور نہ اس کا اعلان کیا جاسکتا ہے ورنہ ہم اپنے حق کا اس طرح اظہار کرتے کہ تمہاری عقلیں روشن ہو جاتیں اور تمہارے سارے شکوک زائل ہو جاتے۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور ہر شئی کیلئے ایک وقت معین ہوتا ہے لہذا تم لوگ تقوا الہی اختیار کرو اور ہمارے سامنے تسلیم خم کر دو۔

بحار ج ۵۳ ص ۱۷۹

۷۔ لیکن واقع ہونے والے حوادث میں تم ہمارے حدیثوں کے راویوں کی طرف رجوع کرو، کیونکہ وہ لوگ میری طرف سے تمہارے اوپر حجت ہیں، اور میں خدا کی طرف سے ان پر حجت ہوں۔

کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴

۸۔ «اللَّهُمَّ.. وَتَفَضَّلْ عَلَيَّ عِلْمَانَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيحَةِ، وَعَلَى الْمُتَعَلِّينَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ، وَعَلَى الْمُسْتَمِعِينَ بِالِاتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلَى مَرْضَى الْمُسْلِمِينَ بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ، وَعَلَى مَوْنَاهُمْ بِالرَّاقَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلَى مُشَابِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالشَّكِينَةِ، وَعَلَى الشَّبَابِ بِالِإِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ، وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ وَالْعِفَّةِ، وَعَلَى الْأَغْيَاءِ بِالتَّوَاضُّعِ وَالسَّعَةِ، وَعَلَى الْفُقَرَاءِ بِالضَّرِّ وَالْقَنَاعَةِ...

(المصباح للكنعمی ص ۲۸۱)

۹۔ «... قُلُوبُنَا أَوْعِيَةً لِمَيْبَةِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ سُبْنَا...

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۵۱)

۱۰۔ «فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ غَرْوٌ وَجَلٌّ وَبَيْنَ أَحَدٍ قَرَابَةٌ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۱۱۔ «... وَلْيَعْلَمُوا أَنَّ الْحَقَّ مَعَنَا وَفِينَا لَا يَقُولُ ذَلِكَ سِوَانَا إِلَّا كَذَابٌ مُفْتَرٍ وَلَا يَدْعِيهِ غَيْرُنَا إِلَّا ضَلَالٌ غَوِيٌّ...

(کمال الدین ج ۲ ص ۵۱۱)

۱۲۔ إِلَهِي بِحَقِّ مَنْ نَاجَاكَ، وَبِحَقِّ مَنْ دَعَاكَ فِي الْبَحْرِ وَالْبَرِّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَتَفَضَّلْ عَلَى فَقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْغِنَى وَالسَّعَةِ، وَعَلَى مَرْضَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالشِّفَاءِ وَالصَّحَّةِ وَالرَّاحَةِ، وَعَلَى أَخْيَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِاللِّطْفِ وَالْكَرَامَةِ، وَعَلَى أَهْوَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ، وَعَلَى غُرَبَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِالزُّدِّ إِلَى أَوْطَانِهِمْ سَالِمِينَ غَائِبِينَ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ.

(المصباح للكنعمی ص ۳۰۶)

۸۔ حذایا، ہمارے علما کو زہد و نصیحت کی، اور طلاب کو تحصیل علم کی کوشش و رغبت کی توفیق عطا فرما، سستے والوں کو پیروی اور موعظہ (قبول کرنے کی) توفیق دے، ہمارے بیماروں کو شفا اور راحت عطا فرما، ہمارے مردوں پر مہربانی و رحم فرما، بزرگوں کو بکلیاں و وقار عطا فرما، جوانوں کو توبہ و انابت کی توفیق دے، عورتوں کو حیا و عفت عطا کر، مالداروں کو انکساری اور کشادہ دہی مرحمت فرما، فقیروں کو صبر و قناعت عطا فرما...

«مصباح کنعمی، ص ۲۸۱»

۹۔ ہمارے قلوب مشیت الہی کے ظرف ہیں جب وہ چاہتا ہے ہم بھی چاہتے ہیں۔

«بحار ج ۵۲، ص ۵۱»

۱۰۔ یہ جان لو کہ خدا اور کسی کے درمیان کوئی قرابت نہیں ہے۔

«کمال الدین ج ۲، ص ۴۸۴»

۱۱۔ یہ بھی جان لو کہ حق ہم میں ہے اور ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارے علاوہ جو اس کو کہے گا وہ جھوٹا اور افتراء پر داز ہے۔ اور ہمارے علاوہ اس (امامت) کا جو بھی دعویدار ہے وہ گمراہ ہے۔

«کمال الدین ج ۲، ص ۵۱۱»

۱۲۔ پروردگار تجھ کو تجھ سے سرگوشی کرنے والوں کا واسطہ، خشکی اور سمندر میں (رہنے والوں کے) حق کا واسطہ محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل فرما۔ مومنین و مومنات کے تقار کو مالداروں و کشادہ دہی مرحمت فرما، مومنین و مومنات کے بیماروں کو شفا و صحت و راحت عطا کر، مومنین و مومنات میں جو زندہ ہیں ان پر اپنا لطیف و کرم فرما۔ مومنین و مومنات کے مردوں پر اپنی مغفرت «رحمہم» فرما۔ مومنین و مومنات کے غریبوں (مساکین) کو سلامتی اور (مال) غنیمت کے ساتھ ان کے وطن پہنچا۔ (ان ساری دعاؤں کو) محمد و آل محمد کے صدقہ میں قبول فرما:

«مصباح کنعمی، ص ۳۰۶»

۱۳۔ تَحْذِیْتُ الْوَقَائِنَ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۳)

۱۴۔ وَأَمَّا وَجْهَ الْإِنْفِاعِ بِي فِي غَيْبِي فَكَأَلِإِنْفِاعٍ بِالشَّمْسِ إِذَا غَیَّبَهَا عَنْ الْأَبْصَارِ السُّحَابُ.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۸۰)

۱۵۔ إِلَهِي عَظَّمَ الْبَلَاءُ، وَبَرَّحَ الْخِفَاءُ، وَانْكَشَفَ الْغَطَاءُ، وَأَنْقَطَعَ الرَّجَاءُ، وَصَاقَتْ الْأَرْضُ، وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ، وَأَتَتْ الْمُشْتَعَانُ، وَأَتَكَ الْمُشْتَكِي، وَعَبَّكَ الْمُعْوَلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ.

(الصحيحة المهدية ص ۶۶)

۱۶۔ «... وَأَنِّي لَا مَانُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ...»

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۸۱)

۱۷۔ «... أَتَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لِلْحَقِّ إِلَّا إِنْهَامًا وَلِلْبَاطِلِ إِلَّا زُهُوفًا...»

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۹۳)

۱۸۔ وَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفَرَجِ فَإِنَّ ذَلِكَ فَرَجُكُمْ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۵)

۱۹۔ «... أَنَا خَاتِمُ الْأَوْصِيَاءِ وَبِي تَدْفَعُ اللَّهُ الْبَلَاءَ عَنْ أَهْلِ وَشِيعَتِي...»

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۰)

۲۰۔ وَأَمَّا عِلَّةُ مَا وَقَعَ مِنَ الْغَيْبَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ «... هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آمَنُوا

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۵)

لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ...»

۳۔ ظہور امام زمانہ کا وقت ممکن کرنے والے تھوڑے ہیں۔

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۳)

۱۲۔ نماز غیبت میں میرے وجود سے فائدہ ایسا ہی ہے جیسے سورج سے ہوتا ہے جب وہ بادلوں میں چھپ جائے۔

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۳۸۰)

۱۵۔ خدایا: ہا میں عظیم ہو گئیں، اندرونی (چیزیں) آشکار ہو گئیں، پردے چاک ہو گئے امیدیں ٹوٹ گئیں، زمین تنگ ہو گئی آسمان سے بارش رک گئی، تجھ سے مدد مانگی جاتی ہے اور تجھ ہی سے شکوئی کیا جاتا ہے، سختی اور نرمی میں تجھ ہی پر بھروسہ ہے۔

(الصحيحة المهدية ص ۶۶)

۱۶۔ میں یقیناً بل زمین کیلئے امان ہوں۔

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۸۱)

۱۷۔ خدا حق کو کامل اور باطل کو زائل کرنا چاہتا ہے۔

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۹۳)

۱۸۔ تعجیل طلبہ کی دعا بکثرت کیا کرو کیونکہ یہی دعا تمہارے لئے فرج ہے۔

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۵)

۱۹۔ میں خاتم الاوصیاء ہوں، میرے ہی ذریعہ سے خدا بلاؤں کو میرے اہل اور میرے شیعوں سے دور کرے گا۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۰)

۲۰۔ غیبت کی وجہ وہی ہے جسکے لئے خدا نے کہا ہے: ایمان دارو بہت سی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھا کرو کیونکہ اگر ان کو ظاہر کر دیا جائے تو تم کو برا لگے گا۔

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۵)

۲۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَظْفَقْتَ فَلَمَّحْهُدَةً لَّكَ وَاِنْ غَضَبْتَكَ فَالْعُجْبَةُ لَكَ، وَبِكَ الرُّوحُ وَبِكَ الْفَرْجُ، سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ وَشَكَرَ، وَسُبْحَانَ مَنْ قَدَّرَ وَغَفَرَ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ قَدْ غَضَبْتُكَ فِإِنِّي قَدْ اَظْفَقْتُكَ فِيْ اَحَبِّ اَلْاَشْيَاءِ اِلَيْكَ وَهُوَ الْاِيْمَانُ بِكَ، لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِيْكًَا، مَا مِنْكَ يَهْ عَلَيَّ، لَا مَتًا مِثِّيْ يَهْ عَلَيْكَ...

(مہج الدعوات ص ۲۹۵)

۲۲۔ وَمَنْ اَكَلَ مِنْ اَمْوَالِنَا شَيْئًا فَاِنَّمَا يَأْكُلُ فِيْ بَطْنِهِ نَارًا وَتَبْطُلُ سَعِيْرًا.

(کمال الدین ج ۲ ص ۵۲۱) باب (ذکر التوقعات)

۲۳۔ ... فَلْيَغْمَلْ كُلُّ اَمْرِئٍ مِنْكُمْ مَا يَقْرُبُ بِهِ مِنْ مَحَبَّتِنَا وَتَجَنَّبْ مَا يَذْنِبُهُ مِنْ كِرَاهَتِنَا وَسَخَطِنَا...

(الاحتجاج ص ۱۹۸)

۲۴۔ ... فَأَغْلِقُوا ابْوَابَ اَلْبُشُوْالِ عَمَّا لَا يَغْنِيْكُمْ...

(بجارج ۵۲ ص ۹۲)

۲۵۔ اَنَا اَلْمُهْدِيُّ اَنَا فَايُمُ الزَّمَانِ اَنَا الَّذِيْ اَمْلَاَهَا غَدًا كَمَا مِلْتُ جَوْرًا اِنْ اَلْاَرْضُ لَا تَخْلُوْ مِنْ حُجَّةٍ...

(بجارج الانوار ج ۵۲ ص ۲)

۲۶۔ ... وَاجْعَلُوا قُصْدَكُمْ اِلَيْنَا بِالْمَوَدَّةِ عَلَى السَّنَةِ الْوَاصِحَةِ...

(بجارج ۵۳ ص ۱۷۹)

۲۱۔ میرے معبود! اگر میں تیری اطاعت کروں تو اس میں تیری حمد و ثناء ہے اور تیری نافرمانی کروں تو جہنم تیرے لئے ہے، آسودگی و کشائش تیری ہی طرف سے ہے۔ پاکیزہ ہے وہ ذات جو نعمت عطا کرتا ہے اور شکر کو قبول کرتا ہے، پاک و متروہ ہے وہ ذات جو قدرت والی اور بخشش والی ہے۔ میرے معبود اگر میں نے تیری محبت کی ہے تو جو چیز تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یعنی تجھ پر ایمان لانا، اس میں تیری اطاعت کی ہے نہ تیرے لئے اولاد کے قائل ہوئے اور نہ تیرے لئے شریک قرار دیا اور یہ بھی تیرا احسان میرے اوپر ہے نہ کہ میرا احسان تیرے اوپر ہے۔

”مہج الدعوات، ص ۲۹۵“

۲۲۔ جو ہمارے مال میں سے کچھ بھی کھائے گا (جیسے خنفس وغیرہ) وہ اپنے پیٹ کو آتش سے بھرے گا۔ اور جہنم کے شعلوں میں جلے گا۔

”کمال الدین ج ۲ ص ۵۲۱، باب ذکر التوقعات“

۲۳۔ تم میں سے ہر شخص وہ کام کرے جس سے ہماری محبت سے قریب ہو جائے اور جو چیزیں ہماری ناخوشی اور غصہ کا سبب ہوں ان سے دوری اختیار کرے۔

”احتجاج، ص ۱۹۸“

۲۴۔ لا، یعنی باتوں کے بارے میں سوالات کا دروازہ بند کر دو۔

”بجارج ۵۲ ص ۹۲“

۲۵۔ میں ہی، مہدی ہوں، میں وہی، قائم الزمان ہوں، میں وہی زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دوں گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔

”بجارج ۵۲ ص ۲“

۲۶۔ واضح روایات کی بنا پر اپنے قصد و موجب کو ہماری محبت کے ساتھ ہماری طرف قرار دے

”بجارج ۵۳ ص ۱۷۹“

۲۷۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْفِيقَ الطَّاعَةِ، وَبَعْدَ الْمُغْصَبَةِ، وَصِدْقَ النَّبِيِّ، وَعِزِّ زَانِ الْخُرْقَةِ، وَآكِرِفْنَا بِالْهُدَى وَالْإِسْتِقَامَةِ، وَتَدَا أَلْسِنَتُنَا بِالصُّوَابِ وَالْحُكْمَةِ، وَأَفْلَا قُلُوبُنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَظَهَرِ بَطْنُونَا مِنَ الْخَرَامِ وَالشُّبْهَةِ، وَكَفَّفَ أَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ، وَأَغْضَضَ أَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُورِ وَالْخِيَانَةِ، وَأَشَدَّ أَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ، ... (المصباح للكنعمی ص ۲۸۱)

۲۸۔ فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَيْبَةُ النَّامَةُ فَلَا ظَهْرَ إِلَّا بَعْدَ إِذْنِ اللَّهِ غَرَّوَجَلْ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۵۱۶)

۲۹۔ «... وَإِذَا أَدِنَ اللَّهُ لَنَا فِي الْقَوْلِ ظَهَرَ الْحَقُّ وَأَضْمَحَلَّ الْبَاطِلُ....»

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۹۶)

۳۰۔ «أَنَا بَقِيَّةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَالْمُنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِهِ...»

(بحار ج ۵۲ ص ۲۴)

۳۱۔ وَإِنِّي أَخْرُجُ حِينَ أَخْرُجُ وَلَا تَبِعَةٌ لِأَحَدٍ مِنَ الْقُلُوبِ غَيْبَتٍ فِي غُنَى.

(بحار الانوار ج ۷۸ ص ۲۸۰) باب مواظب الامام القائم (ع) وحكمه

۳۲۔ «... إِنَّا غَيْرُ مُهْمِلِينَ لِمُرَاعَاةِكُمْ وَلَا نَاسِينَ لِدَعْوِكُمْ...»

(بحار ج ۵۳ ص ۱۷۵)

۳۴۔ خداوند! ہم کو طاعت کی ترفیق، مصیبت سے دوری، صدق نیت، اپنے اقرار کی معرفت کی روزی مرحمت فرما، اور ہم کو راہ ہدایت و استقامت عطا فرما، ہماری زبانوں کو راستی و حکمت سے استوار کر دے۔ ہمارے دلوں کو علم و معرفت سے بھر دے، ہمارے ہمسکوں کو حرام و حلال کی غذا سے پاک کر دے، ہمارے ہاتھوں کو چوری اور ظلم سے باز رکھ، ہماری آنکھوں کو فجور و خیانت (کی طرف) سے بند کر دے، ہمارے کانوں کو غیبت اور لغو باتوں (کے سننے سے) بند کر دے۔

«مصحاح کشمی، ص ۲۸۱»

۳۸۔ غیبت تمامہ واقع ہو چکی ہے اب ظہور اذن خدا کے بوجہ ہو سکے گا۔

«کمال الدین، ج ۲، ص ۵۱۶»

۳۹۔ جب بھی خدا تکوین کی اجازت دے گا۔ حق واضح اور باطل نابود ہو جائے گا۔

«بحار، ج ۵۳، ص ۱۹۶»

۳۰۔ میں زمین میں بقیۃ اللہ ہوں اور دشمنان خدا سے انتقام لینے والا ہوں۔

«بحار، ج ۵۲، ص ۲۴»

۳۱۔ میں جس وقت بھی خروج کروں کسی طاغوت کی بیعت میری گردن میں نہ ہوگی (یعنی نہ میں تقیہ کروں گا اور نہ کسی کے مقابلہ میں خاموش ہوں گا بلکہ ان سے جنگ کرے گا)»

«بحار، ج ۷۸، ص ۲۸۰، باب مواظب الامام قائم وکرمہ»

۳۲۔ میں تمہارے امور زندگی سے غافل نہیں ہوں اور تمہاری یاد کو بھلانے والا ہوں۔

«بحار، ج ۵۳، ص ۱۷۵»

۳۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَآكْرِمْ اَوْلِيَاءَكَ بِانْجَارٍ وَعَدْلِكَ، وَتَلَفُهِمْ
 ذَرْكَ مَا بَاْمُلُوْنَهُ مِنْ نَصْرِكَ، وَآكُفِّ عَنْهُمْ تَأْسٍ مَنْ نَصَبَ الْخِلَافَ عَلَيْكَ،
 وَتَمَرَّدَ بِمَنْعِكَ عَلَى رُكُوبٍ مُخَالَفَتِكَ، وَاسْتَعَانَ بِرَفْدِكَ عَلَى قَلْبٍ حَيْدِكَ، وَقَصَدَ
 لِكَيْدِكَ بِاَيْدِكَ، وَوَسِعَتْهُ جِلْمًا لِنَاخِدَهُ عَلَى خَهْرَةٍ، وَتَشْتَاوِلَهُ عَلَى غَيْرَةٍ،
 فَبِائِكَ اَللّٰهُمَّ قُلْتَ وَقَوْلِكَ الْحَقُّ حَتَّى اِذَا اخَذْتَ الْاَرْضَ زُخْرُفَهَا وَارْتَبَتْ
 وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ فَاذِرُوْنَ عَلَيْهَا اَنَّا هَا اَمَرْنَا لَبْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَا هَا خَصْبًا
 كَاَنْ لَمْ تَغْنِ بِالْاُمْسِ كَذَلِكَ نَفْصِلُ الْاَبَابَ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ وَقُلْتَ (فَلَمَّا آسَفُونَا
 اَنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ).

(مہج الدعوات ص ۶۸)

۳۴۔ لَقْنَةُ اللّٰهِ وَالتَّلَاقِيَةُ وَالتَّاسِ اَجْمَعِينَ عَلَى مَنْ اَكَلَ مِنْ مَالِنَا ذَرْعًا حَرَامًا
 (کمال الدین ج ۲ ص ۵۲۲) باب (ذکر التوفیعات)

۳۵۔ وَاَمَّا اَمْوَالُكُمْ فَلَا تَقْبَلُهَا اِلَّا لِتَنْظُرُوْا.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۳۶۔ يَا مَالِكَ الرَّقَابِ وَيَا هَا زِمِ الْاَخْرَابِ يَا مُفْتَحِ الْاَبْوَابِ يَا مُسْتَبِ الْاَنْسَابِ
 سَبَّحْتَ لَنَا سَبِيًّا لَا نَسْتَطِيعُ لَهُ ظَلَمًا بِحَقِّ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
 صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَجْمَعِينَ.

(مہج الدعوات ص ۴۵)

۳۳۔ پالنے والے تو محمد و آل محمد پر اپنی رحمت نازل فرما، اور اپنے اولیاء کو اپنا وعدہ
 پورا کر کے محترم قرار دے۔ اور ان کو اپنی نصرت و دیکر ان کی امیدوں کو حاصل کر لے۔ اور
 ان کو ان لوگوں کے گزند سے محفوظ رکھ جو علی الاطلاق تیری مخالفت کرتے ہیں اور تیری نفی
 نہ کرنے کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، اور تیری بخشش کا سہارا لیکر تیرے مشیر قانون کی دھاک کو
 کند کرتے ہیں اور تیری دی ہوئی طاقت کے سہارے تیرے لئے مکاری کا اقدام کرتے ہیں۔ اور
 تو نے اپنے ظلم و برداری سے ان کو آزادی دے رکھی ہے تاکہ انکی علی الاطلاق گرفت کر سکے اور
 ان کو حالت غرور میں جبر سے اکھاڑ پھینکے اسلئے کہ تو نے خود کہا ہے وہ اور تیرا قول حق
 ہے ۱۱ یہاں تک کہ جب زمین نے (فصل کی چیزوں سے) اپنا بناؤں شکار کر لیا اور (ہر
 طرح) آراستہ ہوئی اور کھیت والوں نے سمجھ لیا کہ اب اس پر یقیناً قابو پا گئے (جب
 چاہیں گے کاٹ لیں گے) یکایک ہمارا حکم (عذاب) دن یا رات کو آپہونچا تو ہم نے اس کھیت
 کو ایسا صاف کرنا ہوا بنا دیا کہ گویا اس میں کل کچھ تھا ہی نہیں۔ جو لوگ غور و فکر کرتے ہیں
 ان کے واسطے ہم آیتوں کو یوں تفصیل وار بیان کرتے ہیں (یونس - ۲۴) اور تو نے ہی فرمایا
 ہے: جب وہ لوگ ہم کو غصہ دلا دیتے ہیں تو ہم ان سے انتقام لیتے ہیں۔

(مہج الدعوات ص ۶۸)

۳۳۔ جو ہمارے مال سے ایک درہم (بطور) حرام کھائے اس پر خدا، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت

(کمال الدین ج ۲ ص ۵۲۲)

۳۵۔ ہم تمہارے اموال کو صرف اسلئے قبول کرتے ہیں تاکہ تم ظاہر ہو جاؤ۔

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۳۶۔ اے انسانوں کے مالک، اے دشمنوں کے شکروں کو شکست دینے والے۔ اے (رحمت کے)
 دروازوں کو کھولنے والے، اے اسباب کے مہیا کرنے والے ہمارے لئے ایسا ذریعہ پیدا کر جو چھل کر نیکی ہم
 طاقت نہیں رکھتے ۱۱ بحکم، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وآلہ اجمعین (مہج الدعوات ص ۴۵)

۳۷۔ يَا نُورَ الثَّوْرِ، يَا مُدَبِّرَ الْأُمُورِ، يَا بَاعِثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ لِي وَلِيَّيْنِي مِنَ الصِّبْيِ قَرَجًا، وَمِنَ الْهَمِّ مَخْرَجًا، وَأَوْسِعْ لَنَا الْمَنْهَجَ، وَأَظْلِقْ لَنَا مِنْ عِنْدِكَ مَا يُفْرِّجُ، وَافْعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ، يَا كَرِيمُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

(الجنة الواقعة فصل ۲۶)

۳۸۔ فَإِنَّا يُحِيطُ عَلَمُنَا بِأَنْبَانِكُمْ وَلَا يَغْرُبُ عَنَّا شَيْءٌ مِنْ أَخْبَارِكُمْ.

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۷۵)

۳۹۔ وَأَمَّا ظُهُورُ الْفَرَجِ فَإِنَّهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ.

(کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴)

۴۰۔ ... قَلِمَا أَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ بِشَيْءٍ مِثْلَ الصَّلَاةِ فَصَلَّاهَا وَأَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ.

(بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۸۲)

۳۶۔ اے فروغ بخش نور، اے امور کے تدبیر کرنے والے، اے انسانوں کو قبروں سے اٹھانے والے محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما، میرے اور میرے شیعوں کیلئے تسکین سے کشادگی عطا فرما، اور رنج و غم سے نجات دے، اور (راہ مطف کو) ہمارے لئے وسیع فرما اپنی طرف سے ہمارے لئے ایسی چیز بھیج جو باعثِ قَرَج ہو، ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جس کا تو اہل ہے۔ اے کریم۔ اے ارحم الراحمین۔

«الجنة الواقعة فصل ۲۶»

۳۸۔ ہمارا علم تمہاری خبروں کے بارے میں محیط ہے، تمہاری کوئی خبر ہم سے چھپی نہیں ہے۔

«بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۷۵»

۳۹۔ رہا ظہور کا مسئلہ تو وہ اذنِ خدا سے متعلق ہے۔

«کمال الدین ج ۲ ص ۴۸۴»

۴۰۔ نماز سے زیادہ شیطان کی ناک رگڑنے والی کوئی چیز نہیں ہے لہذا نماز پڑھو اور شیطان کی ناک رگڑو!

«بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۸۲»



حس العقائد

اُردو ترجمہ
تشریح بابِ حَادِیْ عَشَرَ

تصنیف
سرکارِ علامہ حلی علیہ الرحمۃ

شاح
علامہ فاضل منقذ علیہ الرحمۃ

اصول دین
توحید
عدل
نبوت
امامت
معاد

رحمت اللہ بک ایجنسی
بالقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

فون ۲۳۳۱۵۷۷